ہرمجدون

Armageddon

ایک ہولناک بین الاقوامی جنگ

تالیف

الاستاذ امین محمد جمال الدین

شعبہ دعوت وثقافت، دعوت اسلامی کالج، جامعہ الازہر

اردو ترجمہ

پروفیسر خورشید عالم

بسلسلہ: اُمت مسلمہ کی عمر اور قربِ ظہورِ مہدی

ہرمجدون (Armageddon) بین الاقوامی جنگ

آخری انتباہ — اے اُمتِ مسلمہ

ہرمجدون

تالیف:

الاستاذ امین محمد جمال الدین

شعبہ دعوت وثقافت، دعوت اسلامی کالج، جامعہ الازہر

اردو ترجمہ:

پروفیسر خورشید عالم

قرآن کالج، لاہور

صفہ

صُفہ پبلشرز

۱۹۔اے ایبٹ روڈ، لاہور فون: ۶۳۰۷۲۶۹

نام کتاب.............. ہر مجدون

ایک ہولناک بین الاقوامی جنگ

تعداد.............. 1000

تاریخ اشاعت.............. جولائی 2003ء

ناشر.............. غازی محمد وقاص

مطبع.............. جی ڈی ایس پرنٹرز

A19 ایبٹ روڈ لاہور۔فون: 6307269

قیمت.............. 60 روپے

ملنے کے پتے:

صفہ پبلشرز: عطی بلڈنگ 19A ایبٹ روڈ، لاہور۔

ادارہ تخیلقات: 4 مزنگ روڈ، لاہور۔

نعمانی کُتب خانہ: حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

قرآن اکیڈمی: K-36 ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

ترتیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حمد وشکر کا سزاوار (معلوم ونامعلوم) جہانوں کا وہ پالن ہار ہے جس نے اپنی عظیم

کتاب میں فرمایا ہے:

﴿فَهَلْ يَنظُرُونَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُم بَغْتَةً ج فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ج فَاَنّٰى

لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ﴾ (محمد:۱۸)

''پس وہ صرف آخری فیصلہ کی گھڑی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے سامنے آجائے، سواس کی نشانیاں تو آ چکیں، جب وہ گھڑی خود آئے گی تو اس وقت ان کا سمجھ بوجھ سے کام لینا ان کو کیا فائدہ دے گا؟''

درود وسلام ہو نبیوں کے سردار، گزشتہ اور آئندہ نسلوں کے آقا، متقیوں کے امام، ہمارے آقا اور حبیب محمد بن عبداللہ پر، اور برکتیں نازل ہوں ان کی آل اولاد پر اور ان لوگوں پر جنہوں نے ان کی راہ اختیار کی اور قیامت تک ان کی ہدایت کی پیروی کی۔

امّا بعد:

اے اُمت مسلمہ! اے اُمت قرآن! اے اُمت محمد ﷺ۔ یہ ایک ہنگامی اپیل ہے اور آخری بیان ہے۔

ہنگامی اپیل اس لئے کہ واقعات پے بہ پے تیزی سے رونما ہو رہے ہیں۔ دیوانہ وار مہم چلائی جارہی ہے اور اُمت مسلمہ کو ختم کرنے کی نیت باندھی جا چکی ہے۔

یہ ایک آخری بیان ہے۔ نئی صلیبی جنگوں کا طبل بج چکا ہے۔ اس کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ وہ باز نہیں آ رہے، بھاگے بھاگے آ رہے ہیں اور اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے کمربستہ ہیں۔

نہ معلوم میری یہ پکار آپ تک پہنچ بھی پائے گی یا تباہ کن بموں، جان لیوا میزائلوں،

اور ہمہ گیر تباہی کے ان ہتھیاروں کی آواز تلے دب جائے گی جو تیسری عالمگیر جنگ (Armageddon) کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔

خداوند حی و قیوم کی قسم! نہ جانے ان لوگوں کی آوازیں کدھر گئیں جنہوں نے میری کتاب ''اُمت مسلمہ کی عمر اور ظہور مہدی کا قرب'' کو آڑے ہاتھوں لیا اور اس آواز کی تردید کی جو ہم نے اُمت کو عالمی جنگ (Armageddon) اور ظہور مہدی کے قرب کے بارے میں دی تھی۔ ان کی آوازیں کیا ہوئیں! آیا وہ بیٹھ گئیں یا ندامت کے آنسوؤں نے ان کو گھونٹ دیا۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ واقعات تسلسل کے ساتھ تیزی سے رو پذیر ہو رہے ہیں اور عالمی جنگ کے طبل کی ضربیں بے ہنگم اور تیز تیز زیر و بم کے ساتھ بلند ہو رہی ہیں۔ مگر یہ وقت نہ تو اختلاف کا ہے نہ ہی عتاب کا۔ آج مجھ پر اور ساری اُمت مسلمہ پر واجب ہے کہ ہم آپس کے اختلافات بھلا کر متحد ہو جائیں اور ایک دوسرے کو وہی بات کہیں جو سیدنا یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی:

﴿لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ (یوسف:۹۲)

''آج کے دن تم پر کوئی سرزنش نہیں! اللہ تمہارا قصور بخش دے، اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

اچھا لگتا ہے کہ میں طرفہ بن العبد البکری کے معلّقہ کا یہ شعر پڑھوں:

''زمانہ تیرے لئے ان چیزوں سے پردہ اٹھا دے گا جن سے تو ناواقف تھا اور تیرے پاس خبریں لے کر وہ آئے گا جسے تو نے تیار کر کے نہیں بھیجا تھا۔''

اول و آخر حمد و شکر کا سزاوار اللہ ہے۔

امین جمال الدین

بیان کا پیش لفظ

مین سچ کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ سچ کہنے کی توفیق دے اور اسے قبول فرمائے۔

میں نے اپنی کتاب ''اُمت مسلمہ کی عمر اور ظہور مہدی کا قرب'' میں تنبیہہ کے طور پر ساری کی ساری اُمت مسلمہ سے اپیل کی جس میں علماء' امراء' حکام اور سلاطین' انشا پرداز' دانشور' سیاست دان اور فوجی قائدین' عام اور خاص مرد اور عورتیں' چھوٹے بڑے سب مسلمان شامل ہیں۔

بطور تنبیہہ یہ چیخ و پکار اس لئے ہے کہ مسلمان غفلت سے جاگ پڑیں اور نیند سے بیدار ہو جائیں اور یہ جان لیں کہ وہ خاتمہ کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں اور ایک جنگ بلکہ کئی وحشیانہ احمقانہ ہمہ گیر جنگوں کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔

ایسی بھیانک اور تاریک جنگیں اور حد نظر تک پھیلے ہوئے ایسے فتنے جو سمندر کی موجوں کی مانند موجزن ہیں' کوئی بھی ان کے تھپیڑوں سے بچ نہ سکے گا۔ وہ شام اور مصر کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے' عراق کا عرق نکال دیں گے اور جزیرۂ عرب کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے زور زور سے چوٹیں لگائیں گے۔ جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے اس کے باعث مجھے پکا یقین ہے کہ جنگوں' خون خرابے اور فتنوں کے آغاز اور ہمارے درمیان اتنا ہی فاصلہ رہ گیا ہے جتنا دو کمانوں میں ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی قریب تر۔ اور باتوں کے علاوہ میں نے اس کتاب میں بیان کیا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی نجات دہندہ جنگ یعنی Armageddon کی قربت کا یقین ہے' جیسا کہ ان کی کتاب مقدس انجیل میں مذکور ہے' بلکہ ان میں سے بعض لوگوں نے اپنے اصل متون پر اعتبار کرتے ہوئے وقت کی حد بندی بھی کر دی ہے۔ یہودیوں کو اس جنگ کی

توقع ۱۹۹۸ء میں تھی جبکہ عیسائیوں نے ۲۰۰۱ء کے موسم خزاں میں اس کے وقوع کا حساب لگا رکھا تھا۔

ہم مسلمان یہ کہتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ معاملہ یونہی ہو جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں کیونکہ تھوڑی بہت تقدیم وتاخیر ہو ہی جاتی ہے مگر زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

دنیا کی عمر کی نسبت لفظ قلیل کا اندازہ منٹوں اور گھنٹوں سے نہیں کیا جا سکتا، اس کے قیاس کی اکائی مہینے اور سال ہیں کیونکہ دنیا کی عمر کئی ہزار سال ہے۔

اہل کتاب نے نجومیوں کی طرح وقت کی حد بندی نہیں کی۔ وہ اس علم پر بھروسہ کر رہے ہیں جو ان کی کتابوں میں موجود ہے، جیسا کہ سفر دانیال میں وارد ہے: ''پھر میں نے ایک پاک انسان (Saint) کو گفتگو کرتے سنا۔ دوسرے پاک انسان نے گفتگو کرنے والی قابل احترام شخصیت سے پوچھا: جہاں تک روزمرہ کی دائمی قربانیوں اور ارض مقدس اور میزبان لشکر کے پاؤں تلے روندے جانے کا تعلق ہے، خواب کو پورا ہونے میں کتنا وقت لگے گا؟ اس نے کہا: ۲۳۰۰ رات دن، پھر کہیں جا کر ارض مقدس پاک صاف ہوگی''۔ (اصحاح: ۸: ۳-۱۴)

اور کیتھولک اشاعت میں ہے: ''۲۳۰۰ رات دن، پھر کہیں جا کر ارض مقدس کو حقوق دوبارہ ملیں گے۔'' اس قسم کی عبارتوں اور ان جیسی دوسری کتابوں پر اعتماد کرتے ہوئے اہل کتاب کے علماء نے ان جنگوں اور خون خرابے کی تاریخوں کا استنباط کیا ہے اور زمانے کے تعین کی کوشش کی ہے۔

جب میں نے دنیا کے خاتمہ کی قربت میں ان سے اتفاق کیا اور وقت کی واضح حد بندی میں ان سے اختلاف کیا تو میں نے کاہن یا نجومی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ان لوگوں کی پیروی میں ان کے دلائل کو جوں کا توں نقل کر دیا۔ ان کے اپنے دلائل اور مآخذ ہیں اور ہمارے اپنے دلائل اور مآخذ۔

ہم نے یہود ونصاریٰ کے اس قول کو درخور اعتنا سمجھا ہے جو اس بات سے ہم آہنگ ہے جسے ہم نے اپنی کتاب میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس بارے میں

کھڑی ہیں اور نوشیروان بڑے جھنڈے تلے لشکر کی صفوں کو ہانک رہا ہے"۔ ہاں۔ موتوں کے اسباب تیار ہو گئے ہیں اور عنقریب اربوں کی تعداد میں وہ ہمارے سامنے آ کھڑی ہوں گی۔ اس زمانے کا نوشیروان (بش :Bush) صلیبی اور مغربی جھنڈے تلے اپنے لشکر کو ہانک رہا ہے۔ یہ ساری تیاری اس لئے ہے کہ مشرق و مغرب میں لشکر جمع ہوں۔ ساری دنیا کے لشکر اس لئے جمع ہو رہے ہیں تا کہ جلد ہونے والے معرکہ اور خونخوار جنگ میں ان کی آپس میں مڈبھیڑ ہو۔ یہ مختلف اطراف میں پھیلنے والے اژدہا کا معرکہ (Dragon War) ہو گا۔ یہ اتحادیوں کی تباہ کن شدید ایٹمی جنگ ہو گی — تیسری عالمی جنگ اور ملحمہ عظمیٰ (Armageddon)۔

پس اے اُمت مسلمہ، اے قرآن کو ماننے والو! اے اُمت محمد ﷺ! یہ ایک ہنگامی اپیل اور تمہارے لئے آخری اعلان ہے۔ اپنی مذکورہ کتاب میں جس ملحمہ عظمیٰ اور فتنہ وفساد کا ذکر میں نے اختصار کے ساتھ کیا تھا، اس کتاب میں ان کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

میں وہ عجیب و غریب اور حیرت انگیز آثار پیش کروں گا جن سے میں حال ہی میں پڑھی جانے والی کتابوں کے ذریعہ آشنا ہوا ہوں۔ چونکہ میں نے ان آثار کو ان کے اصل مآخذ کے حوالہ سے نقل کیا ہے اس لئے دروغ برگردن راوی۔ اگر مجھے ان پر اعتماد نہ ہوتا تو میں انہیں پیش ہی نہ کرتا مگر جو بات میں نے پہلے ثابت کی ہے اس کے ساتھ ان آثار و علامات کی اجمالی موافقت، موجودہ حقائق کے ساتھ ان کی ہم آہنگی اور جس طریقے سے یہ کتابیں مجھ تک پہنچی ہیں ان سب نے مل کر مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں ان میں بیان کردہ عجیب و غریب نشانات کا ذکر کروں تا کہ سب کو فائدہ ہو اور ساتھ ساتھ اُمت کے لئے تبلیغ کا فریضہ بھی ادا ہو۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔

اب میں ان کتابوں کے نام بیان کروں گا۔ ان کتابوں کے لئے مجھے کوئی کوشش یا جستجو نہیں کرنی پڑی۔ یہ تو بس بعض عربی اور مصری چاہنے والوں کی طرف سے بطور ہدیہ ملی ہیں۔ ان کتابوں میں سے اہم کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

١) الفتن ☆☆ :أبوعبد الله نعيم بن حماد (متوفی :٢٢٩هـ / ٨٤٤ م)' المكتبة التجارية مكة المكرمة

٢) ألقول المختصر فی علامات المهدی المنتظر: أبو العباس أحمد بن محمد بن حجر المکی الهيثمی (متوفی: ٩٧٤هـ / ١٥٦٧ م)' مكتبة القرآن ـ مصر' مكتبة الساعی ـ السعودية

٣) الإشاعة لأشراط الساعة ☆ : الإمام البرزنجی (متوفی: ١١٠٣هـ / ١٣٩٢م)' مكتبة و مطبعة المشهد الحسينی۔

٤) المهدی المنتظر علی الأبواب : محمد عيسى داوٗد' طبعة أولی سنة ١٩٩٧' عربية للطباعة و النشر۔

٥) أسرار الساعة و هجوم الغرب : فهد سالم' طبعة أولی سنة ١٩٩٨م' مكتبة مدبولی الصغير۔

٦) حُمّٰی سنة ٢٠٠٠ : عبدالعزيز مصطفٰی کامل' طبعة أولی سنة ١٩٩٩م

٧) يوم الغضب :د سفر بن عبد الرحمن الحوالی' طبعة أولی سنة ١٤٢١هـ / ٢٠٠٠م' السعودية۔

٨) البيان النبوی لدبار إسرائيل : د فاروق احمد الدسوقی' طبعة أولی سنة ١٩٩٨م' الإسكندريه۔

٩) المسيح المنتظر و نهاية العالم : عبد الوهاب عبدالسلام طويلة ' طبعة أولی ١٩٩٩م' دار السلام للطباعة و النشر۔

☆☆ ہم چاہتے ہیں کہ خاص طور پر کتاب الفتن کے مولف امام ابوعبد اللہ نعیم بن حماد کا تذکرہ کریں۔اس کتاب میں انہوں نے فتنوں کے بارے میں اورآخری زمانہ کے خونریز معرکہ کے بارے میں احادیث کا زبردست مجموعہ اکٹھا کردیا ہے جوکسی اور کتاب مین نہیں مل سکتا۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نعیم بن حماد کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔ وہ بہت بڑے امام اورامام بخاری کے تیسرے طبقہ سے تعلق رکھنے والے استاد ہیں کیونکہ انہوں نے بخاری کے لئے بڑے بڑے تبع تابعین سے روایت کی ہے۔ (دیکھئے' مقدمہ فتح الباری' شیوخ البخاری' ص ٤٧٩)

١٠) هل ينتهى العالم عام ٢٠٠٠ : د سليمان المدنى ' طبعة أولى سنة ١٩٩٦م '
المنارة' بيروت ' دمشق۔

١١) نهاية إسرائيل فى القرآن الكريم : محمد ابراهيم مصطفى ' طبعة أولى سنة
١٩٩٧م

١٢) تنبئوات نوستردامـوس (نقد و تحليل) :محمد سلامة جبر ' طبعة أولى سنة
١٩٩٧م ' مكتبة الصحوة' الكويت

نوٹ : میں نے ایک ستارہ کا نشان بعض کتابوں پر اس لئے ڈالا ہے کہ پتہ چل جائے کہ یہ نئی تصانیف نہیں ہیں بلکہ سلف صالحین کی تصانیف سے متعلق ہیں۔ ہم نے یہاں سلف صالحین کی ان تمام کتابوں کا ذکر نہیں کیا جنہوں نے ہمارے موضوع پر گفتگو کی ہے۔ مثلاً امام ابن کثیر کی کتاب الفتن' امام سیوطی کی کتاب **العرف الوردی فی اخبار المهدی** اور امام سیوطی کی کتاب یا رسالہ جس کا نام **الكشف عن مجاورة هذه الأمة الألف** وغیرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ میں نے انہی کتابوں پر اکتفا کیا ہے جو میں نے حال ہی میں پڑھی ہیں۔ ان میں سے بعض میں میں نے حیرت انگیز اور عجیب و غریب نشانات پائے ہیں جو ہماری بیان کردہ حقیقت سے لگا کھاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ نشانات کا تذکرہ میں اس بیان (اعلان) میں کروں گا۔

اعلان (بیان) سے پہلے ہم تین باتوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں:

پہلی بات نبوی احادیث و آثار سے متعلق ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ احادیث و آثار صرف حدیث کی مشہور و معروف کتابوں مثلاً صحیح بخاری' صحیح مسلم' مسند احمد' سنن ترمذی' نسائی' ابوداؤد اور ابن ماجہ تک محدود نہیں ہیں۔ حدیث کی بہت سی غیر معروف کتابیں بھی ہیں جیسا کہ صحیح ابی عوانہ' معاجم طبرانی' سنن ابی سعید' تاریخ ابن عساکر' مصنف ابن ابی شیبہ' معجم ابن المقری' ابی نعیم کی حلیۃ الاولیاء' نعیم بن حماد کی کتاب الفتن اور اس کے علاوہ دیگر بیسیوں تصانیف جن کا علم علوم حدیث کے ماہرین کے سوا اور کسی کو نہیں۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کئی غیر مطبوعہ نادر مخطوطے ہیں جن میں مشہور و غیر معروف کتابوں میں مذکور معروف حدیثوں سے کئی گنا زیادہ حدیثیں موجود ہیں۔ یہ مخطوطے دنیا جہاں کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ ہاتھ کے لکھے ہوئے یہ نسخے کچھ تو عراق میں بغداد کے المکتبة الکبریٰ میں موجود ہیں' کچھ ترکی میں استنبول کے دار الکتابخانة میں اور کچھ طنجہ کے مکتبة التراث اور رباط کے مکتبة دار الکتب القدیمة میں ہیں اور کچھ دمشق کی جامع اموی کے مکتبة بحرة الشام میں پائے جاتے ہیں۔ بہت سے نادر اسلامی مخطوطات ویٹیکان کے مکتبة البابا (پوپ کی لائبریری) میں بھی موجود ہیں۔

دوسری بات بھی پہلی سے متعلق ہے۔ فتنوں اور خونریز معرکہ کے بارے میں احادیث و آثار کو محض چند صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے حفظ کیا ہے' مثلاً حذیفہؓ بن الیمان' ابو ہریرہؓ ' عبداللہؓ بن مسعود اور عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص۔ حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے قیامت تک ہونے والا کوئی ایسا واقعہ نہیں چھوڑا جس کی تفصیل انہوں نے صحابہ کرامؓ کو نہ بتائی ہو۔

بخاری اور مسلم نے حضرت عمرؓ بن الخطاب اور حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھ گئے۔ انہوں نے خطبہ ارشاد فرمایا' یہاں تک کہ ظہر ہو گئی۔ پھر آپؐ منبر سے اترے اور ظہر پڑھی۔ پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔ آپؐ منبر سے اترے اور نماز پڑھی۔ پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا' یہاں تک کہ مغرب کا وقت آ گیا۔ انہوں نے جو ہوا اور جو ہونے والا ہے' سب کے بارے میں ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہمیں بتایا اور حفظ کرایا۔ (احمد اور مسلم نے یہی روایت ابو زید عمرو بن اخطب انصاریؓ کی سند سے بیان کی ہے)

ایک روایت ہے جس کی صحت متفق علیہ ہے۔ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔ انہوں نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں

انہوں نے قیامت تک ہونے والی کوئی چیز ذکر کیے بغیر نہ چھوڑی۔ کچھ لوگوں نے اسے پہچان لیا اور کچھ نہ پہچان سکے۔ جو علامت یا واقعہ میں بھول گیا ہوتا' اسے دیکھ کر پہچان جاتا' جیسا کہ ایک آدمی کسی ایسے شخص کو دیکھ کر جو اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ہو پہچان جاتا ہے''۔

باوجودیکہ یہ خبر عام تھی کہ نبی کریم ﷺ نے فتنوں اور گھمسان کی جنگ کے بارے میں گزرے ہوئے اور آنے والے سب واقعات اپنے صحابہ کو بتا دیئے تھے' مگر یہ واقعات زیادہ سے زیادہ دو تین صحابہ کو یاد رہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حذیفہؓ بن الیمان کا قول ہے کہ ''بخدا مجھے معلوم نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ واقعات فراموش کرا دیئے گئے یا وہ خود اپنے آپ کو بھولا ہوا ظاہر کرتے رہے۔ بخدا نبی کریم ﷺ نے دنیا کے خاتمہ تک فتنہ کے ہر اس قائد کا ذکر کیا جس کے پیروکاروں کی تعداد تین سو یا اس سے زائد ہو۔ آپ نے اس کا' اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ کا نام بتا دیا (سنن ابی داؤد)۔ شاید رسول اللہ ﷺ کے اکثر صحابہ کو فتنوں اور کشت و خون کے واقعات کو فراموش کرانا ایک بہت بڑی حکمت کے تحت تھا تا کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے احادیث روایت کرنے کے باعث کہیں آنے والے فتنوں کے بارے میں عام چرچا نہ ہو جائے۔ واقعات کا تعلق چونکہ آنے والے زمانہ سے تھا اور مخصوص لوگوں اور ان کے میلانات اور رجحانات کا تذکرہ تھا اس لئے علیم و حکیم اللہ کی مشیت کا تقاضا تھا کہ اس کا علم پہلے اور بعد میں آنے والے چند لوگوں تک محدود رہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان لوگوں کو نہ جاننے والوں پر فضیلت حاصل تھی۔ یہ تو اپنے بندوں کے درمیان اللہ کی تقسیم ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو رزق تقسیم کرتی ہے۔

حضرت حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ اللہ کے رسول ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا' اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھے آ نہ لے۔

یہ شر جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا حضرت حذیفہ کو محبوب

تھا' آنے والا فتنہ اور خون خرابہ ہی تو تھا۔ اسی لئے جن واقعات کو دوسرے یاد نہ رکھ سکے' انہوں نے یاد رکھ لیا اور انہی کی مانند حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے دعا کی تھی کہ وہ جو بات ان سے سنیں' بھولنے نہ پائیں۔ ان دونوں سے قریب تر حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص بھی تھے۔ وہ حدیثوں کو مدون کر کے لکھ لیا کرتے تھے' چنانچہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیثیں یاد رہ گئیں جو اوروں کو یاد نہ رہ سکیں۔

لیکن ان آثار اور احادیث فتن کی نوعیت کیا ہے جو حضرت حذیفہؓ کو حفظ تھیں؟

یہ وہ آثار ہیں جن میں فتنوں' ان کے ٹکراؤ اور ان کے تقریبی اوقات کی تفصیل ملتی ہے اور ان تمام لوگوں کے اپنے اور ان کے آباء واجداد کے نام بھی ملتے ہیں جن کا کسی نہ کسی طرح ان فتنوں میں دخل ہے۔

ان میں چھوٹے موٹے معمولی فتنہ پردازوں اور ان کے ساتھیوں کا قطعاً کوئی ذکر نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت حذیفہؓ نے مذکورہ حدیث میں کہا ہے' صرف ان بڑے بڑے قائدین کا ذکر ہوگا جو تین سو افراد یا اس سے اوپر پر اثر انداز ہوئے ہوں گے۔ ان بڑے بڑے فسادیوں کا ذکر ہوگا جو لوگوں کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ حجاج بن یوسف' بنوامیہ کے دیگر امراء اور سفیانی (صدام حسین) اور عہد قدیم و جدید کے متعدد رؤساء' امراء اور سلاطین کا ذکر یا تو واضح طور پر یا اشارۃً موجود ہے۔ اللہ نے چاہا تو ان آثار کی عبارات میں ہم یہ حقیقت دیکھ لیں گے۔

تیسری بات پہلے دونوں نکتوں پر مبنی ہے۔ مشہور یہودی ماہر فلکیات نجومی میچل نوسٹرڈاموس کا زمانہ سولہویں صدی عیسوی ہے۔ وہ ۱۵۵۹ء میں فوت ہوا۔ اس نے آنے والے واقعات کے بارے میں پیشین گوئی کے طور پر رباعیات لکھی ہیں۔ جن واقعات کی اس نے خبر دی وہ ہو بہو ٹھیک اسی طرح رونما ہوئے۔ اس نے اپنی رباعیات میں پہلی اور دوسری عالمگیر جنگوں کی خبر دی جو حقیقت میں انہی تاریخوں کو ہوئیں جن کا تعین اس نے کیا تھا۔ اسی طرح اس نے انقلاب فرانس اور نام لے کر بعض

ڈکٹیٹروں کی خبر دی جن میں ہٹلر اور نپولین شامل تھے۔ اس نے تیسری عالمگیر جنگ کے چھڑنے کی پیشین گوئی کی ہے جو اس صدی کے آغاز میں ہوگی۔ یہ ایٹمی ہوگی اور تباہ کن ہوگی۔ اور یہ کہ اس صدی میں جراثیمی جنگ ہوگی۔ اس کے الفاظ میں ''ایک خوفناک جنگ کی علامت جو مغرب میں تیار ہوگی اور اگلے برس ایک بھیانک طاعون جوانوں' بوڑھوں اور مویشیوں کے ریوڑوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا''۔ انتر اکس نامی ایک خبیث جرثومہ جس کے کچھ کیس حال ہی میں امریکہ میں ظاہر ہوئے ہیں' نوع بشر پر اور مویشیوں کے گلہ پر بھی حملہ آور ہوگا۔ اسی طرح اس نے ایک ربانی نوجوان (مہدی علیہ السلام) کے جزیرۂ عرب سے ظہور کی پیشین گوئی کی ہے۔

امریکہ اور یورپ میں رہنے والے اکثر لوگ اس نجومی نوسٹرڈاموس کی پیشین گوئیوں کی توثیق کرتے ہیں بلکہ وہاں کے سیاست دان اپنی سیاسی اور فوجی قراردادوں میں ان پر اعتماد کرتے ہیں۔

یہ نجومی دراصل ایک طبیب ہے۔ اس کی باتیں کاہنوں جیسی نہیں ہیں۔ اسے تو صرف ان اسلامی مخطوطات سے آگاہی ملی ہے جو اسے اپنے یہودی آباءواجداد سے ورثہ میں ملے ہیں۔ اس کا ذکر اس نے اپنی رباعیات کے مقدمہ میں کیا ہے۔ اس کے اجداد مسجد اقصیٰ کی لائبریری کے لائبریرین تھے' چنانچہ یہ اسلامی ورثہ ان کے ہاتھ لگا اور اس کی پیشین گوئیوں کا سب سے بڑا سرچشمہ بنا۔ یہ یہود ونصاریٰ کے اس ورثہ کے علاوہ ہے جو تغیر و تبدل سے محفوظ رہا۔

اسی بنا پر جب ہمیں معلوم ہوا کہ اس نے اپنی رباعیات کو قرون (صدیوں) کا نام دیا ہے تو ہم حیران ہو گئے' کیونکہ ہم نے حضرت عمرؓ بن الخطاب سے مروی بخاری کی حدیث کا تذکرہ پہلے کر دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایک صدی میں قیامت تک پیش آنے والے واقعات کی ہمیں خبر دے دی ہے۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جو کچھ نوسٹرڈاموس نے بیان کیا ہے وہ ہمارا ہی لوٹا ہوا ورثہ ہے۔ وہ ہمارے ہاتھ سے گر پڑا تو انہوں نے اٹھا لیا۔ ہم اس سے بے خبر ہو گئے تو

انہوں نے اسے پہچان لیا۔

علاوہ ازیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اعلان (بیان) شروع کرنے سے پہلے ہم دو باتوں کا ذکر کریں جن کا تعلق اس بڑے حادثہ سے ہے جو امریکہ میں حال ہی میں ہوا ہے۔ میری مراد اس آگ سے ہے جو نیویارک کے عالمی تجارتی مرکز کے دیوہیکل ٹاور میں بھڑک اٹھی جبکہ دوسری جڑواں عمارت بھی ایک بھیانک حملہ کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ ڈھے گئی۔ اسی دوران پینٹاگون میں وزارت دفاع کی عمارت کو آگ لگ گئی اور اس مضبوط قلعہ کی ہیبت اور ان کے صدر کا دبدبہ بھی جاتا رہا۔ اس حادثہ نے جنگ کی آگ کو مشتعل کر دیا ہے' جس کی چنگاری عنقریب بھڑک اٹھے گی۔

پہلی بات اس خواب سے عبارت ہے جو ایک عورت نے دیکھا اور جسے استاد سلامہ جبر نے اپنی کتاب '' تنبؤات نستر داموس نقد و تحلیل ''(نسترڈاموس کی پیشین گوئیاں' تنقید و تجزیہ) میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب چار برس پہلے یعنی ۱۹۹۷ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اس کے صفحہ ۱۹ پر مؤلف کہتا ہے:

> ''چار سال پہلے ایک فاضل بہن نے خواب میں ایک کھلی کتاب دیکھی اور یہ عبارت پڑھی: یورپ میں ایک بہت ہی لمبا چوڑا ٹاور ہے اور آگ کچھ دیر بعد اس کی بائیں جانب کو نگل لے گی جبکہ دائیں جانب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے گی۔ جب یہ حادثہ ہو گا تو یورپ کے اعضاء مضمحل ہو جائیں گے اور عنقریب قیامت کا دن آ جائے گا۔''

کتاب کی عبارت یہاں تک ہے۔ میں اس پر تبصرہ نہیں کروں گا کیونکہ بات واضح ہے اور قرب قیامت کے متعلق جو ہم کہہ رہے ہیں' اس سے ہم آہنگ ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ نبوت کی بشارتیں تو ختم ہو چکی ہیں' صرف رؤیائے صادقہ رہ گئے ہیں جو مومن آخری زمانہ میں کثرت سے دیکھیں گے۔ میری رائے میں یہ عجیب و غریب خواب قابل ذکر ہے۔

دوسری بات وہ ہے جس کا ذکر نسترڈاموس نے اپنی ایک رباعی میں کیا ہے۔

اس کا ماخذ ہمیں معلوم ہے۔ وہ کہتا ہے: ''نئی صدی کے سال ستمبر ۲۰۰۱ء میں آسمان سے موت کا عظیم فرشتہ اترے گا۔ ۴۵° درجہ حرارت سے فضا مشتعل ہوگی۔ آگ بہت بڑے نئے شہر (نیویارک) سے قریب ہوگی۔ ایک ہولناک انہدام ہوگا۔ افراتفری کے نتیجہ میں دو جڑواں عمارتیں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ قلعہ کے گرنے کے دوران بہت بڑا قائد بھی گر جائے گا۔ اور تیسری بڑی عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی جبکہ بڑا شہر جل جائے گا''۔ کتاب کی عبارت یہاں تک ہے۔ بریکٹ کے اندر میرے الفاظ ہیں۔

دیکھئے کس حد تک جڑواں ٹاور پارہ پارہ ہو گئے اور ریاست کے صدر اعظم پر کس قدر شکستگی اور گھبراہٹ طاری ہوئی جبکہ پینٹا گون کا قلعہ جل اٹھا اور منہدم ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی ہماری دلیل ہے اور ہم نے لکھ دیا ہے کہ یہ تیسری عالمگیر جنگ کا آغاز ہے۔

کیا نیا بڑا شہر (نیویارک) جل جائے گا؟ خدا بہتر جانتا ہے۔

مشیت ایزدی یہی تھی کہ میں اُمت کے لئے آخری اعلان یا اعلانات سے پہلے ان باتوں کا ذکر کروں۔ میں حتی المقدور ان کی ایسی جھلکیاں دکھاؤں گا جو مناسب حال بھی ہوں گی اور کتاب کے موضوع کا ساتھ بھی دیں گی۔ یہ سب اس لئے کہ کشت وخون دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔

(نصر بن سیار نے درج ذیل اشعار اموی خلیفہ مروان بن محمد کو لکھ کر بھیجے)

۱) میں راکھ کے نیچے آگ کی چنگاریاں دیکھ رہا ہوں' یہ چنگاریاں بھڑکا چاہتی ہیں۔
۲) آگ تو لکڑیوں سے جلائی جاتی ہے مگر جنگ کا آغاز باتوں سے ہوتا ہے۔
۳) میں از راہِ تعجب پوچھ رہا ہوں آیا بنو امیہ سو رہے ہیں یا جاگ رہے ہیں۔
۴) اگر وہ اس وقت تک سو رہے ہیں تو ان سے کہہ دو اٹھو! جاگنے کا سما آ گیا ہے۔

ہم بیان (اعلان) شروع کریں گے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو!

پہلا بیان

خونریز معرکہ کی ابتداء اور اس کی چنگاری

- عراق کا کویت پر حملہ (خوشحالی کا فتنہ)
- حاکم کویت کا امریکہ کی طرف فرار اور رومیوں سے فریاد رسی (پہلا خونریز معرکہ)
- اتحادی فوج کی عراق پر ضرب کاری اور اس کا محاصرہ (عالمی جنگ کا پہلا راؤنڈ)

بیان کی تفصیل

اللہ ہی سے مدد کا طالب ہوں

پہلے خونریز معرکہ کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا آغاز ہو گیا ہے یا وہ چھڑ گیا ہے' مراد صرف یہ ہے کہ اس کا سٹیج تیار ہو گیا ہے' تانا بانا بنا جا چکا ہے اور اس کی چنگاری نظر آ رہی ہے۔ یہ بیان (اعلان) پہلے خونفشاں معرکہ کے بارے میں ہے۔ جہاں تک اس کے آغاز کا تعلق ہے اس کا تذکرہ ہم ان شاء اللہ بعد میں آنے والے بیان میں کریں گے۔

۱۹۹۰ء میں سفیانی مسلک کا پیروکار صدام حسین دولت کے خزانوں کے لالچ میں کویت پر چڑھ دوڑا۔ امیر کویت (الاخنس: چپٹی ناک والا) امریکہ (روم) کی طرف بھاگ گیا اور ان سے مدد طلب کی۔ اتحادی فوج (الجماعہ) آئی اور اس نے عراق پر ضرب لگائی۔ پھر جب وہ ''صدام العراق'' (عراق کو جھٹکا دینے والا) اور اس کی حکومت کو ختم نہ کر سکے اور عراقی عوام کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے عراق کا محاصرہ کر لیا۔ یہی ہے فتنۃ السّراء (خوشحالی کا فتنہ) اور حی و قیوم کی قسم یہ خونریز معرکوں میں سے پہلا معرکہ ہے اور یہ تیسری عالمی جنگ ملحمہ عظمٰی (Armageddon) کا پہلا راؤنڈ ہے۔

آپ کے پیش خدمت ان احادیث و آثار کی عبارتیں ہیں جو ہمارے قول کو ثابت کرتی ہیں۔

عراق کی کویت پر چڑھائی (فتنة السّراء: خوشحالی کا فتنہ)

(۱) سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی سند سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔آپؐ نے فتنوں کا خوب ذکر کیا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: چھپنے والا فتنہ' جس کے بعد سیاہ فتنہ اٹھے گا اور خونچکاں معرکے ہوں گے' اہل بیت میں سے ایک فاسق و فاجر آدمی کے ہاتھوں بپا ہو گا۔کیا خیال ہے آیا وہ آدمی وہ ہے جس نے کویت پر چڑھائی کی یا وہ جس نے اہل روم (امریکیوں) سے مدد مانگی اوران کو (اسلامی) ممالک تک ہانک لایا۔ (۱)

پھر خوشحالی کا فتنہ اٹھے گا۔اس کا دھواں میرے قدموں کے نیچے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص اٹھائے گا۔ وہ سمجھے گا کہ وہ میرے خاندان سے ہے حالانکہ وہ میرے خاندان میں سے نہیں ہے۔ (۲)

فتنة السراء (خوشحالی کا فتنہ) کے بارے میں مَیں نے صرف حدیث کو بطور شاہد پیش کیا ہے۔جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہے کہ اس کے بعد تاریک اور سیاہ فتنہ بپا ہو گا۔ اس سے مراد وہ جنگیں اور خونفشاں معرکے ہیں جن کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ واقعات ہوں تو دجال کا انتظار کرنا۔ وہ آج یا کل ضرور ظاہر ہو گا۔یعنی اس سیاہ فتنے کے بعد مسیح دجال کا ظہور ہو گا۔

یہ چڑھائی اور اس فتنہ کا آغاز خوشحالی (دولت وثروت کے خزانوں اور پٹرول) کے حصول کے لئے ہوا۔اسی کاوش نے مسلمانوں کے لئے فتنہ کا دروازہ کھولا اور اسی

(۱) صحیح۔روایت ابی داؤد (۴۰۷۷) مسند احمد (۲: ۱۳۳)۔حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور امام ذہبی ان سے متفق ہیں۔خانہ نشینی' خوشحالی اور تاریک فتنے کی تفصیل ہماری کتاب القول المبین فی الاشراط الصغری لیوم الدین (صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۳) میں موجود ہے۔

(۲) دونوں کے دونوں فتنوں کا سبب ہیں۔ میری رائے میں خوشحالی کے فتنہ میں جس شخص کا ذکر ہے اس سے مراد امیر کویت ہے جو رومیوں (امریکیوں) کو ہماری سرزمین تک کھینچ لایا۔ رہا سفیانی مسلک کا صدام' اس کا ذکر تیسرے بیان میں ہو گا۔اس بارے میں بہت سے آثار ہم مناسب مقام پر ذکر کریں گے۔اس طرح سب آثار آپس میں ہم آہنگ ہو جائیں گے۔

فتنہ کے سبب ہمارے ممالک میں رومیوں کی آمد کا آغاز ہوا اور اس کے آخر میں خون خرابہ ہوگا۔

(۲) استاد محمد عیسیٰ داؤد نے اپنی کتاب ''المهدی المنتظر علی الابواب فی بعض المخطوطات الاسلامیة الموجودة فی دار الکتابخانه بترکیا تحت مسمی مصنف او تصنیف' ۳۶۶۴/تراث المدینة المنورة (ترکی کے کتاب خانہ میں موجود مصنف یا تصنیف کے عنوان کے تحت اسلامی مخطوطات کی روشنی میں مہدی منتظر کے ظہور کا قرب' مدینہ منورہ کا ورثہ) میں ایک مدنی عالم کی عجیب وغریب روایت بیان کی گئی ہے۔ یہ عالم تیسری صدی ہجری میں مدینہ منورہ میں رہا کرتے تھے۔ان کا نام کلدۃ بن برکہ مدنی ہے۔اس مخطوطہ کا عنوان ہے:'' أسمی المسالک لایّام المهدی الملک لکل الدنیا بامر اللّٰه المالک (اللہ کے حکم سے ساری دنیا کے بادشاہ مہدی کے ایام میں بلند ترین مسلک)۔

اس عجیب وغریب مخطوطہ کی عبارت یوں ہے:

ایک ایسے ملک میں جنگ جو دُم کی جڑ سے بھی چھوٹا ہے۔اس جنگ کے لئے دنیا جہان کے لوگ جمع ہو جائیں گے۔اس ملک کے امیر نے اپنا جھنڈا دُور دراز کے مغربی ساحلوں سے آنے والی بری قیادت کے سپرد کر دیا۔آخری زمانہ کا آغاز ہو گیا۔وہ قیادت اس ملک کے لئے ساری دنیا سے فریاد کر کے لوگوں کو جمع کرلے گی اور بادشاہ کا تاج وتخت لوٹا دے گی۔آخری زمانہ کے ابتدائی معرکوں میں عراق تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔دُم کی جڑ سے چھوٹے ملک کا امیر مہدی کے لشکر کے خلاف صف آرا ہوگا۔ اس ملک کی بربادی کا وقت دوبارہ قریب آ جائے گا کیونکہ اس کا امیر فساد کی جڑ ہے ......مہدی اس کے قتل کا ....اور دُم اپنے جسم کی طرف لوٹ آئے گی ....(۱)

یہ عبارت عجیب وغریب اور پُر جوش ہونے کے باوصف کسی خاص تبصرہ کی محتاج نہیں۔سب نے اس جنگ کا مشاہدہ کیا ہے کہ ایک ایسے ملک میں جنگ ہوئی جو پیٹھ

(۱) مذکورہ کتاب' صفحہ ۱۳۲: جہاں جہاں جگہ خالی ہے وہاں مخطوطہ میں عبارت کرم خوردہ ہے۔

کے نچلے حصہ میں ابھرنے والی ہڈی سے بھی چھوٹا ہے اور جس کو دم کی جڑ کہا گیا ہے۔ اس سے مراد کویت ہے جس کا رقبہ سعودی عرب، مصر، عراق اور دیگر ممالک کی نسبت واقعی اتنا ہی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ساری دنیا والے (اتحادی لشکر یا جمہور) اس جنگ کی خاطر اکٹھے ہو گئے (۳۷ ملک) اور چپٹی ناک والے اس کے امیر نے اپنا جھنڈا دور دراز کے مغربی ساحلوں سے آنے والی بری قیادت (امریکہ) کے حوالہ کیا اور اپنی مرضی سے خوشی خوشی دستبردار ہو گیا۔ انہوں نے واقعی اس کا تاج وتخت لوٹا دیا اور یہ سب کچھ عراق پر ضرب لگانے اور آخری زمانہ کے معرکوں کے آغاز میں اسے برباد کرنے کے بعد ممکن ہوا اور اس لئے ہوا کہ لئیم یتیم کے دستر خوان پر ولیمے کے لئے وقت نکال سکیں۔ کیا سفیانی صدام پھر سے مخالفین کے لتّے لے گا؟ پھر سے کویت پر چڑھائی کرے گا اور اسے برباد کرے گا اور آسمانی سزا کے طور پر پھر سے آگ بھڑکائے گا جیسا کہ اس نے پہلی دفعہ بھڑکائی تھی؟ یہ سزا اس قوم کے لئے ہے جنہوں نے سرکشی اور بغاوت کی، خود بگڑے اور دوسروں کو بگاڑا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔ ان کا امیر فساد کی جڑ تھا اسی لئے مہدی نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

اللہ بہتر جانتا ہے، عبارت سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ بہر حال عراق کا کویت پر حملہ ہی فتنة السراء (خوشحالی کا فتنہ) ہے اور یہ فتنہ تاریک فتنہ کی راہ ہموار کرے گا یا اس مغربی فتنہ کی راہ جو رومیوں (مغرب) کے ہمارے ممالک میں پہنچنے کے ساتھ ہی عالمی جنگ(Armageddon) کی تیاری کے لئے شروع ہو گا اور اس کے بعد ملحمة العظمیٰ (بڑا خونریز معرکہ) ہو گا۔

(۳) اسی سابقہ ماخذ کے ایک اور مخطوطہ میں جو تیسری صدی ہجری کے شامی تابعی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، ایک پیراگراف کی عبارت یوں ہے: ''شام کے عراقی حصہ میں ایک جابر آدمی ہے.........اور.........سفیانی ہے، اس کی ایک آنکھ قدرے سست ہے، نام اس کا صدام ہے۔ جو بھی اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اس سے ٹکرا جاتا ہے۔ ساری دنیا اس کے لئے ایک چھوٹے سے ''کوت'' (کویت) میں جمع ہو گئی۔ وہ

کویت میں ایک فریب خوردہ انسان کی حیثیت سے داخل ہوا۔سفیانی کی بھلائی اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔وہ خیر بھی ہے اور شر بھی۔تباہی ہو اس کے لئے جس نے مہدی امین سے خیانت کی''۔ (۱)

اس عبارت میں عراق کے جابر حاکم کا ٹھیک ٹھیک نام بھی موجود ہے اور اوصاف بھی۔وہ سفیانی ہے۔اس کے مزید اوصاف اس کے بارے میں ایک خاص اعلان میں بیان کئے جائیں گے۔اسی عبارت میں ہے کہ وہ ایک فریب خوردہ شخص کی حیثیت میں کویت میں داخل ہوا۔اس کے ساتھ ایسا مکر اور دھوکہ ہوا کہ اس نے چڑھائی کر دی۔ رومیوں نے اس بات کو اپنے اقدامات کا بہانہ بنایا اور بناتے رہیں گے۔صدام سفیانی نمبر ایک ہے۔مسخ شدہ سفیانی نمبر دو اس کا بیٹا ہے جو اپنے باپ کی شہ پر کام کرتا ہے۔ ہم ان شاءاللہ اس بات کو بیان کر دیں گے۔سفیانی مسلک اختیار کرنے والا صدام خیر بھی ہے اور شر بھی۔جب مہدی کا ظہور ہوگا تو خیر کا پہلو جاتا رہے گا اور وہ سراپا شر بن جائے گا۔مہدی سے جنگ لڑے گا' چنانچہ وہ اس کے قتل کا حکم دے کر لوگوں کو اس کے شر سے نجات دلائے گا۔

حاکم کویت کا امریکہ کی طرف فرار اور رومیوں (امریکیوں) سے فریادرسی (معرکوں میں سے پہلا معرکہ)

نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مصر (یعنی ملک) میں بنی امیہ کا چپٹی ناک والا ایک شخص ہوگا۔وہ سلطان کی حیثیت سے حکومت سنبھالے گا۔اس کی سلطنت پر غلبہ ہو جائے گا یا وہ اس سے چھین لی جائے گی۔پھر وہ روم کی طرف بھاگ جائے گا اور رومیوں کو ساتھ لے کر مسلمانوں پر چڑھائی کرے گا تو یہ پہلا خونریز معرکہ ہوگا''۔ (۲)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ ''جب تم مصر میں جابروں

---

(۱) مذکورہ ماخذ صفحہ ۳۱۶

(۲) نعیم بن حماد نے کتاب الفتن صفحہ ۲۹۱' ۲۹۴ پر روایت کیا ہے۔پہلی روایت کے راوی ابی ذرؓ ہیں اور دوسری کے عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص۔رویانی نے بھی اپنی سند میں اسے ابوذرؓ سے روایت کیا ہے۔

کی اولاد میں سے کسی مسلمان کو دیکھو یا اس کے بارے میں سنو کہ اس کی سلطنت مغلوب ہوگئی ہے پھر وہ روم کی طرف بھاگ گیا ہے تو یہ پہلا خونریز معرکہ ہوگا۔ وہ اہل اسلام کے مقابلہ میں رومیوں کو لے آئے گا''۔ امیر کویت پر کیا بیتی جب سفیانی صدام کی فوج کے ہاتھوں چند ماہ کے لئے اس کی حکومت چھن گئی۔ وہ اور تو کچھ نہ کر سکا' بس پیچھے ہٹ گیا اور چھپ گیا۔ اور ڈر کے مارے روم (امریکہ) کی طرف فرار ہوگیا اور ان سے مدد کی بھیک مانگنے لگا اور ان کی طاقت اور قوت سے مدد چاہنے لگا تاکہ وہ اس پر ترس کھا کر اس کی وہ حکومت لوٹا دیں جو چھن چکی تھی۔ اس طرح اس نے فتنة السراء (خوشحالی کے فتنہ) کا دھواں اٹھایا۔ کاش وہ باغی کو روکنے کے لئے مسلمانوں سے مدد مانگتا۔ یہ اس کے حق میں بہتر ہوتا۔

چپٹی ناک والے اموی کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس طرح مغرب کی یلغار کا دروازہ کھول رہا ہے اور اوچھے مغربی فتنہ کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ یہ پہلے خونریز معرکہ کا وقت ہے اور اس کی چنگاری کی ابتداء ہے۔ سوائے اُمت محمد ﷺ! تجھے اللہ کا واسطہ' بار دگر تجھے اللہ کا واسطہ!

عراق پر اتحادی فوج کی ضرب' پھر اس کا محاصرہ (عالمی جنگ کا پہلا راؤنڈ)

تیسری عالمی جنگ (Armageddon) کے دو بلکہ کئی راؤنڈ ہیں۔ پہلا راؤنڈ اتحادی فوج (الجماعہ) کی عراق پر ضرب ہے۔ ۳۷ حکومتیں مل کر عراق پر ضرب لگائیں گی۔ پھر کیا ہوگا؟

وہ عراق کو شکست نہ دے پائے۔ اس کی حکومت باقی ہے۔ ڈھیر سارا خون بہنے کے باوجود صدر کے ساتھ عوام کی محبت میں اضافہ ہوا ہے۔ صدام اور اس کی حکومت کو ختم کرنے اور عراق کے عوام کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے کے مقاصد میں اتحادی ناکام رہے ہیں۔ حی و قیوم کی قسم! تیسری عالمگیر جنگ کے پہلے راؤنڈ میں یہ عراق کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ یہ جنگ ہر قسم کے حاصل شدہ ہتھیاروں سے عراق پر ضرب لگانے سے ختم نہیں ہوئی بلکہ اُس وقت سے لے کر اب تک یہ رسوا کن محاصرہ اور روزمرہ کی

احمقانہ غارت گری جاری ہے۔ نہ وہ عراقی عوام کو جھکانے میں کامیاب ہو سکے اور نہ ہی حکومت اور قیادت کے غرور و نخوت کو توڑ سکے۔

جان لیں کہ یہ مسلسل محاصرہ عالمی جنگ کے دوسرے راؤنڈ تک جاری رہے گا۔ اس جنگ کی آگ بھڑکانے میں اپنی طاقت اور قوت سے عراق بھی اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ اس بارے میں نصوص آپ کے پیش خدمت ہیں:

۱) نعیم بن حماد نے ''الفتن'' (صفحہ ۲۹۶) میں کعبؓ سے روایت کی ہے۔ وہ روم کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں: تم ان سے مصالحت کرو گے، پھر تم ان پر چڑھ دوڑو گے اور وہ اہل کوفہ ہوں گے۔ پھر تم اسے ایسے مانجھ دو گے جیسے چمڑے کو مانجھا جاتا ہے۔ ایک دوسری حدیث (ص ۲۶۸) میں نعیم نے حکیم بن عمیرؓ سے روایت کی ہے: پھر رومی تمہیں صلح (معاہدہ) کا پیغام بھیجیں گے اور اس صلح میں کوفہ کو ایسا رگڑا جائے گا جیسے چمڑا رگڑا جاتا ہے، وہ اس لئے کہ وہ مسلمانوں کی مدد سے کنارہ کش ہو گئے۔

اللہ بہتر جانتا ہے آیا ان کے دست کش ہونے کے ساتھ کوئی اور واقعہ بھی ہوگا جو ان پر حملے کو جواز فراہم کرے گا اور تم ان کے خلاف رومیوں سے مدد طلب کرو گے۔

۲) مسلم نے جابر بن عبداللہؓ کی روایت بیان کی ہے کہ ان کا قول ہے:

قریب ہے کہ اہل عراق کے لئے نہ غلہ وصول کیا جائے اور نہ درہم۔ ہم نے پوچھا: یہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے کہا: یہ عجمیوں کی جانب سے ہوگا۔ وہ وصولی روک دیں گے۔ پھر فرمایا کہ قریب ہے کہ اہل شام کے لئے نہ دینار وصول کیا جائے اور نہ اناج۔ ہم نے پوچھا: یہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے کہا: یہ رومیوں کی جانب سے ہوگا۔ پھر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر کہنے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخر میں میری اُمت میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال بانٹے گا اور اسے گنے گا نہیں۔ (۱)

(۱) کتاب الفتن، صحیح مسلم۔ جابر کی روایت جسے امام احمد نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔ قفیز اہل عراق کا پیمانہ ہے اور المدی اہل شام کا۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ راوی نے کہا: میں نے ابونضرۃ اور ابوالعلاء سے پوچھا کہ کیا تمہاری رائے میں اس سے مراد خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو وہ کہنے لگے: نہیں اس سے مراد مہدی ہیں۔

عراق کے محاصرہ کے بعد شام (فلسطین) کے محاصرہ کی باری ہے۔ ہوسکتا ہے یہ محاصرہ سیریا یا لبنان تک پھیل جائے' اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر مہدی کا ظہور ہوگا یعنی وہی خلیفہ جو مال لپ بھر بھر کر دے گا اور گنے گا بھی نہیں۔ یہ سب اس وقت ہوگا جب وہ بہت ہی تھوڑا عرصہ گزر جائے گا جس میں ہم جی رہے ہیں۔

رہا اس بات کا ثبوت کہ تیسری عالمگیر جنگ کے کئی راؤنڈ ہوں گے تو نعیم بن حماد نے کتاب الفتن (ص ۱۷۸) میں خالد بن معدان کی سند سے روایت کیا ہے: سفیانی جماعت (جم غفیر) کو دو مرتبہ شکست دے گا' پھر ہلاک ہو جائے گا۔

یہ نیا اتحاد جسے امریکہ نے نیویارک اور واشنگٹن میں پیش آنے والی تباہی کے ردعمل کے طور پر قائم کیا ہے' لازمی طور پر عراق پر دوسری مرتبہ ضرب لگائے گا۔ افغانستان پر یلغار کے ختم ہونے کے بعد ایسا ہوگا اور دلیل اس کی یہ ہوگی کہ دہشت گردوں کا تعاقب کرنے کے لئے اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس مرتبہ بھی اتحاد کو پہلے کی طرح شکست اٹھانی پڑے گی اور اس کے مقاصد پورے نہ ہوں گے۔ بس یہیں سے صورت حال بگڑ جائے گی اور آپس میں ٹکراؤ کا دائرہ وسیع ہو جائے گا' یہاں تک کہ پورے علاقہ کو ایسے رگڑا جائے گا جیسا کہ چمڑے کو رگڑا جاتا ہے۔ یہ آخری راؤنڈ تاریخ کی شدید ترین جنگ ہوگی۔

یہ رہی پہلے بیان کی تفصیل اور اب آپ کے لئے حاضر ہے دوسرا بیان!

دوسرا بیان

خونچکاں معرکوں اور تیسری عالمگیر جنگ کے آغاز کے بارے میں

- o کالے جھنڈے والوں کا ظہور (افغانستان میں تحریک طالبان)
- o مغربی ممالک کا اپنے جھنڈے لے کر کالے جھنڈے والوں کو مارنے آنا (دہشت گردی پر ضرب)
- o مغربی فوج کا نہر سویز کو عبور کرنا۔ اس فوج کا لنگڑا کمانڈر انچیف (صلیبی جنگیں)

اے اُمت مسلمہ!

مغربی فوج نئے صلیبی حملہ کے لئے حرکت میں آ چکی ہے۔ اس کے قائد بش (Bush) نے صاف صاف الفاظ میں اس کا اعلان کر دیا ہے۔ اس اعلان پر مسلمانوں کے غیظ و غضب سے مجبور ہو کر اس نے اپنے الفاظ تو واپس لے لئے ہیں مگر اس نے اپنی فوج کو پسپا نہیں کیا۔ اس نے جس بات کو دل میں چھپا رکھا ہے وہ ابھی تک دل ہی میں ہے: ﴿قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ۚ﴾ (آلِ عمران: ۱۱۸) ''ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ظاہر ہے لیکن جو کچھ ان کے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔

صلیبی لشکر تھوڑے سے وقت میں مشرق کی طرف رواں دواں ہے۔ انہوں نے اس کے اغراض و مقاصد کو پہلے سے تیار کر رکھا ہے تاکہ قریب ترین فرصت میں اسے عملی جامہ پہنا دیں۔ بہانہ یہ بنایا ہے کہ وہ دہشت گردی کے اڈے افغانستان کو نشانہ بنائیں گے۔ کس قدر بودا بہانہ ہے اور ڈپلومیسی کے اعتبار سے کس قدر بدنامِ زمانہ جواز ہے۔ اس کی اصل غرض و غایت یہ ہے کہ ساری دنیا پر ان کا تسلط ہو جائے اور ہر اس شخص کو ختم کر دیا جائے جو عیسائی نہ ہو خواہ وہ کمیونسٹ ہو، ہندو ہو، بدھ مت کا ماننے والا ہو یا مسلمان ہو۔ ان کے نزدیک یہ سب بدکار ہیں اور عیسائی عقیدہ کی رو سے لازم ہے کہ بدکاروں کا خاتمہ کر کے روئے زمین کو ان سے نجات دلائی جائے یہاں تک کہ ''رب'' کے نزول کے لئے راہ ہموار ہو جائے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ رب آسمان سے

زمین پر اتر کر حکومت کرے گا جس کے بعد وہ ''خوشحالی کے ہزار سال'' گزاریں گے۔ وگرنہ اتنے بھاری لشکر کی آمد کا کیا مطلب؟ فوجی ماہرین کے قول کے مطابق یہ لشکر تو آدھی دنیا پر حملہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ وقت ان کے نجات دہندہ مسیح کی آمد کا وقت ہے۔ اسی لئے انہوں نے لشکر جرار اکٹھا کیا ہے۔ صلیبی لشکر کینیڈا کے لنگڑے سپہ سالار کے جھنڈے تلے بدکاروں کے خاتمہ کے لئے حرکت میں آچکا ہے۔ عالمی جنگ (Armageddon) میں ہمارے ساتھ اتحاد کر کے کمیونسٹوں کو ختم کیا جائے گا اور اس جنگ کی انتہا ملحمہ کبریٰ میں ہمارے ساتھ غداری پر ہوگی۔

صلیبی لشکر نے پل نہر سویز کو عبور کر لیا ہے۔ انہوں نے کالے جھنڈے والوں (طالبان کی قیادت میں افغانستان) کو مارنے کے لئے سارے علاقے کو مرکز بنا لیا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے جب تک ایک عظیم مڈبھیڑ' سخت ترین اور بدترین عالمی جنگ کے لئے مشرق و مغرب کی فوجیں جمع نہ ہو جائیں گی کیونکہ مشرق کے کمیونسٹ (چین اور روس)' شیعہ (ایران) اور مخلوط (شیعہ سنی) عراق کبھی بھی اس بات کو پسند نہیں کریں گے کہ رومی صلیبی فوج ان کا محاصرہ کئے رکھے اور ان کے لئے خطرے کا باعث بنے اور بدمعاش غنڈے کی طرح خرمستیاں کرتی رہے۔ کسی کو مارے تو کسی کو دھمکائے۔

یہیں سے جھگڑے کی ابتدا ہوگی اور وہ جنگ چھڑ جائے گی جس کے لئے اتنے عرصہ سے صلیبی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان کے پس پشت یہود ہیں جو نصاریٰ کی طرح نجات دہندہ کی آمد کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ دونوں میں صرف تفصیلات کا فرق ہے۔ اس لئے اس تطہیری جنگ میں ان دونوں کی حیثیت اُمت واحدہ اور ملت واحدہ کی سی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ جنگ چھڑنے کا وقت ہی قریب نہیں آیا بلکہ وہ دروازوں پر دستک دے رہی ہے۔ یقینی طور پر اس کا وقت کائنات کے مالک اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

آپ کے لئے حاضر ہیں وہ احادیث و آثار جن میں سیاہ جھنڈے والوں کی صفات' مغربی جھنڈوں اور ان کے لنگڑے سپہ سالار کا تذکرہ ہے۔ بڑا ہی ہیجان خیز اور عجیب و غریب بیان درج ذیل ہے!

سیاہ جھنڈے والوں (افغانستان میں طالبان) کا ظہور

درحقیقت افغانستان میں سیاہ پگڑیوں اور سفید اور قابل التفات لباس والے طالبان کی تحریک کا ظہور اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ کشت وخون اور جنگ و جدال کا آغاز ہونے والا ہے۔ اس سلسلہ میں آثار (وہ احادیث جو کسی صحابی تک پہنچتی ہوں) مروی ہیں جن کو ہم اللہ کے حکم سے تھوڑی دیر بعد بیان کریں گے، جن میں اس قوم کا وصف موجود ہے جو سیاہ جھنڈوں (یعنی سیاہ پگڑیوں) والے ہیں اور دیکھنے میں عجیب وغریب سفید لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور وہ سیاہ جھنڈوں والے ایرانی شیعوں کے ماسوا ہیں۔ بنی عباس کے ایرانی شیعوں کے بعد ان کا ظہور ہوگا۔ افغانستان کے سیاہ جھنڈوں والے طالبان سنی ہیں 'شیعہ نہیں' بلکہ وہ سب سے پہلے مہدی علیہ السلام کی مدد کریں گے جب ان کا ظہور ہوگا۔ وہ مضبوط اور طاقتور لوگ ہیں۔ اگر ان کا سامنا پہاڑ سے ہو جائے تو وہ اسے گرادیں اور ریزہ ریزہ کردیں۔

۱۹۹۶ء کے لگ بھگ طالبان کا ظہور ہوا۔ آثار ہمیں بتاتے ہیں کہ ان کے ظہور کے آغاز اور مہدی کے ظہور کے درمیان ۷۲ مہینوں (چھ برس) کا فرق ہے۔

ان کی تعریف اور ان کے خروج کے بارے میں آثار پیش خدمت ہیں۔

۱) نعیم بن حماد نے محمد بن الحنفیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ ان کا قول ہے:

''بنوعباس کا سیاہ جھنڈا نکلے گا' پھر خراسان سے دوسرا سیاہ جھنڈا نکلے گا۔ ان کی ٹوپیاں سیاہ ہوں گی اور لباس سفید...... یہاں تک کہ انہوں نے کہا: اس کے خروج اور حکومت مہدی کو سپرد کئے جانے کے درمیان ۷۲ مہینے ہوں گے''۔ (۱)

---

(۱) یہ اثر واضح کرتا ہے کہ خراسان (افغانستان) کے آخری سیاہ جھنڈے بنوعباس کے ایرانی شیعوں کے سیاہ جھنڈوں سے ماسوا ہیں۔ سیاہ پگڑیوں اور سفید لباس والے طالبان کا ظہور ان آثار کو سچ ثابت کرتا ہے اور اس شبہ کا ازالہ کرتا ہے جس کا شکار وہ آدمی ہوسکتا ہے جو سمجھتا ہے کہ شیعوں کے سیاہ جھنڈے ظہور کے وقت مہدی کی مدد کریں گے' کیونکہ شیعہ سنیوں کے بدترین دشمن ہیں جو مہدی اور سفیانی کی جنگ کے بعد مہدی کے خلاف لڑنے والوں کا ہراول دستہ ہوں گے۔ (دیکھئے الاشاعة لاشراط الساعة للبرزنجی' ص ۱۱۴)

۲) نعیم نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مشرق کی طرف سے آنے والے ہوشیار لوگوں کے متعلق سنو جن کے لباس کو لوگ حیرت کی نظروں سے دیکھیں تو سمجھ لو کہ قیامت کی گھڑی تم پر سایہ فگن ہے''۔ (۱)

یہ اثر ان کی پوری پوری تعریف بیان کرتا ہے۔ طالبان کے کپڑے واقعی تعجب انگیز ہیں۔ آئے بھی وہ مشرق (افغانستان) سے ہیں اور ان کا ظہور خونریز معرکوں اور قرب قیامت کا پیش خیمہ ہے۔

۳) ابو عبداللہ نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ (امام) زہری نے کہا: ''کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے۔ ان کی قیادت ایسے لوگ کر رہے ہوں گے جو ان بختی اونٹوں کی مانند ہوں گے جن پر جھول ڈالا گیا ہو۔ ان کے بال بہت زیادہ ہوں گے۔ نسباً وہ دیہاتوں کے باسی ہوں گے۔ ان کے نام تعظیمی اور علامتی ہوں گے۔ (۲)

یہ بھی ان کی چند صفات ہیں: وہ دراز قد اور جھول ڈالے اونٹوں (ایسے اونٹ جن کو حفاظت کے لئے ڈھانپا گیا ہو) کی طرح بارعب ہوں گے۔ سر اور داڑھیوں کے بال انہوں نے آزاد چھوڑے ہوں گے۔ وہ ان بستیوں سے منسوب ہوں گے جہاں سے وہ آئے ہیں۔ ان کے نام کنایوں میں ہوں گے (جیسے عبدالسلام ضعیف، وکیل احمد متوکل، نور علی، عبدالحئی مطمئن اور بسم اللہ خان)۔

رہی یہ بات کہ خونریز معرکوں کے آغاز کے لئے مغرب کی فوجیں ان کی طرف کب اور کیسے آئیں گی، اس کی تفصیل اگلے بیان میں ہے۔

کالے جھنڈے والوں کو مارنے کے لئے مغرب کی فوج کی اپنے جھنڈوں سمیت آمد (دہشت گردی پر ضرب)

حقیقی فتنہ اور مغرب کی کھلم کھلا جارحیت صرف کالے جھنڈے والوں (طالبان) کے ظہور کے بعد وقوع پذیر ہوئی۔ ان کے باہمی اختلاف کو مغرب وسیلہ بنا کر اور موقعہ

(۱) نعیم بن حماد کی کتاب الفتن، ص ۱۲۱۔

(۲) نعیم بن حماد کی کتاب الفتن، ص ۱۲۱

کوغنیمت سمجھ کر شکار پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے ان کولقمہ تر جانا اور موقع کوغنیمت سمجھا۔ ہائے افسوس! درحقیقت اختلاف برائی ہے، جھگڑا ناکامی ہے اور قوت کا ضیاع ہے۔ جب سرخ اور جابر روسی لشکر نے چڑھائی کی تو افغان مجاہدین نے اسے شکست سے دوچار کیا۔ ان کی ناک کو خاک آلود کیا اور ان کو ذلیل کیا۔ لیکن جونہی مجاہدین کے مختلف گروہوں کے درمیان اختلاف نے سرایت کیا تو دشمن ان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا۔ واقعی اختلاف سراسر برائی ہے۔

مغرب کی فوجیں اور صلیبی لشکر اپنے ساز و سامان، تباہ کن جنگی جہازوں، انتہائی جدید ہوائی جہازوں، دیوہیکل طیارہ بردار جہازوں، بموں، میزائلوں اور ہمہ گیر تباہی کے ہتھیاروں کے ساتھ اتراتے ہوئے آئے۔ بہانہ ان کا یہ تھا کہ وہ طالبان اور دہشت گردوں کے اڈوں کو ضرب لگانے آئے ہیں۔ وہ بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ جنگ لمبی ہوگی اور ان کی یلغار دس برس تک جاری رہے گی۔ کیا دہشت گردی کے ٹھکانوں کو ختم کرنے کے لئے دس برس کی ضرورت ہے؟

میں نہیں سمجھتا کہ اتنے بھاری بھرکم لشکر کو اتنے تباہ کن اسلحہ کے ساتھ پورے افغانستان کا تیا پانچا کرنے اور اسے مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کے لئے دس دنوں بلکہ دس گھنٹوں سے زیادہ کی ضرورت ہو۔ اگر ایسا ہے تو معاملہ واضح ہے اور ہدف کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ کُل عالم پر قبضہ جمانے کے لئے ایک طویل صلیبی جنگ ہے۔

حاضر ہیں وہ آثار جو مغرب کی آمد پر روشنی ڈالتے ہیں!

ا) نعیم بن حماد نے رجاء بن ابی سلمہ سے اور اس نے قبہ بن ابی زینب سے روایت کی کہ وہ بیت المقدس میں ضمانت طلب کرنے آیا تو میں نے اسے پوچھا: شاید کہ تم مغرب سے ڈرتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں تو، ان کا فتنہ اس وقت تک نہیں پھیلے گا جب تک کالے جھنڈے نہ نکلیں گے۔ جب وہ نکل آئیں تو پھر مغرب کے شر سے ڈرنا۔ [1]

کالے جھنڈے والوں کے ظہور کے ساتھ ہی مغرب کے فتنہ یعنی مغرب کی جنگوں

---

(۱) الفتن، صفحہ ۱۱۵۔

کا واقعی آغاز ہو چکا ہے۔ وہ کب نکلے، اگلی حدیث اس کی وضاحت کرتی ہے۔

نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ امام زہری نے کہا: ''جب کالے جھنڈوں میں باہمی اختلاف ہوگا تو ان کی طرف زرد رنگ کے جھنڈے آئیں گے''۔ [1]

واقعی ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور دونوں لڑنے والے فریق ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے، یعنی طالبان اور شمالی اتحاد۔ پھر ان کی طرف صلیبی مغرب کے زرد جھنڈے آ گئے۔ کاش وہ سبق یاد کر لیتے اور متحد ہو جاتے، خواہ وقتی طور پر ہی سہی۔

لیکن آثار ہمیں بتاتے ہیں کہ مغربی فوج ان پر قابو نہیں پا سکے گی اور عنقریب کالے جھنڈے مہدی اور اس کی مدد کا جواز بن جائیں گے۔ مغرب سے فوج آئی اور اس نے اپنے لنگڑے قائد کے حکم سے مصر کا پل عبور کیا۔ آگے آنے والا بیان اس کی وضاحت کرے گا۔

مغرب کی افواج کا نہر سویز کو عبور کرنا اور لنگڑا اسپہ سالار

آدمی جب کئی سو سالوں سے کتابوں میں محفوظ ان آثار کو پڑھتا ہے تو بالکل حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ ان میں ان باتوں کا تذکرہ ہے جو صرف ہمارے زمانہ میں آشکار ہوئی ہیں، لیکن جب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ آثار نبی معصوم ﷺ کا ارشاد ہیں یا ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول ہیں جنہوں نے یہ قول نبی ﷺ کے کلام سے اخذ کیا ہے تو حیرانگی جاتی رہتی ہے۔ عراق اور شام کے محاصرہ کے بارے میں آثار کس قدر تعجب انگیز ہیں اور کس قدر عجیب وغریب ہیں وہ آثار جو ان دنوں ظاہر ہونے والے واقعات کے بارے میں وارد ہوئے ہیں۔ آپ کیا تفسیر کریں گے نبی کریم ﷺ کے اس اشارہ کی کہ: وہ لوگ دراز قد اور بھاری بھرکم جثّہ والے ہیں۔ سر اور داڑھی کے بال آزاد چھوڑتے ہیں، سفید قمیصیں پہنتے ہیں۔ کس قدر عجیب وغریب اور حیرت انگیز ترتیب ہے۔ پھر وہ مشرق (افغانستان) سے نکلیں گے اور ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوگا تو

(۱) الفتن (ص ۱۶۰): اس اثر کا باقی حصہ ان شاء اللہ عنقریب بیان ہوگا۔ یہاں میں نے اسے اس اثر کے لئے بطور شاہد پیش کیا ہے جو زیر بحث ہے۔

مغرب جنگوں اور خونریز معرکوں کے آغاز کے لئے آدھمکے گا۔ وہ مغربی فوج جو افغانیوں پر ضرب لگانے کے لئے مصر کا پل (نہر سویز) عبور کرے گی' کیا چیز ہے؟ سب سے بڑھ کر حیرت انگیز بات ان کے سپہ سالار کی تعریف ہے کہ وہ لنگڑا ہوگا۔ پھر ہم اس متحدہ فوج کے کمانڈران چیف کو دیکھتے ہیں کہ وہ بیساکھیوں کے سہارے چل کر ڈائس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور افغانستان میں کالے جھنڈے والوں پر اتحادی لشکر کی ضرب کاری کے بارے میں بیان دیتا ہے۔ سبحان اللہ!

کچھ آثار اس بارے میں حاضر ہیں۔

۱) نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ امام زہری نے کہا: جب کالے جھنڈوں کا باہمی اختلاف ہو جائے گا تو ان کی طرف زرد رنگ کے جھنڈے آئیں گے۔ وہ اہل مصر کے پل پر جمع ہوں گے۔ اہل مشرق اور اہل مغرب سات ....تک آپس میں لڑیں گے' پھر اہل مشرق پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے یہاں تک کہ............(۱)

مغربی لشکر جو افغانستان پر ضرب لگانے کے بہانے مصر کا پل (نہر سویز) عبور کر کے یلغار کرتے ہوئے نکلے گا' وہ وہاں کچھ دیر ٹھہر جائے گا یہاں تک کہ مشرقی فوج اکٹھی ہو جائے گی اور دونوں کے درمیان کشیدگی بڑھ جائے گی اور تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی اور نہ معلوم سات روز یا سات برس جاری رہے گی مگر میں سات دنوں کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ میں نے ان آثار میں جو نعیم بن حماد نے ''ارطاۃ بن منذر'' سے روایت کئے ہیں' ایسے ہی پایا ہے۔ (الفتن: ص ۱۶۳)

o لنگڑا کمانڈر انچیف رچرڈ مائرز (Richard Myres)☆

۲) نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ کعب نے کہا: ظہور مہدی کی علامت مغرب سے آنے والے جھنڈے ہیں جن کی قیادت کندۃ (کینیڈا) کا ایک لنگڑا آدمی کرے گا۔ (۲)

مجھے گمان تک نہ تھا کہ امریکی ایک لنگڑے کا انتخاب کر کے اسے کمانڈر انچیف

---

(۱) الفتن (ص ۱۶۰): یہ اثر نامکمل ہے۔ میں نے بطور شاہد اس کے ایک حصہ پر اکتفا کیا ہے۔
(۲) الفتن (۲۰۵)

کے منصب پر فائز کریں گے' بلکہ میں اپنے دل ہی دل میں سمجھتا تھا کہ اعــرج کے لفظ سے مراد ایک کمزور شخص ہے جس کی رائے میں کوئی وزن نہ ہوگا۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ دنیا کی فوج کا سپہ سالار ایک لنگڑے کو بنا نا روا سمجھیں گے۔ بدشگونی کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ فوج اپنے قائد کی طرح عاجز و درماندہ ہوگی۔ جب میں نے دیکھا کہ جنرل رچرڈ مائرز بیساکھیوں پر چل کر آ رہا ہے تا کہ وہ امریکی عوام کے سامنے افغانستان کے خلاف بری' بحری اور فضائی آپریشن کا اعلان کرے تو میرے منہ سے نکل گیا' اللہ اکبر! اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اتحادی فوج کے جھنڈوں (صلیبی جھنڈوں) کا کینیڈا کے لنگڑے کی زیر قیادت خروج کشت و خون کے آغاز کی علامت ہے اور حی و قیوم کی قسم یہی ظہور مہدی کی علامت ہے۔ اگر ہم لنگڑے امریکی کمانڈر انچیف پر حیران ہو رہے ہیں تو ہمیں ایک اور عبارت پر بھی حیران ہونا چاہئے جس کو نعیم نے ہی روایت کیا ہے۔ (ص ۱۷۴) اسی لنگڑے کا وصف بیان ہوا کہ پھر لنگڑا کینیڈین خوبصورت بیج لگا کر ظاہر ہوگا۔ جب تو لنگڑے کو خوبصورت فوجی وردی' تمغوں اور بیجوں میں دیکھے گا تو بے ساختہ تیرے منہ سے نکلے گا سبحان اللہ! واقعی مہدی کا ظہور قریب تر ہے کیونکہ کینیڈین لنگڑا جرنیل ظاہر ہو چکا ہے۔

تیسرا بیان

پہلی عالمی جنگ سے لے کر ظہورِ مہدی تک

ترکی میں استنبول کے کتاب خانہ کے تیسری صدی ہجری کے ایک نایاب مخطوطہ میں ایک کمیاب اثر مروی ہے۔ ''کویت پر عراق کا حملہ'' کے بیان میں پہلے اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔ یہ اثر حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے' پہلے وہ اسے چھپایا کرتے تھے۔ کتاب ''**المهدی المنتظر علی الابواب**'' کے مصنف نے اس کی جو نص بیان کی ہے وہ پیش خدمت ہے۔

آخری زمانہ کی جنگ آفاقی جنگ ہوگی۔ ان دو عظیم جنگوں کے بعد تیسری جنگ جس میں بہت سے لوگ مر گئے۔ پہلی کی آگ اس نے بھڑکائی جس کی کنیت ''بہت بڑا سردار'' تھی اور دنیا اسے ہٹلر کے نام سے پکارتی ہے.......... اس روایت کو ابو ہریرہؓ' ابن عباسؓ اور علیؓ بن ابی طالب نے بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو ہریرہؓ اسے روایت کرنے سے ڈرتے تھے' لیکن جب انہیں موت کا احساس ہوا تو اس بات سے خوف زدہ ہوئے کہ کہیں علم چھپا نہ رہے' چنانچہ انہوں نے اپنے اردگرد بیٹھے لوگوں سے کہا: ''ایک خبر ہے جس کے ذریعہ سے مجھے پتہ چلا کہ آخری زمانہ کی جنگوں میں کیا کچھ ہوگا''۔ لوگوں نے کہا: ہمیں بتا دیجئے' ڈرنے کی کوئی بات نہیں (کچھ مضائقہ نہیں)۔ تو وہ کہنے لگے:

''۱۳۰۰ھ کے عشروں میں (عشروں کے بعد عشرے آئیں گے) اور ان عشروں کو ملاتے چلے جاؤ' روم کے بادشاہ کی رائے میں ساری دنیا کی جنگ ہونا لازمی ہوگا۔ پس اللہ کی مشیت بھی یہی ہوگی کہ جنگ ہو۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا' ایک عشرے یا دو عشرے کی بات ہوگی کہ ایک آدمی جرمن نامی ملک پر مسلط ہوگا جس کا نام ھر (Der Feuhrer) ہوگا۔ وہ دنیا پر حکومت کرنے کا ارادہ کرے گا۔ وہ برف اور خیر

کثیر کے ممالک میں ہر کسی سے جنگ کرے گا۔ جنگ کی آگ کے کئی سال بعد وہ اللہ کے غضب کا نشانہ بنے گا۔ روس یا روش کے سردار (بڑے) اسے قتل کر دیں گے"۔ (۱)

"۱۴۰۰ ہجری کی دہائیوں میں (پانچ یا چھ شمار کرلو) مصر پر ایک آدمی حکومت کرے گا جس کی کنیت ناصر ہوگی۔ عرب اسے (عربوں کا ہیرو) کے نام سے پکاریں گے۔ اللہ اسے کئی جنگوں میں ذلیل وخوار کرے گا اور اس کی مدد نہیں کرے گا۔ اور اللہ کو منظور ہوگا کہ اس کے پسندیدہ ترین مہینے میں مصر کو فتح ہو تو یہ فتح ہو جائے گی۔ بیت اللہ اور عربوں کا ربّ مصر کو ایک گندمی رنگ کے سادا (سادات) نامی شخص کے ذریعہ خوش کرے گا۔ اس کا باپ اس سے بڑھ کر نور والا (انور) تھا لیکن وہ بلد حزین (یروشلم) کی مسجد اقصیٰ کے چوروں سے مصالحت کرے گا"۔

شام کے علاقہ عراق میں ایک جابر حاکم ہوگا .... اور .... سفیانی۔ اس کی ایک آنکھ میں تھوڑا سا فتور ہوگا۔ اس کا نام صدام ہے اور وہ اپنے ہر مخالف سے ٹکرائے گا۔ ساری دنیا اس کے خلاف چھوٹے سے کوت (کویت) میں جمع ہوگی۔ وہ فریب خوردہ اس میں داخل ہوگا۔ سفیانی کا بھلا صرف اسلام میں ہوگا۔ وہ خیر بھی ہوگا اور شر بھی۔ تباہی ہو اس کے لئے جو مہدی امین سے خیانت کرے۔

۱۴۰۰ھ کی دہائیوں (دو یا تین دہائیوں) میں مہدی امین کا خروج ہوگا۔ وہ ساری دنیا سے جنگ کرے گا۔ سب گمراہ اور اللہ کے غضب کے مارے اس کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ وہ لوگ بھی جو اسراء اور معراج کے ملک میں نفاق کی حد کمال تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ سب مجدون نامی پہاڑ کے قریب جمع ہوں گے۔ ساری دنیا کی مکار اور بدکار ملکہ جس کا نام امریکہ ہے اس کے مقابلہ کے لئے نکلے گی۔ اس دن وہ پوری دنیا کو گمراہی اور کفر کی طرف ورغلائے گی۔ اس زمانہ میں دنیا کے یہودی اوج کمال تک پہنچے ہوں گے۔ بیت المقدس اور پاک شہر ان کے قبضے میں ہو

---

(۱) المھدی المنتظر علی الابواب (ص ۱۲۲۰) میں یاد دلاتا چلوں کہ ایسی باتوں میں جو ہماری شریعت سے ٹکراتی نہ ہوں اسرائیلی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

گا۔ برو بحر اور فضا سے سب ممالک آ دھمکیں گے سوائے ان ممالک کے جہاں خوفناک برف پڑتی ہے یا خوفناک گرمی پڑتی ہے۔ مہدی دیکھے گا کہ پوری دنیا بری بری سازشیں بنا کر اس کے خلاف صف آرا ہے اور وہ دیکھے گا کہ اللہ کی تدبیر سب سے زیادہ کارگر ہوگی۔ وہ دیکھے گا کہ پوری کائنات اللہ کی ہے اور سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ساری دنیا بمنزلہ ایک درخت کے ہے جس کی جڑیں اور شاخیں اسی اللہ کی ملکیت ہیں .... اور ان پر انتہائی کربناک تیر پھینکے گا اور زمین و آسمان اور سمندر کو ان پر جلا کر راکھ کر ڈالے گا۔ آسمان سے آفتیں برسیں گی۔ زمین والے سب کافروں پر لعنت بھیجیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر کفر کو مٹانے کی اجازت دے دے گا۔ (۱)

بیان کی تفصیل

یہ اثر (روایت جو صحابی تک پہنچتی ہو) ان عجیب وغریب آثار میں سے ہے جسے ایک عظیم صحابی ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔ ''بیان کے پیشِ لفظ'' میں مَیں کہہ چکا ہوں کہ میں عنقریب بعض عجیب وغریب ایسے آثار بیان کروں گا جو اصل ماخذ اور راویوں کی طرف منسوب ہوں گے۔ ان کے جھوٹ سچ کے ذمہ دار راوی ہوں گے اور اگر وہ مجھے قابل قبول نہ ہوتے تو میں ان کو بیان ہی نہ کرتا۔ اور میں یاد دلاتا چلوں کہ حضرت ابو ہریرہؓ صحابہؓ میں حدیثِ رسول کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ان کے حق میں اس بارے میں دعا فرمائی تھی۔ جیسا کہ صحیح بخاری کے باب العلم میں یہ معروف حدیث ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے دو قسم کی احادیث (یا احادیث کے دو برتن) یاد کی ہیں۔ ان میں سے ایک کو تو میں نے پھیلا دیا ہے' اگر دوسری کو پھیلاؤں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔

ابن حجر نے ''فتح الباری'' میں لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ امراء اور سلاطین اور ان کے آباء واجداد کے نام بھی جانتے تھے۔ ابو ہریرہؓ نے اس علم کو چھپائے رکھا' پھر اسے اپنی وفات سے پہلے بیان کیا' اس ڈر سے کہ کہیں علم کو چھپا کر گنہگار نہ ہو جائیں۔

(۱) مذکورہ کتاب: ص ۲۱۶۔ نقطوں کی جگہ مخطوطہ میں مٹی ہوئی ہے۔

ہوسکتا ہے کہ مذکورہ اثر اسی علم کا جزو ہو جسے انہوں نے موت سے پہلے بیان کیا۔

ہوسکتا ہے کہ نوسٹر ڈاموس اس قسم کے آثار سے علم حاصل کرتا ہو جو دنیا میں محفوظ بہت سے مخطوطات میں مدون ہیں۔ ان میں سے بعض کی طرف میں نے پہلے اشارہ کر دیا ہے۔

یہ عبارت جو میں نے پیش کی ہے اس میں آپ پہلی، دوسری اور آنے والی تیسری جنگ عظیم کا تذکرہ دیکھ رہے ہیں۔ ان کے اوقات کا تعین بھی ہے اور مشہور و معروف لوگوں مثلاً ہٹلر، ناصر، انور السادات اور صدام حسین کے نام بھی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے ہر ایک واقعاتِ عالم کے دھارے پر اثر انداز ہوا ہے اور اس نے اپنی چھاپ ڈالی ہے۔

آپ اس عبارت میں جنگوں، کشت و خون اور حادثات کے اوقات کا اندازاً تعین بھی دیکھ رہے ہیں۔

پہلی عالمی جنگ کا زمانہ (۱۳۰۰ھ کے عشروں میں ہے اور عشروں کو ملاتے رہو) یعنی ۱۳۰۰ھ کے بعد کئی مبہم عشرے ہیں۔ ایک عقد دس برس کا ہوتا ہے اور حقیقتاً عالمی جنگ ۱۹۱۴ء یعنی تقریباً ۱۳۳۲ھ میں ہوئی۔ مذکورہ بالا مبہم عشرے تین عشرے اور دو برس بنتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کا زمانہ (زیادہ عرصہ نہ گزرے گا۔ عشرہ اور عشرہ گزرے گا) تو ایک آدمی جرمن نامی ملک پر مسلط ہو جائے گا۔ اس کا نام ھر (Feuhrer) ہوگا۔ وہ ساری دنیا پر قبضہ کرنا چاہے گا اور سب سے لڑے گا۔

اور حقیقت میں بیس سال گزرنے کے بعد (دو عشرے، عشرہ اور عشرہ) جنگ چھڑ گئی، اس کی آگ کو (Der Feuhrer) نے روشن کیا۔ لوگ اسے جرمنی میں ہٹلر کے نام سے پکارتے ہیں۔

پھر تیسری عالمی جنگ اور اس کا زمانہ (۱۴۰۰ھ، دو یا تین عشرے اور ملا لو) یعنی مستقبل کی جنگ ۱۴۲۰ھ اور ۱۴۳۰ھ کے درمیان ہوگی۔ اب ہم ۱۴۲۲ھ میں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنگ کسی لمحہ چھڑا چاہتی ہے۔

اثر کا متن بیان کرتا ہے کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم ہوگی، جبکہ تیسری جنگ جو

دروازوں تک پہنچ چکی ہے' آفاقی ہو گی اور ساری دنیا اس میں ملوث ہو جائے گی' یعنی وہ سابقہ جنگوں سے شدید تر اور عظیم تر ہو گی۔ اور متن سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں صرف وہ ریاستیں ملوث نہ ہوں گی جہاں بھیانک برف پڑتی ہے' جیسا کہ سیکنڈے نیویا کے ممالک اور اسی طرح وہ ممالک جہاں بھیانک گرمی پڑتی ہے' جیسا کہ براعظم افریقہ کے جنوبی ممالک۔ پھر متن واقعات کے تسلسل کو بیان کرتا چلا جاتا ہے اور عنقریب ہونے والی آفاقی جنگ کے بعد ظہور مہدی کا تذکرہ کرتا ہے کہ وہ کیسے گمراہ اور غضب کے مارے رومی لشکر کو جمع کریں گے۔ اس لشکر کا وصف اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں بیان کیا ہے جس کا ذکر ہم ایک خاص بیان میں مناسب مقام پر کریں گے۔ وہ ہمارے مقابلہ میں خفیہ طور پر روم کے بادشاہوں کو اکٹھا کریں گے' پس وہ اسّی (۸۰) جھنڈوں تلے ہم پر یلغار کریں گے۔ ہر جھنڈے تلے ۱۲ ہزار فوجی ہوں گے۔ یہ تعداد (تقریباً ۹۶۰,۰۰۰ سپاہی) تھوڑی معلوم ہوتی ہے' لیکن یورپ کی تمام ریاستوں سے ان کو جمع کرنے میں خاصا وقت لگے گا۔ یہ جان کر تعجب جاتا رہتا ہے کہ آفاقی جنگ اکثر لڑنے والوں بلکہ اکثر لوگوں کا کام تمام کر دے گی۔ وہ اس سے زیادہ فوج جمع نہ کر سکیں گی اور زانی و بدکار امریکہ کی زیر قیادت مسلمانوں پر حملہ کریں گے۔ ان کو پتہ چلے گا کہ مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ پس وہ ملحمہ کبریٰ میں ان کے خلاف لڑیں گے۔ اللہ ان کو فتح عطا فرمائے گا اور اللہ ان پر بڑی ہی کربناک تیر اندازی کرے گا اور ان پر زمین و آسمان اور سمندر کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ اللہ کی جنگ سب سے بڑھ کر سخت اور اس کا عذاب بھی سب سے بڑھ کر سخت ہوتا ہے۔

متن نے (عربوں کے ہیرو) ناصر کا ذکر کیا ہے جس نے مصر میں ۱۹۵۲ء (تقریباً ۱۳۷۰ھ) میں حکومت کی۔ متن کی عبارت ہے: ۱۳۰۰ھ کے بعد پانچ اور چھ عشرے شمار کرو (۱۳۶۰ھ) ہو سکتا ہے کہ متن میں کوئی لفظ مفقود ہو یا مٹا ہوا ہو اور وہ لفظ ہے (یا ساٹ) اس طرح بات واقعہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے' وگرنہ اثر میں مذکور تمام اوقات حقیقی واقعات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

متن میں مذکور ہے کہ وہ دو جنگوں (۱۹۵۶ء، ۱۹۶۷ء) میں ناکام ہوگا۔ اس کو اللہ کی مدد حاصل نہ تھی مگر اس نے مغرب کے مفادات کے خلاف عربوں کو خوش رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ عرب اس سے محبت کرتے تھے جبکہ غیر اس سے ناراض تھے۔

اسی طرح یہ عجیب وغریب متن مرحوم صدر ''الاسمر الساد ا (گندمی رنگ کا سادا) ابن انور'' کا ذکر کرتا ہے۔ یہ اس بات کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ وہ گندمی رنگ کا ''سادات'' ہے جس کا باپ اس سے بڑھ کر نور والا (انور) ہے۔ وہ محمد بن انور السادات ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کامیابی بر لایا۔ مشیت الٰہی یہی تھی کہ اسے ایسی فتح حاصل ہو جس سے مصر کا سر فخر سے اونچا ہو۔ عرب اس وقت اللہ کا وہ محبوب ترین مہینہ گزار رہے تھے جس میں قرآن نازل ہوا۔ فتح مکمل تھی مگر گندمی رنگ کے سادا (سادات) نے مسجد اقصیٰ کے چوروں سے مصالحت کر لی اور وہ چور بلد حزیں (یروشلم) کے یہودی ہیں۔ اسی طرح متن میں عراق کے جبار حاکم صدام کا تذکرہ ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ سفیانی ہے اور وہ کویت پر حملہ کرے گا۔ اس کے لئے ہم الگ سے خاص بیان دیں گے۔ اس متن میں انہی لوگوں کا ذکر ہے جن کا ذکر میں کر چکا ہوں۔ اشعیاء کی اصل کتاب میں تورات کی ایک نص میرے ہاتھ لگی جس میں زیادہ تفصیلات ہیں۔ میں بغیر تبصرہ کے اسے پیش کرتا ہوں۔ ویٹیکان کے نسخہ کے مطابق نص یوں ہے:(۱)

''وہ سیناء کی طرف آئے اور انہوں نے مصر کے حاکم سے جنگ کی جو اُن کے مقابلہ میں شکست کھا گیا۔ ہر قسم کی خیانت اسرائیل کی مدد کی خاطر ایک دھوکہ تھا...... گندمی رنگ کا ایک بادشاہ آیا۔ اس کا سر بالوں سے عاری تھا۔ اس کے پاس شیر اور عقاب تھے۔ وہ اسرائیل کے خلاف کامیاب رہا اور ان سے دوستی کے بارے میں گفتگو کرنے لگا۔ سب مصریوں میں امن و سلامتی پھیل گئی لیکن گندمی رنگ کا بادشاہ شہید ہو گیا''۔

---

(۱) المھدی المنتظر علی الابواب (ص۱۲۲۰) میں یاد دلاتا چلوں کہ ایسی باتوں میں جو ہماری شریعت سے ٹکراتی نہ ہوں اسرائیلی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

''ایک بادشاہ حکمران ہوا جس کا نام امسی کے قریب قریب معلوم ہوتا ہے۔لیکن اس نے یہودیوں سے بے وفائی کی اوران سے سنجیدگی سے اچھی باتیں کیں۔ان کو جنگ سے ڈرایا اور جنگ پر مہر لگا دی۔مشرق و مغرب کو راضی کرلیا۔اس کے گارڈ نے اسے دھوکے سے قتل کر دیا اور وہ بدکار تاجر تھے''۔

''ایک آدمی بادشاہ بنا۔لوہا اس کی قوت تھی۔اس نے یہودیوں سے اور مشرقی و مغربی ممالک سے سنجیدہ گفتگو کی اوراپنی پوری فوج کو ان کے خلاف جمع کرلیا اور سیناء کے راستے اسرائیل کے دل پر حملہ کیا۔جھوٹے نے اپنے مُنہ کو لگام دی......اسرائیل پر کراہیت اورحسرت و یاس چھا گئی اور سارے یروشلم میں بہت بڑی برائی نے ڈیرہ جمالیا''۔

عبارت واضح ہے۔میں اس پر حاشیہ آرائی نہیں کروں گا' کیونکہ وہ ہمارا ورثہ نہیں۔میں نے اسے محض اس لئے بیان کیا ہے کہ اس میں ان واقعات کی تفصیل ہے جو اس بیان کے آغاز میں اسلامی اثر میں وارد ہوا ہے۔یہ تیسرا بیان ہے اور اب ہم آتے ہیں چوتھے بیان کی طرف۔

چوتھا بیان

صدام حسین۔ پہلا سفیانی

بیان کا پیش لفظ

پہلے میری خواہش تھی کہ میں فتنوں کے بارے میں احادیث کو زمان و مکان اور اشخاص سے متعلق موجودہ واقعات پر چسپاں کرنے کے کام میں کود کر اپنے آپ کو مشکل میں نہ پھنساؤں۔ زیادہ سے زیادہ میں یہی کہتا تھا کہ توقع ہے کہ ایسا ہو یا ہوسکتا ہے کہ ایسا ہو' یا اس سے ملتے جلتے الفاظ استعمال کرتا تھا۔ اس کے باوجود میں بچگانہ شور و شغب سے محفوظ نہ رہ سکا۔ جب میں یہ کہتا کہ عیسائی عالمی جنگ کا تعین ۲۰۰۱ء کے موسم خزاں میں کرتے ہیں' اور ہمارے نزدیک معاملہ یوں بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ تھوڑی تقدیم و تاخیر ہو جائے' اللہ بہتر جانتا ہے' تو ہنگامہ آرائی کرنے والے کہتے کہ یہ حد بندی کر رہا ہے (نشان دہی کر رہا ہے)

وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ نشان دہی نہیں' کیونکہ میں تو یہی کہتا تھا کہ اللہ بہتر جانتا ہے ہوسکتا ہے کہ ایسا ہو' یا تھوڑی بہت تقدیم و تاخیر ہو جائے۔ یہ طے شدہ بات ہے کہ قلیل سے مراد یہاں دُنیوی زندگی کی نسبت سالہا سال ہیں نہ کہ منٹ اور گھنٹے۔ کیا میری یہ بات نشان دہی ''حد بندی'' کہلاتی ہے؟ یہ صرف شور شرابہ ہے اور بس۔ جب میں نے پوچھا اور کہا کیا ملک فہد ہی وہ خلیفہ ہے جس کی موت ...... اللہ اس کی عمر دراز کرے ...... ظہورِ مہدی کی علامت ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ یہ ہو بہو ایک شخص کی نشاندہی کر رہا ہے۔ اور زیب داستان کے لئے یہ بھی بڑھا دیا کہ یہ سرکاری عالم ہے' کیونکہ یہ بادشاہ کی لمبی زندگی کا متمنی ہے۔ نہ معلوم اگر ہم اس کی موت کی تمنا کریں تو انہیں اچھا لگے گا؟ نہ معلوم آیا ہم گدھے پر سوار ہوں یا اس کے ساتھ ساتھ

چلیں؟ یا اسے ندی میں پھینک دیں اور اس سے خلاصی پالیں؟

میں نے اپنی کتاب ''اُمت مسلمہ کی عمر'' میں ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں ''توقع ہے کہ ایسا ہو جائے' ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو جائے' شاید کہ ایسا ہو جائے' کیا ایسا ہو سکتا ہے؟'' یہ سب الفاظ میں نے آخری زمانہ کے فتنہ وفساد اور کشت وخون والی احادیث میں وارد متوقع امور کے بارے میں اپنی رائے کی تعبیر کے لئے استعمال کئے ہیں۔

میری خواہش تھی کہ واقعات پر احادیث کے چسپاں کرنے کے کام میں نہ الجھوں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ ناجائز ہے۔ ایسا ہر گز نہیں۔ بلکہ ظن غالب کی بنا پر تو اللہ کی قسم اٹھانا بھی جائز ہے۔ میں تو صرف بحث مباحثہ کا سد باب کرنا چاہتا تھا اور ایسے فتنہ پردازوں کی گمراہیوں سے بچنا چاہتا تھا جن کا دائرہ علم وسیع نہیں اور علم و دانش میں جن کے قدم ابھی جم نہیں پائے۔ لیکن ہائے افسوس میری یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ لیکن اب جبکہ تمام لوگ جنگوں اور کشت وخون کی توقع کر رہے ہیں اور ان کی وجوہات پے بہ پے سرعت کے ساتھ جمع ہو رہی ہیں اور قریب ہے کہ وہ دروازوں پر دستک دینے لگیں' مجھے اس بات میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اس کا تذکرہ کروں اور احادیث کو واقعات پر منطبق کروں۔ بلکہ میں تو اس بات پر قسم کھا سکتا ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب کوئی حیا کا نقاب اٹھا کر بحث ومباحثہ یا شور شرابے کی جرأت کر سکتا ہے۔ ایسا کام صرف وہی کر سکتا ہے جو شہرت حاصل کر کے کچھ پیسے کمانا چاہتا ہو۔ کیونکہ معاملہ بہت ہی سنجیدہ ہو چکا ہے۔ اب ہلڑ بازی کا وقت نہیں رہا۔ بحث مباحثے اور لڑائی جھگڑے کی بجائے حصولِ علم کے لئے دل کا اطمینان ضروری ہے۔ یہ بحث مباحثہ اور لڑائی جھگڑا جس قوم میں در آتا ہے وہ قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔ پس میں ایک اثر روایت کروں گا جو احادیث کو واقعات پر منطبق کرنے کے جواز پر روشنی ڈالتا ہے' بلکہ ظن غالب کی بناء پر ہر قسم کو جائز قرار دیتا ہے۔ صحیح مسلم (کتاب الفتن' باب ذکر ابن صیاد) میں محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ ''میں نے جابرؓ بن عبد اللہ کو اس بات پر اللہ کی قسم کھاتے دیکھا ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے پوچھا: آپ اللہ کی قسم کھاتے

ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے عمرؓ کو اس بات پر قسم کھاتے سنا ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' نبی کریم ﷺ نے اسے برا نہیں سمجھا''۔

اس بات کے باوصف کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے' اور آپ کی وفات تک ''ابن صیاد'' کے بارے میں آپ کو وحی نہیں کی گئی تھی' جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں علماء سے روایت کی ہے کہ ابن صیاد ایک یہودی غلام تھا' دجال تھا' کاہن تھا' مدینے میں رہتا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو گمان تھا کہ وہ مسیح دجال ہے لیکن اس کے بارے میں کوئی قطعی بات آپؐ نے نہیں فرمائی' یہاں تک کہ جب عمر فاروقؓ نے اسے قتل کرنا چاہا تو نبی ﷺ نے انہیں منع کر دیا' کیونکہ آپ کو اس کی حقیقت احوال معلوم نہ تھی کہ آیا وہ دجال ہے یا نہیں؟ ان سب باتوں کے باوصف حضرت عمرؓ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے کہ ابن صیاد ہی مسیح دجال ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں منع نہ فرمایا۔ اسی طرح جابرؓ بن عبداللہ' ابن عمرؓ اور دوسرے لوگ قسم کھاتے تھے' وہ ظن غالب کی بنا پر قسم کھاتے تھے اور احادیث کو واقعات پر منطبق کرتے تھے اور کوئی بھی ان کی بات کو برا نہیں سمجھتا تھا۔ ان نعمتوں کے لئے حمد و شکر کا سزاوار اللہ ہے جو اس نے عطا کیں۔

اسی اعتبار سے میں کہتا ہوں کہ عراق کا موجودہ حاکم صدام حسین ہی وہ شخص ہے جس کا لقب نبی کریم ﷺ کی احادیث میں سفیانی بیان ہوا ہے۔ سفیانی وہ ہے جس کا نسب خالد بن یزید بن ابی سفیان تک پہنچتا ہو۔ وہ بنو اُمیہ سے تعلق رکھتا ہے' اس کی ماں اور ماموں قبیلۂ کلب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ قبیلہ دجلہ کے شمال میں آباد تھا۔ سب جانتے ہیں کہ صدام دجلہ کے شمال میں ''تکریت'' کے صوبے کا رہنے والا ہے۔

لیکن کس نے مجھے یہ کہنے پر آمادہ کیا؟

بہت سے قرائن ایسے ہیں جو مل جل کر میرے نزدیک حقیقت یا قریب قریب حقیقت کا روپ دھار گئے۔ اگر مجھے یقین نہ ہوتا تو میں اس طرح اس معاملہ میں نہ الجھتا' لیکن بہرحال یہ بات میرے لئے ہرگز ضرر کا باعث نہیں۔ یہ اسی طرح کی بات

ہے جیسی بات حضرت عمرؓ نے، جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا، کہی یا جیسی جابرؓ نے کہی جو حدیث کے عالم تھے۔ انہوں نے کہا: ''قسم بخدا! ابن صیاد ہی دجال ہے''۔ تو ابن صیاد کے دجال ہونے یا نہ ہونے سے نہ عمرؓ کو ضرر پہنچا اور نہ جابرؓ کو۔

میں کہتا ہوں کہ اس بات پر جو مجھ سے پہلے بھی کہی جا چکی ہے، مجھے بہت سے ایسے قرائن نے آمادہ کیا جو اپنی تعداد کے اعتبار سے علم ظنی کو مفید بنانے سے عاجز نہیں ہیں اور جو ایسی باتوں پر قسم کو روا قرار دیتے ہیں۔ یہ قرائن درج ذیل ہیں:

پہلا قرینہ : ہم نے اپنی اس کتاب اور سابقہ کتابوں میں قرار دیا ہے کہ ہم آخری زمانہ کے خون خرابے سے قریب تر ہیں۔ اسی بات کو دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔ بلکہ اپنی اس کتاب میں ہم نے اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ یہ خون خرابہ افغانستان پر رومیوں کے حملہ سے حقیقت میں شروع ہو چکا ہے اور اس کے بعد عراق اور دوسروں کی باری ہے اور یہ سب کچھ ایک وسعت پذیر (ربڑ کی طرح کھینچا جانے والا) لفظ ارھاب (دہشت گردی) کے بہانے سے کیا جا رہا ہے۔

امت کے علماء اور ائمہ کے نزدیک یہ طے پا چکا ہے کہ خون خرابوں میں مسلمانوں کے قائد مہدی ہوں گے جن کا ظہور آنے والی عالمی جنگ (Armageddon) کے دوران ہوگا۔ یعنی اس سے تھوڑی دیر پہلے یا بعد یا درمیان میں۔ ائمہ اسلام کے نزدیک تواتر سے یہ بات طے پا چکی ہے کہ مہدی کا ظہور اس وقت ہوگا اور ان کے ظہور کی ابتداء اور ان کے کام کی شہرت اس بات سے ہوگی کہ ''سفیانی'' ان سے لڑنے کے لئے اپنا لشکر بھیجے گا تو سفیانی کا لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کی تفصیل میں ان شاء اللہ ''ترتیب الاحداث'' کے عنوان کے تحت بیان میں دوں گا۔

اگر مہدی کا ظہور ہونے ہی والا ہے تو سفیانی واقعی موجود ہے، کیونکہ مہدی کے ساتھ اس کے کئی معاملات وابستہ ہیں۔ یہ ہے پہلا قرینہ۔

دوسرا قرینہ : رہا دوسرا قرینہ تو یہ وہ اثر ہے جسے میں نے اپنی کتاب کے تیسرے بیان کے آغاز میں روایت کیا ہے۔ یہ اثر واضح طور پر کہتا ہے کہ شام کے

علاقہ عراق میں ایک جابر شخص ہوگا...... اور وہ نسباً سفیانی ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ میں تھوڑا سا فتور رہوگا۔ نام اس کا صدام ہوگا جو ہر اُس آدمی سے ٹکرائے گا جو اس کی مخالفت کرے گا۔ دنیا چھوٹے سے کوت (کویت) میں اس کے خلاف اکٹھی ہوگی۔ وہ فریب خوردہ ہوکر اس میں داخل ہوگا۔ سفیانی کی بھلائی اسلام میں ہوگی۔ وہ خیر بھی ہے اور شر بھی! تباہی ہو اس کے لئے جو مہدی امین سے بے وفائی کرے! یہ اثر قطعی طور پر بیان کرتا ہے کہ عراق کے جابر حکمران کا نام صدام ہوگا اور وہ ہر اُس شخص سے ٹکرائے گا جو اس کی مخالفت کرے گا۔ اور اس کا وہ وصف بیان کیا گیا ہے جو اس میں واقعی موجود ہے' یعنی آنکھ کا فتور یا بھنوؤں کا گرنا اور وہ واقعی ایسا ہے اور اس کا وصف بیان ہوا ہے کہ وہ نسباً سفیانی ہے۔

اسی طرح اثر بتاتا ہے کہ وہ کویت میں داخل ہوگا اور دنیا اس کے خلاف جمع ہو گی۔ واقعی اس کے خلاف ۳۷ ممالک کی فوجیں جمع ہوئیں۔ اس کا ایک وصف یہ ہے کہ وہ خیر بھی ہے اور شر بھی۔ وہ اسلام کے سنی مسلک کے مطابق گفتگو کرتا ہے نہ کہ شیعی مسلک کے مطابق۔ لیکن نہ ہی وہ درست راستہ پر ہے اور نہ ہی صحیح سنت پر چلتا ہے۔ عبارت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ مہدی امین سے خیانت کرے گا' یعنی اس سے لڑے گا' حالانکہ اس کے لئے مناسب یہی تھا کہ وہ اس کی مدد کرے' کیونکہ وہ دونوں سنی ہوں گے' لیکن وہ سب سے پہلے ان کے خلاف بغاوت کرے گا اور یہی مطلب ہے اس کی خیانت کا۔

بعض روایات میں ہے کہ سفیانی میں خیر بھی ہے اور شر بھی۔ یعنی جب مہدی کا ظہور ہوگا تو سفیانی کے دل سے ساری کی ساری خیر نکل جائے گی اور وہ سراپا شر ہو جائے گا۔

تیسرا قرینہ: کچھ باتیں ان آثار میں مروی ہیں جو سفیانی اور حال ہی میں حقیقت کا روپ دھارنے والے عراق کے واقعات کے درمیان رابطہ قائم کرتی ہیں۔ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ سفیانی اور مہدی ہم عصر ہوں گے' بلکہ ان کے درمیان کئی

واقعات ہوں گے ۔ یہ اس بات کا ایک اور قرینہ ہے کہ عراق کا حاکم صدام ہی مذکورہ سفیانی ہے۔سفیانی کے بارے میں وہ امور جو صدام پر فٹ بیٹھتے ہیں‘ درج ذیل ہیں:

۱) سفیانی اور محاصرہ کا باہمی ربط

شیخ بخاری نعیم بن حماد نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کی سند سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب سفیانی کا ظہور ہوگا تو اس مصیبت سے صرف وہی نجات پائے گا جو محاصرے میں صبر سے کام لے گا۔

اس سے پہلے مَیں نے عراق کے محاصرہ کے بارے میں مسلم میں مروی حدیث بیان کی ہے اور یہ بتا دیا ہے کہ اس کے بعد شام کا محاصرہ ہوگا اور پھر مہدی کا ظہور‘ جبکہ عراق کا عالمی محاصرہ ۱۹۹۰ء میں صدام حسین کے زمانہ میں ہوا۔اور مذکورہ اثر بھی محاصرہ اور سفیانی کے درمیان ربط قائم کرتا ہے۔تو مجھے بہت سے دوسرے قرائن کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ عراق کا صدام ہی سفیانی ہے۔

۲) دریائے فرات کا رُخ موڑ کر اس کے کنارے پر بابل شہر کی تعمیر:

نعیم نے ہی روایت کی ہے (حدیث نمبر ۱۷۹) کہ سفیانی دریائے فرات کا رخ موڑ دے گا۔اور حقیقت میں ایسے ہی ہوا ہے اور ۶۰ کلومیٹر کی لمبائی تک دریا کی نئی گزرگاہ کی کھدائی کا کام مکمل ہوگیا ہے اور دریا کا رخ اغوار (پست زمین) کے علاقہ سے مڑ چکا ہے‘ چنانچہ وہ خشک ہوگیا ہے۔نئی گزرگاہ کا افتتاح ۱۹۹۳ء میں ہوا۔تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے اور سب جانتے ہیں کہ یہ کام صدام نے کیا ہے۔

نہ معلوم صدام نے یہ کام اس لئے سرانجام دیا ہے کہ اسے جلدی سے سونے کا وہ پہاڑ مل جائے جس سے دریائے فرات پردہ ہٹا دے گا۔جیسا کہ صحیحین میں رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔اسی طرح میں پوچھتا ہوں کہ عراق کے محاصرے سے عجمیوں کی حقیقی غرض وغایت کیا ہے؟ اور روزمرہ کی ان چڑھائیوں اور حملوں کا کیا سبب ہے جو امریکہ اور برطانیہ کے جاسوس طیارے عراق کے اوپر کر رہے ہیں؟

وہ اب بھی گاہے گاہے کچھ گولہ باری کرتے رہتے ہیں جو نہ ٹھکانوں پر لگتی ہے اور

نہ ہی دشمن کا خون بہاتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ملمع کاری اور دھوکہ ہے تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ یہ سب پروازیں محض دیکھ بھال اور سرزنش کے لئے ہیں۔ یہ میں نہیں جانتا کہ آیا ان کا اس سونے کے پہاڑ سے کوئی تعلق ہے جس کی خبر نبی معصوم ﷺ نے دی ہے۔ رہی بات شہر بابل کی تعمیر کی تو اثر نمبر (۵٦۸) میں ہے: ''جب فرات کے کنارے شہر تعمیر کیا جائے گا...... یہاں تک کہ تم نازل ہونے والی ذلت کو روک نہ پاؤ گے جب دونوں دریاؤں کے درمیان سرزمین عراق کے ایک الگ تھلگ ٹکڑے میں ایک شہر تعمیر کیا جائے گا ایک سیاہ فتنہ تمہیں آلے گا''۔

اثر نمبر ۵٦۷ میں ہے: ''مشرق کے دریاؤں میں سے ایک دریا پر دو شہر تعمیر کئے جائیں گے جن کو دریا دو حصوں میں بانٹ رہا ہو گا جس میں تمام سرکش اور جابر اکٹھے ہو جائیں گے''۔ حقیقت میں شہر بابل کی تعمیر یا تجدید کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ۱۹۸۷ء میں اس کا افتتاح بھی ہو چکا ہے۔

۳) صدام کے پیدائشی سفیانی اوصاف

یہ محض اتفاق بھی ہوسکتا ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان یا بہت سے آدمیوں کے درمیان اوصاف کی ہم آہنگی ہو۔ لیکن جب ہم بہت سے قرائن کو پیش نظر رکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ سفیانی کی تعریف اور ہیئت کے بارے میں وارد ہونے والے آثار صدام پر پورے اترتے ہیں۔ کیا یہ محض اتفاق ہے کہ مذکورہ اثر میں اس کے نام صدام میں بھی مطابقت پائی جاتی ہے۔

وہ اوصاف جو آثار میں وارد ہیں اور سفیانی اور صدام میں مشترک ہیں:

☆ بڑی کھوپڑی والا (بڑے سر والا۔ اور وہ واقعی ایسا ہے)۔

☆ اس کے چہرے پر چیچک کے نشانات (نقطے اور داغ)

☆ اس کی ایک آنکھ میں سفید نقطہ اور تھوڑا سا فتور

☆ اس کا رنگ زردی مائل سفید ہے۔

☆ گھنگریالے بال

☆ کلائیوں اور پنڈلیوں کا پتلا پن (جس نے اسے دیکھا ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کی کلائیاں پتلی اور بٹی ہوئی ہیں)۔

نعیم بن حماد نے سفیانی کے وصف میں چند ایک آثار روایت کئے ہیں جو درج ذیل ہیں: ''سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ہوگا' بڑے سر والا آدمی' اس کے چہرے پر چیچک کے نشانات ہوں گے اور اس کی آنکھ میں سفید نقطہ''۔(اثر نمبر ۸۱۲' کتاب الفتن)

''سفیانی گھنگریالے بالوں والا سفید رنگ کا آدمی ہوگا''۔(اثر نمبر ۸۱۴)

ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی خشک وادی میں سرخ جھنڈے لے کر نکلے گا جس کی کلائیاں اور پنڈلیاں پتلی ہوں گی اور گردن لمبی ہوگی۔ رنگ میں گہری زردی اور اس پر عبادت کا نشان ہوگا۔'' (اثر نمبر ۸۱۵)

۴) سفیانی مشترکہ لشکر کو دو دفعہ شکست دے گا

نعیم بن حماد سے روایت ہے کہ خالد بن معدان نے کہا: ''سفیانی ''الجماعۃ'' کو دو دفعہ شکست دے گا' پھر ہلاک ہوجائے گا''۔(اثر نمبر ۸۵۸)

متعین معنوں کے لحاظ سے لفظ الجماعۃ کی کئی طریقوں سے تشریح ہوسکتی ہے۔ آیا اس سے مراد اہل السنۃ والجماعۃ ہے یا اس سے مراد روم اور مغرب کا وہ لشکر ہے جو اسے عراق میں مارنے کے لئے جمع ہوا؟ پہلے معنی کے مطابق الجماعۃ سے مراد اہل السنۃ والجماعۃ کی حکومت ہے۔ یہ معنی بالکل ناقابل قبول ہیں۔ وجہ معمولی سی ہے' کیونکہ آخری زمانہ میں مہدی کے ظہور سے پہلے میری کتابوں **عمر الامۃ' القول المبین و رد السھام** میں مذکور احادیث کے متن کے مطابق نہ تو مسلمانوں کی کوئی جماعت ہوگی اور نہ ان کا کوئی امام ہوگا۔

وہ کون سی ''جماعت'' ہوگی جسے سفیانی شکست دے گا؟

اس صورت میں اس جماعت سے مراد جسے سفیانی شکست دے گا' قطعی طور پر عالمی اتحاد کا وہ مشترکہ لشکر ہے جو عراق اور اس کے سفیانی قائد صدام پر ضرب لگانے

کے لئے ۱۹۹۰ء میں اکٹھا ہوا۔ جن آثار کو میں پہلے بیان کر چکا ہوں وہ اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ ساری دنیا اس کے خلاف چھوٹے سے کوت (کویت) میں جمع ہوگی اور وہ اس میں فریب خوردہ بن کر داخل ہوگا۔

کیا سفیانی اس جنگ میں کامیاب رہا؟

جواب ہے ہاں! کیونکہ اتحادی فوج (الجماعۃ) جس نے اس کے خلاف ساری دنیا کے ۳۷ ممالک کو اکٹھا کیا' عراق کے نظام حکومت کو گرانے' اس کے حاکم کو قتل کرنے اور اس کے عوام کو جھکانے کا ہدف پورا نہ کرسکی۔ جنگ ختم ہوگئی مگر نظامِ حکومت چلتا رہا اور صدام کی عوامی مقبولیت آسمان کو چھونے لگی۔ وہاں کے عوام قتل و غارت کے باوجود ابھی تک نعرے لگا رہے ہیں: ''اے صدام! تم پر جان قربان ہو' اللہ سب سے بڑا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' امریکہ اللہ کا دشمن ہے''۔ اگر الجماعۃ نے اپنا ہدف پورا نہیں کیا اور اگر صدام چٹان کی مانند ان کے سامنے ڈٹا رہا تو کیا اسے فتح تصور نہیں کیا جائے گا؟ سفیانی نے واقعی الجماعۃ کو ایک دفعہ شکست دے دی۔ اثر سے ظاہر ہوتا ہے کہ الجماعۃ اس پر دوسری مرتبہ بھی ضرب لگائے گی اور امریکیوں نے کئی مرتبہ دہشت گردی کے خاتمہ کا عذر پیش کر کے اس بات کا صاف صاف اظہار کیا ہے اور وہ اس مرتبہ بھی اپنے اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے میں اسی طرح ناکام ہوں گے جیسے پہلی مرتبہ ناکام ہوئے۔ وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ عراق کے محاصرہ کا مطلب شکست نہیں۔ نبی کریم ﷺ مکّہ میں شعب ابی طالب میں تین برس محصور رہے مگر ان کو شکست نہ ہوئی۔ اس مثال اور تشبیہہ میں ایک خط فاصل ہے۔ عنقریب مسیح دجال مہدی اور ان کے ساتھیوں کا چالیس دن تک محاصرہ کر کے ان کو بھینچ دے گا۔ سب جانتے ہیں کہ مہدی کے شامل حال اللہ کی مدد ہے اور اس کا کوئی جھنڈا سرنگوں نہیں ہوگا' کیونکہ جنگوں کے نتائج کا اندازہ ان کے خاتمہ سے لگایا جاتا ہے اور اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ باہم لڑنے والوں کے اغراض و مقاصد کہاں تک پورے ہوئے ہیں۔

اور بھی بہت سے قرائن [1] ہیں، لیکن ہم نے جو بیان کر دیا اسی پر اکتفا کرتے ہیں، کیونکہ اس بیان میں ہم اللہ کے حکم سے جن باتوں کا اعلان کرنا چاہتے تھے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اور اگلے بیان کی طرف منتقل ہونے سے پہلے ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مروی آثار دو سفیانیوں کو ثابت کرتے ہیں۔ دوسرا سفیانی پہلے سفیانی کا بیٹا ہے اور اپنے باپ کے نقش قدم پر کام کرتا ہے، یعنی حکم چلاتا ہے۔ باپ کی وفات کے بعد لوگوں کے ساتھ اس کا رویہ اس جیسا ہوگا، بلکہ وہ باپ سے بھی بدتر ہوگا۔ اس کا وصف یہ بیان ہوا ہے کہ وہ مسخ شدہ (بگڑا ہوا) ہے۔

نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں ہے: ''مسخ شدہ شکل والے سفیانی دوم کے عہد میں شام میں ایک دھماکہ ہوگا، ساری قوم سمجھے گی کہ بربادی ان سے قریب تر آ گئی ہے''۔ (حدیث نمبر ٦٤٦)

عجیب بات یہ ہے کہ صدام کا بڑا بیٹا معذور ہے اور اس کی شکل بگڑی ہوئی ہے۔

---

(١) ان قرائن میں سے جن کو میں بہت اہمیت دیتا ہوں اور جن پر میں فخر کرتا ہوں وہ قرینہ ہے جس کی خبر مجھے ''البحیرۃ'' کے فاضل مسلمان نے دی۔ میں اسے نہیں جانتا اور وہ مجھے نہیں جانتا۔ میری کتاب ''عمر الأمۃ'' کے چھپنے کے چند ماہ بعد اس نے میرے ساتھ ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ قائم کیا اور یہ کہتے ہوئے مجھے بشارت دی کہ اس نے اللہ کے رسول ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ مسکرا کر اسے کتاب ''**عمر امة الاسلام و قرب ظهور المهدی علیه السلام**'' عنایت فرما رہے ہیں۔ آدمی نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ خواب اس نے کتاب چھپنے سے ۹۰ دن پہلے دیکھا اور اسے اپنے دوست کو بتایا۔ جب کتاب طبع ہوئی اور بازاروں میں آ گئی تو وہ آدمی یہ کتاب اس کے پاس لایا تو اس نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ وہی کتاب ہے جو اللہ کے رسول ﷺ نے اسے خواب میں عنایت فرمائی۔ اس نے کچھ ایسی باتیں کہیں جن کو سن کر مجھے خوشی ہوئی لیکن میں انہیں اپنے سینے میں محفوظ کر رہا ہوں اور میں خواب کو بطور شاہد ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ یعنی یہ کتاب اور قرب قیامت کے بارے میں اس کے بیان کردہ دلائل اللہ کے حکم سے سچے ہیں اور اللہ کے رسولؐ کے بارے میں سچا خواب ان کی شہادت دیتا ہے۔ بے شک آخری زمانہ میں مؤمنین کثرت سے خواب دیکھیں گے یا ان کو دکھائے جائیں گے۔

کیا وہ اسے اپنے بعد جانشینی کے لئے تیار کر رہا ہے؟ وہ اسی کے طریقے اور جارحانہ سیاست اپنائے گا اور اس کے نقش قدم پر چلے گا۔ کیا وہ وہی تو نہیں جو مہدی کی طرف اس لشکر کو بھیجے گا جو زمین میں دھنس جائے گا۔ یا یہ واقعہ اس کے باپ سفیانی اوّل کے عہد میں ہو گا؟

وقت قریب ہے اور آنے والے ایام راز سے پردہ اٹھا دیں گے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں تمام ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے اور نجات دلائے۔

پانچواں بیان (انتباہ)

عالمی جنگ (Armageddon)

تو کیا جانے ہرمجدون (Armageddon) کیا ہے!

☆ بے شک یہ بہت بڑی جنگ ہے' تباہ کن ایٹمی جنگ۔

☆ بے شک یہ بہت بڑا اسٹریٹیجک (تزویری) مقابلہ ہے۔

☆ بے شک یہ اتحادی عالمی جنگ ہے جس کا انتظار آج ساری روئے زمین کے رہنے والے کر رہے ہیں۔

☆ بے شک یہ دینی اور سیاسی ٹکراؤ ہے۔

☆ بے شک یہ نئی صلیبی جنگ ہے۔

☆ یہ دیومالائی اژدہے کی جنگ (Dragon War) ہے جس کے کئی پہلو ہوں گے۔

☆ بے شک یہ تاریخ کی سخت ترین اور درشت ترین جنگ ہے۔

☆ بے شک یہ خاتمے کی ابتداء ہے۔

☆ بے شک یہ ایک ایسی جنگ ہے جس سے پہلے مشکوک سلامتی پھیل جائے گی اور لوگ کہنے لگیں گے امن اور سلامتی نازل ہوگئی ہے۔

☆ بے شک یہ ہرمجدون (Armageddon) ہے۔

تیسری عالمی جنگ ہرمجدون (Armageddon)

یہ عبرانی لفظ دو مقطعوں (syllables) سے بنا ہے۔ ''ھر'' بمعنی پہاڑ و ''مجیدو'' فلسطین کی ایک وادی کا نام ہے۔ اس کا مطلب ہوا مجیدو کا پہاڑ۔

یہ لفظ معمولی ہونے کے باوجود بہت ہی وسیع معانی کا حامل ہے۔ یہ عیسائی

دانشوروں خاص طور پر امریکہ کے لیڈروں کے دماغوں پر چھایا ہوا ہے اور امریکہ اور مسیحی مغرب کی سیاست کا بنیادی محرک اور ذہن ساز ہے۔

میں نے اپنی کتاب ''عمر اُمۃ الاسلام'' میں ہرمجدون کے بارے میں ان کے لیڈروں، عالموں اور دانشوروں کے کچھ اقوال نقل کئے ہیں۔ جو چاہتا ہو اِن کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔ لیکن میں یہاں اس لفظ ہرمجدون کے بارے میں اس قوم کے ہر گروہ کی ایک ایک عبارت بیان کروں گا۔

امریکہ کے سابقہ صدر رونلڈ ریگن (Ronald Regon) کا قول ہے:
''یہ ٹھیک ٹھیک وہی پہاڑ ہے جو تیسری عالمی جنگ ہرمجدون (Armageddon) دیکھے گا''۔

عیسائی اصول پرستوں کا لیڈر جیری فولویل (Gerry Foloyal) کہتا ہے:
''ہرمجدون (Armageddon) ایک حقیقت ہے اور یہ حقیقت مرکبہ ہے، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ یہ ایک خاتمہ عام ہوگا''۔

امریکی ادیب گریس ھالسل (Grace Halcel) اپنی کتاب ''النبوءة والسیاسة'' میں لکھتی ہے: ''عیسائی ہونے کے اعتبار سے ہمارا ایمان ہے کہ ہرمجدون (Armageddon) نامی معرکہ کے ساتھ ہی تاریخ انسانیت کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس معرکہ کا معراج یہ ہوگا کہ مسیحؑ لوٹ کر آئیں گے اور تمام مُردوں اور زندوں پر ایک طرح حکومت کریں گے۔

یہ سب اقوال گریس ہالسل (Grace Halcel) کی کتاب ''النبوءة والسیاسة'' (پیشین گوئی اور سیاست) اور کتاب ''درامانهایة الزمن'' (زمانے کے خاتمہ کا ڈرامہ) مصنفہ اورل روبرٹسن (Oral Robitson) اور کتاب ''نهاية اعظم كرة ارضية'' (سب سے بڑے کرۂ ارضی کا خاتمہ) مصنفہ ہال لینڈسی (Hall Lyndsi) امریکہ میں مشہور ان آخری دونوں کتابوں کے مصنفوں نے فرض کر لیا ہے کہ ۲۰۰۰ء یا اس کے قریب کرۂ ارضی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ عیسائی مغرب کے قائدین' علماء' دانشور اور بہت سے عوام الناس ہرمجدون کے لفظ کی طرف خاص توجہ کیوں دیتے ہیں اور اس کا راز کیا ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ انجیل میں کئی ایک مقامات پر مذکور ہے۔ اور انجیل ان کی کتابِ مقدس ہے باوجودیکہ اس میں تغیر وتبدل ہو چکا ہے۔ چنانچہ مقدس معنی کا حامل ان کے یہاں یہ ایک مقدس لفظ ہے' اسی لئے وہ اس کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔

سفرالرؤیا (Revelation of Jesus Christ) میں ہے (۱۶/۱۶):

''شیطانی ارواح نے ساری دنیا کا لشکر ایک ایسی جگہ جمع کیا جس کا نام ''ہرمجدون'' ہے (صفحہ ۳۸۸۔ ناشر۔ دارالثقافتہ)

یہ ان کے عوام الناس' دانشوروں اور علماء کا عقیدہ ہے اور یہی ہرمجدون میں ان کی دلچسپی کا راز ہے۔ رہے لیڈر اور فوجی' وہ ایک اور وجہ سے ہرمجدون میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ گریس ہالسل نے اپنی مذکورہ کتاب (ص ۴۰) میں اس سے پردہ اٹھایا ہے۔ وہ کہتی ہیں: ''فوجی خاص طور پر پرانے جنگجو اس علاقہ کو فوجی اہمیت والا مورچہ سمجھتے ہیں جس پر قبضہ کر کے کوئی بھی فوجی قائد حملہ آوروں کا پیچھا کر سکتا ہے''۔

میرا یہ خیال ہے کہ اس مذکورہ سبب نے اس راز سے پردہ ہٹا دیا ہے کہ مغرب نے کیوں معاہدہ بالفور (Balfour) کے مطابق سرزمین فلسطین میں یہودیوں کے پاؤں جمائے اور وہ کیوں اس کے دفاع کے لئے مرے جا رہے ہیں' کیونکہ یہ نوخیز حکومت جس کی خواہشات ان کی خواہشات سے لگّا کھاتی ہیں' ان کے لئے بمنزلہ ایک فوجی اڈے کے ہے جہاں سے ہرمجدون (Armageddon) کی جنگ لڑی جائے گی' کیونکہ وہ حتمی ٹکراؤ کے آنے والے مرحلے کے لئے پلان بنا رہے ہیں۔

تعجب ہے کہ ایک طرف تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ اہل کتاب کے اقوال میں ہم آہنگی ہے اور وہ متفقہ طور پر ہرمجدون کو ایک عقیدہ سمجھتے ہیں اور اس حقیقت کے منتظر ہیں۔ دوسری طرف بہت سے مسلمان اس کے بارے میں بالکل بے خبر ہیں' بلکہ اُلٹا اس کے لتّے لیتے ہیں جو اُن کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتا ہے

اور انسان ہر اُس چیز کا دشمن ہوتا ہے جس سے وہ نا آشنا ہو۔

سب عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح ہی ربّ مخلص (نجات دہندہ ربّ) ہے (Jesus is the Christ) اور وہ لازمی طور پر آخری زمانہ میں ہر مجدون (Armageddon) کی بھیانک ایٹمی جنگ کے شروع ہوتے ہی آسمان سے اتر کر آئے گا تاکہ اپنے پیروکاروں کو پکڑ کر بادلوں کے اوپر لے جائے جہاں وہ شدید جنگ کی ہولناکیاں نہ دیکھ سکیں گے' بلکہ وہ ان کے قول کے مطابق بادلوں کے اوپر بالکونی میں رہیں گے' تاکہ جنگ بدکاروں کے خاتمے یا بالفاظِ دیگر دہشت گردی کو زائل کرنے سے فراغت حاصل کر لے۔

خداوند مسیح ان سے کہے گا: میں بھی عنقریب آؤں گا اور تمہاری دست گیری کروں گا' تمہاری کمریں بندھی رہیں اور تمہارے چراغ جلتے رہیں اور تم ان آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادی میں سے کب لوٹے گا تاکہ جب وہ آ کر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اس کے لئے کھول دیں۔ مبارک ہیں وہ نوکر جن کا مالک آ کر انہیں جاگتا پائے ......'' (لوقا ۱۲: ۲۵۔۳۷)

اسی لئے وہ ہر مجدون (Armageddon) کی راہ تک رہے ہیں اور مسیح کی آمد کی جلدی مچا رہے ہیں۔ اور گا گا کر کہتے ہیں ''آیئے اے مسیح! ہمارے محبوب یسوع! آمین! تشریف لایئے''۔ آپ جانتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ اس وقت ہرگز نہیں آئیں گے جب تک ہر مجدون (Armageddon) کے معرکہ میں زمین دوسری قوموں اور بدکاروں کو ختم کر کے ان کی راہ ہموار نہیں کر دے گی۔

یہیں سے اس لفظ میں چھپے ہوئے خطرے سے وارننگ کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے جس کے لئے ہر مجدون سے متعلق ایک خاص بیان دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

معنی کی وضاحت:

بعض لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے۔ اللہ انہیں بھی معاف فرمائے اور ہمیں بھی۔ ہم کہتے ہیں کہ ہر مجدون (Armageddon) کے بارے میں گفتگو سے

ہمارا مقصد لفظ اور کلمہ کی وضاحت نہیں بلکہ اس کے مدلول اور معنی کی وضاحت ہے' کیونکہ یہ کلمہ بہت سے معانی کا حامل ہے۔ اگر کچھ مسلمان معنوں سے غافل ہو کر لفظ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور مغز کو چھوڑ کر چھلکے میں مصروف ہیں اور صرف ہرمجدون کے لفظ پر اعتراض کر رہے ہیں کہ یہ لفظ سنت میں وارد نہیں ہوا اور وہ آنکھیں اور دل بند کئے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رکھی ہیں تاکہ اس ''بدعت'' کے بارے میں کچھ سن نہ پائیں' ان کی حالت پر ترس کھاتے ہوئے میں تو یہی کہوں گا' لفظ کو چھوڑ و اس کے معنی سمجھنے کی کوشش کرو۔ یہ ایک تباہ کن ایٹمی اتحادی جنگ ہے جو بہت ہی قریب ہے۔ تم اس کو تیسری عالمگیر جنگ کا نام دے سکتے ہو' لیکن یہ بات پیشِ نگاہ رہے کہ اہلِ کتاب جو اس جنگ کا شعلہ بھڑکائیں گے اسے ہرمجدون (Armageddon) کا نام دیتے ہیں۔ یہ بدعتی عجمی نام ہے۔

کیا خیال ہے اس طرح ہم اس مشکل کا حل نکال لیں گے؟ اور اس بڑی فکر کا ازالہ کر لیں گے جو ہرمجدون کے نام کے باعث تمہارے سینے پر سوار ہے؟ کیا ہرمجدون ہی ملحمہ کبریٰ (بڑا خونریز معرکہ) ہے؟

جواب ہے: بالکل نہیں!

ملحمہ کبریٰ ہرمجدون کے بعد واقع ہوگا۔ ہم درج ذیل باتوں سے ہرمجدون کو ممیّز کر سکتے ہیں:

...... یہ اتحادی عالمی جنگ ہوگی جس میں زمین کے زیادہ تر باسی شریک ہوں گے۔

...... اس معرکہ کا بڑا میدان فلسطین کی مجیدو وادی ہوگی۔

...... یہ تباہ کن ایٹمی جنگ ہوگی جو ہمہ گیر تباہی کے سٹریٹیجک ہتھیار ختم کر دے گی۔

...... یہ ملحمہ کبریٰ کی تمہید ہوگی کیونکہ روم (امریکا اور یورپ) مشرق کے کمیونسٹ اور شیعی ممالک (چین' روس' ایران اور ان کے ساتھیوں) کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں سے مدد طلب کریں گے اور وہ مقصد کو پورا کر لیں گے۔ پھر وہ اپنی تلواریں اور دانت تیز کر لیں گے تاکہ ملحمہ کبریٰ میں وہ مسلمانوں کا کام تمام کر

دیں۔ ملحمہ کبریٰ کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں:

...... یہ ہرمجدون (Armageddon) کے کچھ ماہ بعد واقع ہوگی۔

...... یہ سوریا کے کافی اندر یا دِمشق کے قریب دابق نامی بستی میں ہوگی۔

...... اس میں مسلمانوں کے قائد متفقہ طور پر مہدی علیہ السلام ہوں گے۔

...... یہ جنگ گھوڑوں اور تلواروں سے ہوگی۔

...... یہ چار روز جاری رہے گی۔

...... مہدی کی قیادت میں آخرکار مسلمانوں کو فتح ہوگی۔

ہم کہتے ہیں کہ دو جنگیں عنقریب ہوں گی۔ ہرمجدون (Armageddon) اور ملحمہ کبریٰ۔

پہلی جنگ میں رومی اور مسلمان اپنے دشمنوں پر یا جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ رومیوں کے دشمنوں پر فتح یاب ہوں گے۔ دشمن سے مراد مشرقی کمیونسٹ اور شیعی کیمپ ہے۔ دوسری جنگ یعنی ملحمہ کبریٰ میں مسلمانوں کو رومیوں کے خلاف فتح ہوگی۔

ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دونوں جنگیں دراصل ایک ہی جنگ ہے جس کے کئی راؤنڈ ہوں گے' کیونکہ رومی ہمارے اور اپنے فتح یاب ہونے کے بعد اپنے ملکوں کی طرف لوٹ جائیں گے مگر ان کی نیت ہمارے ساتھ عہد شکنی کی ہوگی' جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''ان کی نیت میں غداری ہوگی'' پس یہ ایک ہی لمبی جنگ ہوگی جس کے دو یا کئی راؤنڈ ہوں گے۔ اس کا آغاز عراق پر ضرب لگانے سے ہوگا اور خاتمہ ملحمہ کبریٰ پر ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ اسی لئے وہ صرف ہرمجدون کا ذکر کرتے ہیں اور ملحمہ کبریٰ کا ذکر نہیں کرتے' مگر یہ ایک ہی طویل جنگ ہوگی جو آخری مرحلہ میں ملحمہ کبریٰ کی صورت اختیار کرلے گی۔

رومیوں کے قائد بُش (Bush) کے قول کو بھی انہی معنوں پر محمول کیا جائے گا۔ اس نے کہا ''بے شک یہ صلیبی جنگ ہے۔ یہ ایک طویل جنگ ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ یہ دس برس تک جاری رہے''۔

اگلے نکتہ کی طرف منتقل ہونے سے پہلے ہم نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کا ذکر کریں گے جس پر اس جنگ کو سمجھنے کے لئے بنیادی طور پر ہمیں اعتماد ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں ''رومی عنقریب تم سے پرامن مصالحت کریں گے' پھر تم اور رومی مل کر ان کے دشمن پر چڑھائی کرو گے۔ تمہیں کامیابی ہوگی اور تم مال غنیمت لے کر صحیح سلامت لوٹو گے۔ پھر تم ٹیلوں والی ایک چراگاہ میں قیام کرو گے۔ رومیوں کا ایک آدمی کھڑا ہو کر صلیب بلند کرے گا اور کہے گا ''صلیب غالب آ گئی'' پھر مسلمانوں کا ایک آدمی کھڑا ہو کر اسے قتل کر دے گا۔ پھر رومی غداری کریں گے اور خونریز معرکے ہوں گے۔ پھر وہ تمہارے خلاف اسّی جھنڈوں تلے جمع ہوں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔''(1)

ضرب افغانستان ہرمجدون (Armageddon) کا ایندھن:

کس طرح دونوں لشکر جمع ہوں گے اور کس طرح مشرقی اور مغربی کیمپ ایک دوسرے کے سامنے ہو کر ہرمجدون کی جنگ میں متوقع ٹکراؤ کے لئے جمع ہوں گے؟

کیا افغانستان پر امریکہ کا حملہ جنگ کا ایندھن بن کر اس کی چنگاری کو بھڑکائے گا؟

میرا قول ہے کہ امریکہ اور برطانیہ (صلیبی روم) کی افغانستان میں دہشت گردی کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کے بہانے نقل و حرکت ایک کھلم کھلا شرمناک طریقہ ہے جو ہرمجدون کی جنگ کی طرف لپکنے کے لئے پہلے سے باندھی گئی نیت کو بے نقاب کرتا ہے' وگرنہ افغانستان میں اسلام یعنی دہشت گردی پر حملہ کرنے کے لئے اتنی بھاری بھرکم امریکی فوج کی ضرورت چند گھنٹوں یا زیادہ سے زیادہ چند دنوں کے لئے ہو سکتی ہے' لیکن جب وہ دس برسوں کا ذکر کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ یہاں کافی دیر تک رہنے کے لئے آئے ہیں۔

---

(1) یہ صحیح حدیث ہے جسے احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت ذی مخمرؓ سے روایت کیا ہے اور البانی نے احادیث مشکاۃ (۵۴۳۴) کی تحقیق کے سلسلہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ٹیلوں والی چراگاہ لبنان میں ہے۔ حدیث کی شرح میری کتاب عمر الامۃ اور القول المبین میں گزر چکی ہے۔

اس موقع پر مشرق و مغرب ایک دوسرے کو دھمکیاں اور وارننگ دیں گے' پھر ہرمجدون کی جنگ ہوگی۔ بہرحال معرکے کا بڑا میدان اسرائیل (ہرمجدون) کے اندر ہوگا جسے امریکی اور یورپی مغربی فوج اپنا مرکز بنائے گی۔

بہرحال سینار یو خواہ کوئی بھی ہو' رومی مسلمانوں سے مدد طلب کریں گے' ان سے مصالحت کریں گے اور اس بات پر اتفاق کریں گے کہ دشمن سے جنگ میں وہ ان کے ساتھ شریک ہوں' اور مسلمانوں کے پاس ایک ایسی جنگ میں شریک ہونے پر رضامندی کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہوگا جس میں ان کا کوئی عمل دخل نہ ہوگا' لیکن Might is Right (جس کی لاٹھی اس کی بھینس)۔

رومی مسلمانوں کو جنگوں میں شریک کرنے پر کیوں اصرار کر رہے ہیں' جیسا کہ انہوں نے ۱۹۹۰ء میں عراق پر حملہ کرتے وقت کیا اور جیسا کہ وہ ان دنوں افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔

جواب واضح ہے۔ وہ ان کو زمینی حملے میں ہراول دستے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں تا کہ ان کی جانوں کا نقصان دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ میں جنگ چھڑنے کی کیفیت کے بارے میں ممکنہ سینار یو بیان کر کے اس کی مشقت مول نہیں لینا چاہتا کیونکہ نہ تو میں ماہر سیاست دان ہوں نہ فوجی تجزیہ نگار۔ پھر جو زیادتی امریکہ کے ساتھ واشنگٹن اور نیو یارک میں حال ہی میں ہوئی ہے وہ تمام توقعات سے بالاتر ہے اور ہمیں سینار یو کے تصوّر میں وسعت پیدا کرنے سے روک دیا ہے۔ ہوسکتا ہے جنگ کی چنگاری کسی ایسے سبب سے بھڑک اٹھے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ یہ سب ممکنہ صورتیں ہیں' لیکن ایک بات ثابت شدہ ہے کہ عالمی جنگ ''ہرمجدون'' قریب تر ہوگئی ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ میں رومی صلیبی فوج کی آمد اور افغانستان پر حملہ ہی ''ہرمجدون'' کا ایندھن بنے گا اور اس کی چنگاری بھڑکائے گا۔

مفہوم کی اصلاح:

بعض اہل علم کی رائے ہے کہ جس عالمی اتحاد نے ۱۹۹۰ء میں عراق پر حملہ کیا وہی

وہ اس لئے آئے ہیں کہ ایک پر حملہ کریں اور دوسرے کا محاصرہ کریں۔ عموماً یہ بات مشرقی کیمپ کو قطعی طور پر اچھی نہیں لگے گی لیکن انہوں نے تو برملا اس بات کا اعلان کر دیا ہو گا۔ یہیں سے مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک سینار یو پیدا ہو جائے گا' یہاں تک کہ ہرمجدون کی جنگ واقع ہو گی۔ دونوں کیمپ ایک دوسرے کے سامنے آ جائیں گے اور دونوں لشکر بلکہ کئی لشکر ایک دوسرے سے الجھ پڑیں گے۔

۱) امریکہ اور برطانیہ اس بہانے عراق پر حملہ آور ہوں گے کہ اس نے دوبارہ ایٹم بم بنانا شروع کر دیا ہے یا وہ امریکہ یا یورپ یا اسرائیل پر بطورِ دہشت گردی جراثیمی ہتھیاروں سے حملہ میں ملوث ہو گا...... یا...... یا...... عراق روس اور چین کے اشارے سے اس بات کی تردید کرے گا...... اسرائیل پر میزائل داغے گا...... کشیدگی بڑھ جائے گی۔ لشکروں کو بھرتی کیا جائے گا۔ امریکہ اتحادی فوج کے ساتھ اسرائیل کو مرکز بنائے گا کیونکہ وہ اس کا پکا فوجی ٹھکانہ ہے۔ روسی اور چینی مشرقی فوج اور ان کے اتحادی خیمہ زن ہو کر اسرائیل کی طرف بڑھنا شروع کریں گے۔ ان کی مڈبھیڑ وہاں وادی مجیدو میں ہو گی۔ اس طرح عالمی جنگ ہو گی جس کا مرکز ہرمجدون ہو گا اور پورا علاقہ اس کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ یہ ایک متوقع امکان ہے۔

۲) چین اور روس امریکہ اور برطانوی فوج سے مطالبہ کریں گے کہ وہ اپنے ممالک کی طرف لوٹ جائیں کیونکہ علاقہ میں ان کا قیام طول پکڑ گیا ہے اور حد سے گزر گیا ہے اور جس مقصد کے لئے وہ آئے تھے وہ بودا ثابت ہوا ہے۔ خاص طور پر بحر متوسط' بحیرۂ ہند اور خلیج عربی میں ان کا دائمی وجود چین اور روس کے لئے اندیشوں کا سبب بنے گا اور ان کی سلامتی کے لئے ایک خطرہ ثابت ہو گا اور خلیج کے پٹرول' ایشیا اور بحر قزوین (Caspian Sea) کے بارے میں ان کی خواہشات کی راہ میں رکاوٹ بنے گا۔ چنانچہ رومی افواج (امریکہ' برطانیہ اور یورپ کے اتحادی) ان کے مطالبہ کو رد کر دیں گے اور قیام پر اصرار کریں گے کیونکہ وہ تو اس بات کا اعلان کر چکے ہوں گے اور انہوں نے اقوام متحدہ کی منظوری بھی لے لی ہو گی۔

(مسلمانوں سے) مصالحت کرے گا' جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث میں مذکور ہے:
''عنقریب رومی تمہارے ساتھ صلح کریں گے اور پھر چڑھائی کریں گے......'' چنانچہ
کویت کی آزادی ہی ہرمجدون (Armageddon) ہے اور اب ہم ظہور مہدی
کے منتظر ہیں۔

اگرچہ اس بات کا احتمال ہے مگر میں اسے خارج از امکان سمجھتا ہوں۔ واقعات
نے مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر اس رائے کو جھٹلا دیا ہے۔

اول: کسی مسلمان ملک اور اس کے لشکر کو 'عدو'' نہیں کہا جا سکتا' ان کے لئے
باغی یا ظالم یا اس جیسے دوسرے الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اس حدیث کو
عراق پر حملہ کے اوپر چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔

دوم: یہ جنگ ہرمجدون (فلسطین) میں واقع نہیں ہوئی۔

سوم: حدیث کے مطابق اس کے بعد رومیوں سے بدعہدی سرزد نہیں ہوئی
حالانکہ اس جنگ کو ہوئے گیارہ برس گزر گئے ہیں۔

چنانچہ اتحادی فوج کا عراق پر حملہ ہرمجدون نہیں اور نہ ہی اس سے مراد وہ
چڑھائی ہے جس کا حدیث میں ''فتغزون'' کی تعبیر سے ذکر ہو رہا ہے۔ ہاں یہ کہا جا
سکتا ہے کہ حقیقی ہرمجدون (Armageddon) میں ہونے والے واقعات کا یہ
معمولی سا ٹریلر ہے۔ یہ اس کا ابتدائی مرحلہ اور ایک راؤنڈ ہے۔

کیا ہرمجدون کی جنگ میں یہودیوں کا خاتمہ ہو جائے گا؟ اور بیت المقدس کب فتح ہو گا؟

عنقریب زیادہ تر یہودی ہرمجدون کی جنگ میں مر جائیں گے اور ان کی دو تہائی
آبادی فنا ہو جائے گی جیسا کہ زکریاؑ کی کتاب میں وارد ہے (۱۳:۸) اور حزقی ایل کی
کتاب (۱۲:۳۹) کی عبارت یوں ہے: ''اور سات مہینوں تک بنی اسرائیل مُردوں کو
دفن کرتے رہیں گے تاکہ زمین صاف کریں''۔ چنانچہ جنگ انہی کی سرزمین میں ہو گی'
جیسے انہوں نے سب سے پہلے اس کی آگ کو بھڑکایا بالکل اسی طرح وہ سب سے پہلے
اس کی تپش کو تاپیں گے۔ انجیل کی عبارت کہتی ہے: ''شیطانی ارواح نے ہرمجدون میں

ساری دنیا کے لشکر کو جمع کر لیا''۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کی ارواح کے علاوہ بھی خبیث شیطانی ارواح ہو سکتی ہیں۔ان پر مسلسل لعنت برستی رہے۔

اس بنا پر میں کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ زبردست حملہ جس نے نیویارک اور واشنگٹن کی عمارتوں کو تباہ کرنے سے پہلے امریکہ کے شرف وکرامت کو تباہ کر دیا' شیطانی ارواح والے یہودیوں کی سازش ہو' تا کہ وہ جنگ کے لئے ساری دنیا کے لشکر کو جمع کر لیں۔اور واقعی لشکروں کی نقل وحرکت شروع ہو چکی ہے۔اگر جنگ چھڑ گئی تو دو تہائی یہودی جنگ اور اس کے اسباب کی وجہ سے مارے جائیں گے۔ پھر نزول عیسیٰؑ کے بعد آخری یہودی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ وہ دجّال کو قتل کریں گے اور ان کے ستر ہزار پیروکار یہودیوں کو شکست دیں گے۔انہوں نے لمبی چادریں (غرّے یا چادر) اوڑھ رکھی ہوں گی۔وہ پتھروں اور درختوں کے پیچھے چھپتے پھریں گے۔وہ پتھر اور درخت گویا کہ ان کی بدبو کو برداشت نہ کرتے ہوئے پکاریں گے: اے مسلم! اے اللہ کے بندے! یہ رہا یہودی میرے پیچھے' آؤ اسے قتل کرو!

وہ پوچھیں گے کہ وہ کب ہوگی؟

کہہ دیجئے ممکن ہے کہ وہ قریب ہی ہو!

شیخ سفر الحوالی اپنی کتاب ''یوم الغضب'' میں کہتے ہیں:

رہا آخری مشکل سوال کہ غضب والا دن کب نازل ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ''ویرانے کی گندگی'' کو کب تباہ کرے گا؟ بیت المقدس کی زنجیریں کب کٹیں گی؟ اس کا جواب ہم نے ضمناً پہلے ہی دے دیا ہے۔ پہلے گزر چکا ہے کہ دانیال نے کرب اور کشائش کے درمیان ۴۵ برس کا تعین کیا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دانیال کی نشان دہی کے مطابق پلید ریاست ۱۹۶۷ء میں قائم ہوئی تو اس صورت میں اس کا خاتمہ یا اس کے خاتمہ کا آغاز (۱۹۶۷+۴۵) ۲۰۱۲ء میں ہوگا۔اس سال اس کے وقوع کی توقع ہے' لیکن جب تک واقعات تصدیق نہیں کرتے ہم کوئی قطعی بات نہیں کہہ سکتے۔ (صفحہ ۱۲۲)

یہ ان کی رائے ہے۔ میرا میلان اس طرف ہے کہ پہلے قول پر اعتبار کروں۔ یعنی

۲۰۱۲ء خاتمہ کا سال ہے نہ کہ خاتمہ کے آغاز کا۔ کیونکہ معاملہ اس سے بھی زیادہ قریب نظر آ رہا ہے، لیکن اللہ بہتر جانتا ہے، کیونکہ اسرائیلی حکومت کے خاتمہ کا آغاز جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں مہدی اور اِن کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہوگا۔ پھر ''ویرانے کی گندگی'' کا خاتمہ روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہوگا جب وہ دجّال کے پیروکار ستر ہزار یہودیوں کو قتل کر دیں گے۔

وضاحت کے طور پر میں کہتا ہوں کہ ۲۰۱۲ء اور خاتمہ یا خاتمے کے آغاز کے درمیان مہدی کے عرصہ حیات جتنا فرق ہے۔ یہ اثر صحیح کے مطابق سات یا آٹھ یا نو سال ہو سکتے ہیں۔

اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ۲۰۱۲ء خاتمہ کا آغاز ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مہدی کا ظہور ۲۰۱۲ء کے قریب قریب ہوگا، یعنی ابھی اس کے سامنے تقریباً دس برس اور ہوں گے۔ یہ بالکل خارج از امکان ہے، کیونکہ ہرمجدون کی جنگ جس کے دوران مہدی کا ظہور ہوگا دروازوں پر دستک دے رہی ہے۔ لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ خاتمہ مذکورہ سن میں ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس سے تھوڑی دیر پہلے عیسیٰؑ کا نزول ہوگا کیونکہ خاتمہ تو انہی کے ہاتھ سے ہونا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰؑ سے کم از کم سات برس پہلے ہوگا۔ یعنی مہدی کا ظہور آج سے دو برس یا زیادہ سے زیادہ تین برس بعد ہوگا اور اسی قول کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔

اہم بیان

امریکہ اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں سے اپیل

اپنے ملک اور وطن کی طرف چلے آؤ۔ اپنا بوریا بستر باندھ لو' ارادوں کو پختہ کر لو۔ لوٹتے ہوئے' توبہ کرتے ہوئے اور اپنے ربّ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے کوچ کر جاؤ۔ تم وہاں پرُ امن اور خوشحال زندگی گزار رہے تھے' آج وہاں خوف و ایذا کی فضا ہے' اور کل وہاں جورہ جائے گا قتل و غارت کا شکار ہو گا۔

ہاں! قتل و فنا۔ اسی بات سے تمہارے محبوب و معصوم پیغمبر ﷺ نے آگاہ کیا ہے اور ہم اس خطرناک اور اہم بیان میں تبلیغ کا فرض ادا کر رہے ہیں۔

امام بخاری کے شیخ نعیم بن حمّاد نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جو عرب باقی رہ جائیں گے رومی اُن پر لپک پڑیں گے اور اُن کو قتل کر دیں گے' یہاں تک کہ روم کی سرزمین میں کوئی عرب مَرد' عورت یا بچہ قتل ہوئے بغیر باقی نہ بچے گا''۔ (۱)

محبوب نبی ﷺ کے اس قول کی طرف دھیان دو: ''نہ عربی مَرد' نہ عربی عورت اور نہ عربی بچہ''۔ آپؐ نے مسلم اور مسلمہ نہیں کہا۔ آپؐ نے صرف عربی اور عربیہ کہا ہے' کیونکہ رومی تو ان پر لپکیں گے جن کا عربی ناک نقشہ ہو گا' خواہ وہ عیسائی کیوں نہ ہو اور نماز بھی نہ پڑھتا ہو' وہ بغیر تمیز کے ہر ایک کو قتل کر دیں گے۔ سلسلۂ کلام نفی میں ہے اور اسم نکرہ استعمال ہوا ہے جو عمومیت کا فائدہ دیتا ہے' یعنی ان کے ممالک میں جو بھی رہ گیا اور اپنے وطن کو نہ لوٹا بالکل بچ نہ پائے گا۔ چنانچہ ملحمہ کبریٰ کا معرکہ ہرمجدون (Armageddon) کے بعد بپا ہو گا' یہاں تک کہ سرزمینِ روم (امریکہ اور یورپ) میں عربوں کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ آج انہوں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لیا ہے اور امریکہ کے خونچکاں حادثہ کے بعد اِس کا مزہ بھی چکھ لیا ہے۔ سوائے عقل والو! عبرت حاصل کرو۔

---

(۱) کتاب الفتن' باب الاعماق وفتح القسطنطنية (ص ۲٦۰)

چھٹا بیان

مہدی امین محمد بن عبداللہ

خلاصہ: مہدی کے بارے میں حدیث مَیں نے اپنی کتاب ''اُمتِ مسلمہ کی عمر'' کے تیسرے باب میں تفصیلاً بیان کردی ہے۔ اب الحمدللہ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔

وہاں ہم نے ذکر کیا ہے کہ آخری زمانہ کے فتنہ وفساد اور کشت وخون میں مہدی مسلمانوں کا خلیفۂ راشد ہوگا اور اس کا ظہور قیامت کی چھوٹی بڑی علامتوں کے درمیان حلقۂ وصل سمجھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ظہور بڑی علامتوں کے ظہور کے آغاز کے بعد ہوگا' کیونکہ مسیح الدجال کا خروج بڑی علامتوں میں سے پہلی علامت ہو گی' اور یہ مہدی کے ظہور کے چھ برس بعد ہوگا۔

صحیح حدیث میں ہے کہ ملحمہ اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سال کا فرق ہوگا اور دجّال کا خروج ساتویں سال ہوگا۔ (۱)

اس کا نام وہی ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کا نام ہے اور اس کے باپ کا نام وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے باپ کا ہے' یعنی مہدی محمد بن عبداللہ۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس کا ظہور عالمی جنگ ہرمجدون کے بعد یا اس سے تھوڑا سا پہلے یا اس کے دوران ہوگا اور اس کا ظہور سعودی عرب کے بادشاہ کی وفات کے بعد ہوگا (اور ہم نے یہ کہا ہے کہ ہوسکتا ہے وہ ملک فہد ہو) بادشاہت کے بارے میں اختلاف اور قتال ہوگا تو مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ مکّہ مکرمہ میں کعبہ کے نزدیک مہدی کے ہاتھ پر بیعت ہوگی اور ان کے ظہور کی یقینی علامت یہ ہوگی کہ وہ بدقسمت لشکر زمین میں دھنس جائے گا جسے سفیانی (صدام حسین) مہدی کے ظاہر ہوتے ہی ان کے خاتمہ کے لئے بھیجے گا۔ صحیح بخاری اور مسلم کی متفقہ احادیث میں ایسے ہی روایت ہوا ہے۔

---

(۱) صحیح حدیث ہے۔ اسے احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ اور نعیم بن حمّاد نے عبداللہ بن بسر سے روایت کیا ہے۔

پھر ہم نے مہدی کی جنگوں کا تذکرہ کیا ہے جن کی ترتیب حسب ذیل ہے۔ سفیانی کے دوسرے لشکر کو کلب (بنوکلب) کی جنگ میں شکست دینے کے بعد:

۱) وہ (مہدی) جزیرۂ عرب اور تمام عرب ممالک کو فتح کر لے گا۔

۲) وہ فارس (شیعہ ایران) پر حملہ آور ہو گا۔

۳) یہودیوں کو شکست دے کر بیت المقدس کو فتح کر لے گا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ فتح ملحمہ کبریٰ سے پہلے ہو یا بعد میں۔

۴) وہ اہلِ روم (صلیبی امریکا اور یورپ) کو ملحمہ کبریٰ میں شکست دے گا۔

۵) وہ خوز (خوزستان) اور کرمان (چین اور روس) پر حملہ آور ہو گا۔

۶) وہ ہندوستان پر حملہ کرے گا۔ اس حملہ کا ذکر میں نے پہلے نہیں کیا اور یہ آخری حملہ ہو گا جس سے مسلمان عیسیٰؑ کے نزول سے پہلے فارغ ہو جائیں گے۔

اللہ انہیں فتح سے نوازے گا یہاں تک کہ وہ ان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لے آئیں گے اور ان کے گناہ معاف فرمائیں گے، پھر وہ اپنے ملک کی طرف چلے جائیں گے، پھر وہ ابن مریم کو شام میں پائیں گے۔ (۱)

☆ وہ سیکولر ترکی (قسطنطنیہ) پر حملہ آور ہو گا اور اسے بغیر ہتھیاروں کے تکبیر اور لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے فتح کر لے گا۔

☆ پھر روم پر حملہ کرے گا اور ویٹیکان کو فتح کرے گا۔ غالباً حضرت عیسیٰؑ اس حملہ میں ان کے ساتھ شریک ہوں گے کیونکہ یہ وہی جنگ ہے جس میں انجیل و تورات اصلی حالت میں تروتازہ بغیر کسی تغیر و تبدل کے نکالی جائیں گی۔

کتاب میں جو ہم نے بیان کیا ہے یہ اس کا سرسری خلاصہ ہے۔ مہدی کی جنگوں میں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ وہ مشرق و مغرب میں ساری دنیا سے جنگ کرے گا۔ وہ

---

(۱) کتاب الفتن . باب غزوۃ الھند (ص ۲۵۲) شاید یہ فوج کا ایک دستہ ہو گا جسے مہدی ہندوستان کی طرف بھیجیں گے اور خود شام میں رہیں گے، کیونکہ عیسیٰ بن مریم ان کے یہاں اس وقت نازل ہوں گے جب وہ فجر کی نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ پھر کامیاب دستہ ان کی طرف لوٹ آئے گا اور وہ اس بات کی نشاندہی کر دیں گے کہ ابن مریم واقعی نازل ہو چکے ہیں۔

تمام ممالک سے جنگ کرے گا اور شہنشاہیت خواہ وہ لادینی کمیونزم کی شکل میں ہو یا صلیبی عیسائیت کی شکل میں یا مسلم نما سیکولر حکومت کی شکل میں، سب کو کچل ڈالے گا۔ مہدی کے جھنڈے سفید اور زرد ہوں گے، ان پر اسمِ اعظم ''اللہ'' لکھا ہو گا۔ اس جھنڈے کو کوئی بھی شکست نہ دے سکے گا جس پر لکھا ہو گا ''البیعة لِللّٰہ'' (بیعت اللہ کے لئے ہے)۔

بیان کی افادیت کی تکمیل کے لئے ہم یہاں ان باتوں کا اضافہ کریں گے جن کا ذکر ہم نہیں کر سکے ہیں۔

مہدی کا وصف اور مہدی نام کی وجہ تسمیہ:

مہدی محمد بن عبداللہ لگ بھگ چالیس برس کا جوان ہو گا۔ رنگ اس کا گندمی ہو گا۔ اس کی ناک لمبی، اس کا بانسہ باریک اور درمیان میں خم دار اور اونچی ہو گی۔ دیکھنے میں خوبصورت لگے گا۔ پیشانی روشن اور کشادہ، آنکھیں شرمیلی، دانت چمک دار، داڑھی گھنی اور رخسار پر خال (تل) ہو گا جسے عام لوگ ''حسنة'' (mole) کہتے ہیں۔ اس کا چہرہ روشن اور تاباں ستارے کی طرح ہو گا۔ وہ مائل بہ طول درمیانے قد کا اور ہلکے جسم والا ہے۔ اس کی زبان میں لکنت ہے۔ جب بات رک جاتی ہے تو وہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ران پر مارتا ہے اور پھر روانی سے بات کرنے لگتا ہے۔ بہت سی کتابوں میں یہ آثار مروی ہیں۔ ان کی عبارتوں کو بیان کر کے طول دینے کی چنداں ضرورت نہیں، کیونکہ ضروری اعلانات مختصر ہوتے ہیں۔

مہدی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ اَن دیکھی بات کی طرف رہنمائی کرے گا اور جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ اصل تورات وانجیل کو نکالے گا۔

ظہورِ مہدی کے قرب کی علامات اور اس کی بیعت کی کیفیت:

ظہورِ مہدی کی یقینی علامت یہ ہے کہ وہ لشکر جسے سفیانی بھیجے گا زمین میں دھنس جائے گا، لیکن کچھ واقعات ایسے ہیں جو ظہورِ مہدی سے پہلے رونما ہوں گے اور وہ اس

کے ظہور کے انتہائی قریب ہونے کی علامت ہوں گے۔

علاوہ ازیں سعودی عرب کے بادشاہ کی وفات اور وہاں بادشاہت کے لئے جنگ جس کا تذکرہ ہم نے پہلے کر دیا ہے' اور اسی طرح ہرمجدون کی جنگ کا چھڑ جانا ظہورِ مہدی کے قرب کی دو علامتیں ہیں۔

ان کے ظہور کے قرب کی کچھ اور علامتیں درج ذیل ہیں:

۱) مغربی لشکر کے جھنڈوں کا خروج جن کی قیادت ایک لنگڑا کر رہا ہوگا: نعیم نے کعب سے روایت کی ہے کہ ''خروجِ مہدی کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مغرب سے نکلیں گے جن کی قیادت کندہ (کینیڈا) کے لنگڑے کے ہاتھ میں ہوگی''۔ (۱)

ہم نے دیکھ لیا کہ امریکی اور یورپی اتحادی لشکر کے مغربی جھنڈے نکل چکے ہیں اور ان کا کمانڈر انچیف خوبصورت بیجوں والا لنگڑا Richard Myres ہے۔

۲) دریائے فرات کا سونے کے پہاڑ سے پردہ ہٹانا اور لوگوں کا اس پر ایک دوسرے سے لڑنا: صحیح بخاری میں ہے کہ قریب ہے کہ فرات سونے کے پہاڑ کو کھول دے۔ (۲)

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ ایسا ظہورِ مہدی کے وقت ہو گا۔ ایسا عالمی جنگ کے دوران ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ دریا کی پسپائی (اس کے پانی کا اتار) ایٹمی بمباری کے نتیجہ میں ہو' تا کہ جلدی سے خزانے نکال لئے جائیں یا یہ پسپائی ان بندوں کے بند کرنے کی وجہ سے ہو جن کی تعمیر کا ذمہ واقعی ترکی نے لے رکھا ہے اور آخری بند ''ابلیسو'' ہے جو ممکن ہے دریائے فرات کا پانی بالکل روک دے اور دریا پیچھے ہٹ جائے۔ بصیرت والے کے لئے کل آیا ہی چاہتا ہے۔

۳) رمضان کے عجیب وغریب واقعات اور شوال' ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں شدید فتنوں کا ظہور: مہدی کا ظہور محرم میں ہوگا اور اس کے ظہور سے قبل رمضان میں آسمان پر عجیب وغریب امور اور واضح علامتیں ظاہر ہو جائیں گی۔ ایک لرزہ طاری ہوگا

---

(۱) کتاب الفتن' باب آخر من علامات المهدی فی خروجه' ص ۲۰۵۔

(۲) بخاری' کتاب الفتن' جلد ۱۳' ص ۸۱۔

اور لوگ بڑی بھیانک آوازیں سنیں گے۔ ایک دم دار ستارہ طلوع ہو کر آسمان کو روشن کر دے گا، سورج اور چاند گہنا جائیں گے۔ اگر یہ سب کچھ رمضان میں ہوا تو شوال میں شور شرابہ ہوگا۔ ذی قعدہ میں قبائل کی باہم کھینچا تانی اور اسلامی ممالک کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ ذی الحجہ میں حاجیوں کی لوٹ مار اور موسمِ حج میں مسلمان قبائل اور اقوام کا باہمی جنگ و جدال ہوگا یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر خون بہے گا، یعنی منیٰ میں عید الاضحیٰ کے ایام میں ایسا ہوگا۔ جب یہ واقعات ہو گئے تو مہدی کا ظہور ہو گا اور عاشورہ کے دن محرم کے مہینہ میں اس کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔

اس سلسلہ میں کچھ آثار کا ذکر کروں گا جو بہت زیادہ ہیں:

نعیم بن حماد نے سند کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''رمضان میں آسمان پر چمکتے ستون کی طرح ایک علامت ظاہر ہوگی، شوال میں بلائیں ہوں گی اور ذی قعدہ میں ہلاکت، ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا۔ محرم کا مہینہ، کیا بات ہے محرم کے مہینہ کی''! آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں ایک آواز سنائی دے گی، شوال میں شور شرابہ ہوگا اور ذی قعدہ میں قبائل کی باہمی کشمکش۔ اس سال حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا اور منیٰ میں بڑا کشت و خون ہوگا، بہت سے لوگ قتل ہو جائیں گے، وہاں اس وقت خونریزی ہوگی جبکہ وہ جمرہ عقبہ میں ہوں گے''۔

اور آپؐ نے فرمایا: ''اگر رمضان میں چیخ سنائی دے گی تو شوال میں شور شرابہ ہو گا''۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ چیخ کیسی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: ''۱۵/رمضان المبارک جمعہ کی رات کو ایک دھماکہ ہوگا جو سونے والوں کو بیدار کر دے گا، کھڑے ہونے والوں کو بٹھا دے گا، شریف زادیاں اپنی خلوت گاہوں سے جمعہ کی رات کو نکل آئیں گی۔ اس سال زلزلے بہت آئیں گے۔ جب تم جمعہ کے دن فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنے گھروں میں داخل ہو کر دروازے اور کھڑکیاں بند کر لینا، اپنی چادریں اوڑھ لینا، اپنے کان بند کر لینا اور جب تمہیں چیخ کا احساس ہو تو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا اور یہ پڑھنا ''سبحانَ القُدوسِ'' (پاک ہے وہ جو نقائص سے

منزہ ہے) **سبحان القدوس' ربنا القدوس** (ہمارا ربّ جو نقائص سے منزہ ہے) جو ایسا کرے گا نجات پا جائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا ہلاک ہو جائے گا۔

یہ آخری اثر (روایت جو صحابی تک پہنچتی ہو) عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے' وہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ اتنے بڑے دھماکہ کی آواز سن کر ہم کیا کریں۔ کیا خیال ہے' اس دھماکہ کی وجہ کیا ہے؟ آیا وہ ایٹمی دھماکہ ہے یا وہ ٹوٹے ہوئے ستاروں کے زمین سے ٹکرانے کی آواز ہے یا اور کچھ ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔

محمد بن علی کا قول ہے کہ ''ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو زمین و آسمان کی تخلیق سے لے کر آج تک نظر نہیں آئیں۔ رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگے گا اور پندرہ رمضان کو سورج گرہن لگے گا۔ جب سے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ایسا نہیں ہوا''۔ (دارقطنی نے سنن میں اس کی تخریج کی ہے)۔

مہدی کی بیعت کس طرح مکمل ہوگی؟

مہدی ایک مرد صالح ہوگا' اس لئے امامت کو ناپسند کرے گا اور ریاست سے کنارہ کش ہوگا۔ اللہ حی و قیوم کی قسم! یہ آخری چیز ہے جس کی خواہش نیکو کاروں کے ذہن میں پیدا ہوتی ہے۔ ریاست کی اپنی چمک ہے مگر مہدی اس سے کنارہ کش ہوگا' بلکہ اسے ناپسند کرے گا' لیکن اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں اس کی اصلاح کر دے گا اور اس کو قدرت عطا کرے گا کہ وہ ایک بڑے کام کے لئے' اُمت جس کی منتظر ہے' خلافت کی بیعت کو قبول کر لے۔ یہ بڑا کام شدید ترین باہمی مسلسل جنگیں ہیں۔ اگر مہدی امارت سے بے رغبت تھا تو اس کا موقف درست تھا' کیونکہ جونہی وہ امارت کی ذمہ داریوں کو اپنے سر لے گا اسے اپنی خلافت کے چند سالوں میں تقریباً دس جنگوں کے خطرات میں کودنا پڑے گا' اس کے بعد کہیں جا کر اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا' یعنی اس کی مدتِ خلافت جنگوں سے لبریز ہوگی۔ اس میں اسے نہ راحت کا موقع ملے گا نہ مصالحت کا۔

رمضان سے لے کر محرم تک ہونے والے اضطراب' شور و شغب اور فتنوں کے

بعد اس کی بیعت جیسا کہ میں بتا چکا ہوں' محرم میں ہو گی۔ وہ یوں کہ علماء کی ایک جماعت اس کی تلاش میں ہو گی اور ایک طویل جستجو کے بعد وہ اسے موسم حج میں کعبہ کے نزدیک پا لیں گے۔ وہ اس سے مطالبہ کریں گے کہ وہ بیٹھ کر ان سے بیعت لے' وہ انکار کرے گا اور بھاگ کر مدینہ چلا جائے گا' وہ اسے وہاں تلاش کریں گے' وہ دوبارہ بھاگ کر مکّہ آ جائے گا' وہ اسے کعبہ کے نزدیک پائیں گے اور اسے حکم دیں گے' اور اسے قبولِ بیعت پر مجبور کریں گے' کیونکہ وہ علماء ہوں گے جو اس کی وہ صفت جانتے ہوں گے جو اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کی ہے۔ مہدی لاچار ہو کر رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیٹھ جائیں گے اور ہاتھ پھیلا کر بڑے کام کے لئے بیعت لیں گے۔

ہم اس اثر کا متن بیان کرتے ہیں جسے نعیم بن حمّاد نے اس بارے میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب راستے بند ہو جائیں گے اور فتنوں کا دور دورہ ہو گا تو مختلف اطراف سے سات عالم نکلیں گے۔ انہوں نے ملاقات کے لئے وقت کا تعین نہیں کیا ہو گا۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر ۳۱۰ سے کچھ زیادہ آدمی بیعت کریں گے۔ وہ مکّہ میں جمع ہوں گے جہاں ساتوں کی ملاقات ہو گی اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کیسے آنا ہوا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم اس آدمی کی تلاش میں آئے ہیں جس کے ہاتھوں فتنوں کو فرو ہونا چاہئے اور جس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہو گا۔ ہمیں اس کا حلیہ' اس کا نام اور اس کے ماں باپ کا نام معلوم ہے۔ ساتوں کا اس بات پر اتفاق ہو جائے گا اور وہ اسے تلاش کریں گے اور مکّہ میں پا لیں گے۔ وہ اس سے پوچھیں گے: تو فلاں کا بیٹا فلاں ہے؟ وہ کہے گا: ''میں تو انصاری ہوں''۔ وہ ان سے بچ نکلے گا۔ وہ اس کا تذکرہ جاننے والے تجربہ کار لوگوں سے کریں گے۔ انہیں بتایا جائے گا یہ شخص وہی ہے جس کی تم تلاش میں ہو۔ وہ مدینہ جا چکا ہو گا۔ وہ اسے مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے مُنہ موڑ کر مکّہ واپس چلا جائے گا۔ وہ اسے مکّہ میں تلاش کریں گے اور اسے پا لیں گے۔ وہ اس سے پوچھیں گے کہ

تو فلاں بن فلاں اور تیری ماں فلاں بنت فلاں ہے؟ اور تجھ میں یہ یہ علامتیں ہیں۔ تو ایک مرتبہ ہم سے بچ نکلا۔ ہاتھ پھیلاؤ ہم تمہاری بیعت کریں۔ وہ کہے گا میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں، میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں۔ یہاں تک کہ وہ پھر بچ نکلے گا۔ وہ اسے مدینہ میں) تلاش کریں گے اور وہ ان سے اعراض کر کے مکّہ لوٹ جائے گا۔ وہ اسے مکّہ میں رکنِ یمانی (حجرِ اسود) کے قریب جالیں گے اور کہیں گے: ہمارا گناہ تم پر ہوگا اور ہمارا خون تیری گردن پر اگر تم بیعت کے لئے ہاتھ نہ پھیلاؤ گے۔ سفیانی کا لشکر ہماری تلاش میں نکل پڑا ہے۔ تب وہ رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر اپنا ہاتھ بڑھائے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت ہوگی اور اللہ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا۔ وہ ایسی قوم کو لے کر روانہ ہوگا جو دن کو شیر معلوم ہوتے ہیں اور رات کو گوشہ نشین زاہد"۔ (۱)

ایک اور روایت میں ہے "اہلِ بدر جتنے لوگ (۳۱۰ سے کچھ اوپر) اس کی بیعت کریں گے"۔ غالباً یہ روایت مذکورہ روایت سے بڑھ کر صحیح ہے جس میں ہے کہ ہر آدمی کے ہاتھ پر ۳۱۰ سے کچھ زیادہ بیعت کریں گے۔ کیونکہ اس کا سلسلۂ روایت وسیع ہے (اسے نعیم، حاکم اور طبرانی نے الاوسط میں ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے) مہدی کی بیعت کرنے والے سات علماء کے علاوہ بہت سے جاننے والے اور انتظار کرنے والے بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور سب کی تعداد ملا کر اہلِ بدر جتنی (۳۱۰ سے کچھ زیادہ) ہو جائے گی"۔

ایک اور روایت میں ہے "......وہ اس کے پاس آئیں گے جبکہ وہ کعبہ کے ساتھ اپنا مُنہ لگائے رو رہا ہوگا"۔ حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں: "گویا کہ میں اس کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں"۔ ایک اور روایت میں ہے: "اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہوں گے"۔

وہ مسلمانوں کے حالات پر رو رہا ہوگا اور خاص طور پر ان فتنوں کے باعث جن میں وہ الجھے ہوں گے، اور جمرہ عقبہ پر بہنے والے خون کی تصویر بھی اس کے ذہن پر ثبت

(۱) کتاب الفتن، باب اجتماع الناس بمكة وبيعتهم للمهدى (ص ۲۱٤)

ہو گی' اس کے تصورات کے در پے ہو گی اور اس کی نیندیں حرام کر رہی ہو گی۔ وہ حیران ہو گا کہ کیا کرے۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہو گا۔ اس نے اپنی آنکھوں کو آنسوؤں کے حوالے کر دیا ہو گا اور وہ ٹپ ٹپ گر رہے ہوں گے۔ اس کے سینہ میں رنج والم کا ایک طوفان اٹھا ہو گا اس لئے اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہوں گے۔ لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ سے لگا ہو گا اور پُر امید ہو گا کہ بلا ٹلنے والی ہے۔ اسی لئے تو وہ کعبہ کے ساتھ جما ہوا تھا اور اس کے پردوں کی جھالروں کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور بِلک بِلک کر رو رہا تھا' گویا کہ وہ اپنی سسکیوں کے ساتھ یہ شعر پڑھ رہا تھا:

''اے باری تعالیٰ! تیرے گھر کے پردے تیری سلامتی کے حصول کا ذریعہ ہیں
اور میں پناہ مانگتے ہوئے ان کے ساتھ چپک گیا ہوں''۔

لیکن شروع شروع میں مہدی نے ان علماء کی درخواست کو قبول کیوں نہ کیا جو اس سے قبولِ بیعت کا مطالبہ کر رہے تھے' بلکہ وہ گوشۂ تنہائی اور سکونِ دل کو ترجیح دیتے ہوئے ان سے جان چھڑا کر بھاگ گیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کام بہت اہم اور پُر خطر تھا' انسان اس کی ذمہ داری کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تھا' خاص طور پر وہ رہنمائی جس سے اللہ نے اسے ایک رات نوازا' اسے ابھی تک نہیں ملی تھی۔ اسی لئے اس نے بہانے بنائے اور بار بار فرار کو ترجیح دی' بلکہ ان سے فرار ہونے کے لئے ان کو مجبوراً دھوکہ دیتا رہا۔ اللہ نے اس کی یہ خامیاں معاف فرما دیں۔ اس کو ہدایت دی اور ایک رات اس کی اصلاح کر کے ان تمام اوقات کی تلافی کر دی جن میں وہ غچہ دے کر نکل جاتا تھا۔ اللہ نے اس کے دل کو مضبوط کیا اور اپنا نور اُس میں ڈالا' اس کا دل نور سے لبریز ہو کر چھلکنے لگا یہاں تک کہ اس فیض کی اس کے چہرے پر بارش ہونے لگی اور وہ یوں دمکنے لگا جیسے چمکدار ستارہ جس کے مدار سے کوئی انسان نکل نہیں سکتا۔ شدہ شدہ وہ ستارہ سورج بن جائے گا جس کی طرف سب اجرامِ فلکی کھنچے چلے آئیں گے اور اچھوتے اور انتہائی پختہ نظام کے تحت اس کے مدار میں گردش کرنے لگیں گے۔

مہدی کا خطبہ

نعیم ہی نے روایت کی ہے کہ مہدی کا ظہور عشاء کے وقت مکّہ میں کعبہ کے پڑوس میں ہوگا۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ اونچی آواز سے اعلان کرے گا اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد کہے گا:

''اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں' تم نے اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ اس نے انبیاء کو بھیج کر اور کتاب کو نازل کر کے حجت قائم کر دی ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ کسی شے کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر مداومت کرو۔ جس چیز کو قرآن نے زندگی بخشی ہے اسے زندہ کرو اور جس چیز کو قرآن نے ختم کیا ہے اسے ختم کر دو۔ ہدایت کے معاون اور تقویٰ کے مددگار بن جاؤ' کیونکہ دنیا کی ہلاکت اور زوال کا وقت آ گیا ہے اور اس نے الوداع کا اعلان کر دیا ہے۔ میں تمہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی کتاب پر عمل کرنے' باطل کا خاتمہ کرنے اور سنت کو زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں''۔

اس وقت تین سو دس (۳۱۰) سے کچھ زیادہ لوگ اس کی بیعت کریں گے۔ یہ ان سات علماء کے علاوہ ہوں گے جو پہلے بیعت کر چکے ہوں گے۔ اور جب عراق کا سفیانی وہ لشکر بھیجے گا جو زمین میں دھنس جائے گا' اس کے پاس عراق کے مَردوں کی ٹولیاں' شام کے ابدال (صالحین) اور مصر کے شرفاء بیعت کرنے کے لئے آئیں گے' کیونکہ وہ اس کے ظہور کی صداقت کی یقینی علامت دیکھ چکے ہوں گے۔ روایات کے مطابق اس کے لئے کم از کم ۱۲ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار لوگ جمع ہوں گے۔ وہ ان کو لے کر نکلے گا۔ اس کے آگے آگے اس کی دہشت پھیلتی جائے گی۔ جس دشمن سے اس کی مڈبھیڑ ہوگی اللہ کے حکم سے وہ اسے شکست دے گا۔ ان کا موٹو ہوگا ''اَمِتْ اَمِتْ'' (تو مار ڈال' تو مار ڈال)۔

۱۴۰۰ھ میں حرم کا حادثہ اور مہدی کا ظہور

عجیب بات ہے کہ ۱۴۰۰ھ (مطابق ۱۹۸۱ء) میں حرم میں گھسنے کے حادثہ کا ذکر

نبی ﷺ کی حدیثوں میں آیا ہے اور اس بات کا ذکر بھی ہے کہ اس حادثہ کا حقیقی مہدی کے ظہور کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

۱۴۰۰ھ کو محرم کے آغاز میں ہتھیار بند لوگوں کی ایک جماعت محمد بن عبداللہ قحطانی نامی آدمی کی قیادت میں حرمِ مکی میں گھس گئی جبکہ لوگ نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے دروازے بند کر دیئے۔ جونہی امام نے نماز ختم کی تو ایک پکارنے والا پکارنے لگا: ''اللہ اکبر' مہدی کا ظہور ہو چکا ہے''۔ پھر وہ مسجد میں لاؤڈ سپیکر سے اعلان کرنے لگے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ یہی وہ مہدی ہے جس کی شان میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ وہ اپنے تئیں سمجھ رہے تھے کہ اس تواتر سے رؤیائے صالحہ دیکھی گئی ہیں کہ ان کا ظن یقین میں بدل گیا ہے۔ پھر انہوں نے رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے حرم شریف کے اندر گولیوں کا تبادلہ ہونے لگا اور ہوائی جہازوں کی گونج سے کان پھٹنے لگے اور ان میناروں پر گولہ باری ہونے لگی جن میں ان مسلح لوگوں نے پناہ لے رکھی تھی۔ کئی روز تک یہ گولہ باری اور شدید معرکے جاری رہے جس سے بلد امین (امن والا شہر) لرز اٹھا یہاں تک کہ تنظیم کا لیڈر قتل ہو گیا اور اس کی جماعت نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس مزاحیہ ڈرامے کے بعد جو دین کے نام پر کھیلا گیا' فتنہ فرو ہو گیا۔ ان سرکشوں سے خطرناک قسم کی شرعی غلطی سرزد ہوئی جو اس دین اور سیّد المرسلین کی سنت سے ان کی ناواقفیت ظاہر کرتی ہے۔

ان بہت سی غلطیوں میں سے جو اُن سے سرزد ہوئیں' ایک یہ ہے کہ انہوں نے اس امن والے حرم میں ہتھیار اٹھائے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جو کوئی اس کی حدود میں داخل ہوا وہ امن و حفاظت میں آ گیا''۔ (آل عمران: ۹۷) چنانچہ پرامن لوگوں کو کسی طریقے سے ڈرانا یا خوف زدہ کرنا سب سے بُرا اور بڑا گناہ ہے۔ پھر حقیقی مہدی کا ظہور اور اس کی بیعت اس لئے ہو گی کہ وہ پہلے سے موجود فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کرے نہ کہ اس لئے کہ وہ سوئے ہوئے فتنے کو پھر سے جگا دے۔ آثار صاف صاف بتاتے ہیں کہ جس سال مہدی کا ظہور ہو گا لوگ بغیر امام کے مل جل کر حج کریں

گے اور ایک دوسرے سے تعارف کریں گے (حاکم نے مستدرک میں اور نعیم بن حمّاد نے اسے روایت کیا ہے)

وہ بغیر امام کے اکٹھے حج کریں گے اور عرفات میں وقوف کریں گے' کیونکہ امام جو وقت کا خلیفہ (سعودی عرب کا بادشاہ) ہوگا مر چکا ہوگا۔ لوگوں پر کوئی حاکم نہ ہوگا تو شیطان ان کو کتوں کی طرح پکڑ لے گا اور اُن کو جنگ و جدال اور کھینچا تانی پر اُکسائے گا' واقعی خون بہہ نکلیں گے۔ پھر مہدی کے ہاتھ پر وہ علماء بیعت کریں گے جو جانتے ہوں گے کہ مہدی کا ظہور اور بطورِ خلیفہ اس کے بارے میں اعلان شرعاً جائز ہے' کیونکہ اس وقت لوگوں کا کوئی امام نہ ہوگا اور وہ حکومت کے لئے جنگ و جدال کے باعث انارکی کی حالت میں ہوں گے۔ اگر لوگوں کا امام (حاکم یا بادشاہ) موجود ہو تو اس کے خلاف خروج (بغاوت) اور کسی دوسرے کی بیعت اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ مسلمان رہے اور نماز پڑھتا رہے' خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو اس کے خلاف خروج ناجائز ہے۔

علاوہ ازیں حقیقی مہدی کا ظہور رمضان' شوال' ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے فتنوں کے بعد محرم میں ہوگا۔ اور یہ واقعات حرم میں قحطانی کے ظہور سے پہلے رونما نہیں ہوئے۔ یہ پتہ چلنے کے بعد کہ قحطانی جس نے بیت اللہ کی پناہ لی اور وہاں دھرنا دے کر بیٹھ گیا' کا معاملہ کیا تھا' ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کی حدیث میں موجود ہے۔ ہم بارِ دگر کہتے ہیں کہ جس چیز نے ان کو اس مشکل میں پھنسایا وہ ان کی آیاتِ قرآنی کے علاوہ آثارِ نبوی سے عدم واقفیت تھی۔ میں بیان کروں گا کہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا تو ایک طرف رہا انہوں نے حرم کی پناہ میں آنے والوں کو نہ صرف خوفزدہ کیا بلکہ ان کو خطرے کی زد میں لے آئے۔ نعیم بن حمّاد نے اپنی عظیم کتاب الفتن' باب الخسف بجیش السفیانی (سفیانی کے لشکر کا زمین میں دھنس جانا' ص۲۰۲) میں مجاہد سے تبیع سے روایت کی ہے ''ایک پناہ لینے والا مکّہ میں پناہ لے گا' پھر اسے قتل کر دیا جائے گا' پھر لوگ کچھ دیر انتظار کریں گے' پھر دوسرا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ اگر تم

اس کا زمانہ پاؤ تو اس سے مت لڑنا' اس کا مخالف لشکر زمین میں دھنس جائے گا''۔

یہ نادر اثر واضح کرتا ہے کہ وہ آدمی جس نے بیت اللہ کا دامن تھاما اور وہاں دھرنا دے کر بیٹھ گیا اور لوگوں میں اس کے بارے میں اختلاف پیدا ہوا' قتل کر دیا جائے گا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد حقیقی مہدی کا ظہور ہوگا۔ وہ بھی بیت اللہ کی پناہ لے گا' مگر وہ معصوم اور مدد یافتہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر کو جو اسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے گا' زمین میں دھنسا دے گا۔

اور لفظ برھة من الدّھر (زمانہ کا ایک حصہ) طویل سالوں کی تعبیر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جہاں تک لفظ ''ھنیّۃ'' یا ''ھنیئة'' کا تعلق ہے ڈکشنریوں میں اس کا مطلب ''تھوڑا عرصہ'' بیان ہوا ہے۔

پہلے پناہ طلب کرنے والے قحطانی کے قتل اور دوسرے معصوم پناہ طلب کرنے والے مہدی کے ظہور کے درمیان کتنا عرصہ ہوگا؟ اب تک ۲۲ ہجری سالوں (تقریباً ۲۱ عیسوی سالوں) سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اور حی و قیوم کی قسم! میں مذکورہ عرصہ کو اِن سالوں سے زیادہ نہیں تصور کرتا۔ یہ مدت ختم ہونے والی ہے۔

یہ ہے آخری بیان (انتباہ) اس بیان میں مَیں نے ان باتوں کا ذکر کیا ہے جن کا میں ''اُمتِ مسلمہ کی عمر'' میں ذکر نہ کر سکا۔ اللہ کے حکم سے اتنا ہی کافی ہے۔ اگر میں اس بیان کو ان باتوں کے ساتھ ملا دوں جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں تو آپ کو اس اہم موضوع کے سلسلہ میں دوسرے مآخذ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ حمد و شکر کا سزاوار ہے وہ اللہ جو زبردست اور خوب جاننے والا ہے۔

ساتواں بیان
آخری زمانے کے واقعات کی ترتیب کے بارے میں

عام لوگوں کی آخری زمانے کے واقعات کی ترتیب کے بارے میں قطعی عدم واقفیت کا ذکر ہی کیا' بہت سے اہلِ علم بھی اس بارے میں غلطی کا شکار ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض تو یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے لڑائی جس میں یہودی پتھروں اور درختوں کے پیچھے چھپتے پھریں گے' ظہورِ مہدی سے پہلے ہوگی اور بعض کا عقیدہ ہے کہ قیامت کی بڑی علامتوں میں سے پہلی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہے نہ کہ مسیح الدجال کا خروج۔ اور مَیں نے بعض بڑے داعیوں کو انٹرویو کے دوران یہ اعلان کرتے سنا ہے کہ قسطنطیہ کی فتح ایک نوجوان محمد الفاتح کے ہاتھوں مکمل ہو چکی ہے اور یہ کبھی بھی دوبارہ فتح نہیں ہوگا اور ایک داعی کا تو یہ کہنا ہے کہ روم (اٹلی کے دار الحکومت) کی فتح ثقافتی ہوگی نہ کہ عسکری۔ کوئی ظہورِ مہدی کا منکر ہے اور کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ دجّال کا خروج ہو چکا ہے اور اس سے مراد ٹیلی ویژن ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ برمودۃ (Bermuda Grass) میں ہے اور اڑن طشتریاں اڑاتا ہے اور حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ ایسے بہت سے اقوال ہیں جن میں لوگ الجھے ہوئے ہیں اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں باوجودیکہ یہ لوگ سب کے سب اہلِ علم و فضل ہیں لیکن صرف نیک نیتی ہی کافی نہیں ہوتی۔

ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس بیان میں ہم آخری زمانہ کے واقعات کو ثابت کریں گے اور ایک مختصر بیان کے چند اوراق میں واضح طور پر ان واقعات کو زمانی ترتیب سے بیان کریں گے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے لئے مفید بنا دے کیونکہ فتنے یکے بعد دیگرے بپا ہو رہے ہیں اور واقعات تیزی سے رونما ہو رہے ہیں۔ مصیبتوں کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا رہا ہے سینوں میں دکھوں کی گھٹن محسوس ہو رہی ہے۔ اگر اللہ نے کسی مصیبت

زدہ کو اس بیان کی وجہ سے روشنی دکھا دی اور اس کے لئے نجات کی راہ کھول دی تو وہ نیک دعاؤں اور تمناؤں میں بخل نہیں کرے گا اور اس کی دعا ہمیں لگ جائے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ پیشِ خدمت ہیں دنیا کی عمر کے آخری حصہ کے واقعات جو ٹھیک زمانی ترتیب کے ساتھ مرتب ہیں۔ جہاں ضروری ہوا ہم ان واقعات پر ہلکی پھلکی حاشیہ آرائی کریں گے' جو ہم کہنا چاہتے ہیں اس میں اللہ ہماری مدد کرے۔

پہلا واقعہ: عراق کی کویت پر چڑھائی اور اس کے اسباب

یہ واقعہ ۱۹۹۰ء میں ہوا کیونکہ عراق کا صدام کویت کے جابر کے پٹرول کے لئے للچایا۔ یہ دوسرا روم (عیسائی اور صلیبی مغرب) کی طرف فرار ہو گیا اور ان کو مسلمانوں پر چڑھا دیا (خوشحالی کا فتنہ)۔ انہوں نے عراق پر ضرب لگائی اور تیسری عالمگیر جنگ (پہلا خونریز معرکہ) کے پہلے راؤنڈ میں سرزمین عرب کو مرکز بنا لیا۔

دوسرا واقعہ: عراق کا محاصرہ

یہ اقتصادی اور سیاسی محاصرہ ہے جس میں بہت سے عراقیوں کو پس زنداں بھیج دیا گیا۔ عراق کے حملہ سے لے کر آج تک یہ محاصرہ جاری ہے اور اُفق پر اس کے اٹھائے جانے کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ یہ عجمیوں کا محاصرہ ہے۔ عربوں کے سوا سب لوگ عجمی ہیں۔ درحقیقت اس میں تمام عجمی حکومتیں شریک ہوں گی۔

تیسرا واقعہ: شام کا محاصرہ

درحقیقت فلسطین کا محاصرہ مسجد اقصیٰ کی تحریک کے ساتھ ستمبر ۲۰۰۰ء میں شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔ شام میں فلسطین' سیریا' اردن اور لبنان کا علاقہ ہے۔ آیا رومیوں کا محاصرہ پھیل کر سیریا اور لبنان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا؟ ایسا ہو سکتا ہے اور خاص طور پر امریکہ اس کے لئے راہ ہموار کر رہا ہے۔ ان ممالک میں جو دہشت گردی کی پشت پناہی کرتے ہیں اس نے ان دونوں ملکوں کو سرفہرست رکھا ہوا ہے۔ یہ

محاصرہ اہلِ روم کا محاصرہ ہے' کیونکہ اسے سرانجام دینے والا امریکہ ہے اور اس کا فوجی اڈا اسرائیل ہے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق رومیوں کی جانب سے محاصرہ ہے۔ آپ کی اطلاع کے لئے یہ محاصرہ اور فلسطین کی تحریک بیداری جاری رہے گی اور مسلمانوں کی یہ جماعت بیت المقدس اور اس کے اڑوس پڑوس دروازوں پر لڑتی رہے گی یہاں تک کہ مہدی کا ظہور ہو جائے۔

الهنيّة او الهنيئة (تھوڑی دیر):

صحیح مسلم کی کتاب الفتن میں وہ صحیح حدیث مذکور ہے جس کا ذکر میں اس کتاب کے پہلے حصے میں بیان کر چکا ہوں۔ صادق و مصدوق حبیبِ خدا محمد ﷺ نے عراق کے محاصرہ کے بعد شام کے محاصرہ کی خبر دی جس کے بعد تھوڑا سا سکون ہوگا اور پھر مہدی کا ظہور ہوگا۔ الهنيّة و الهنيئة کا اطلاق زمانے کے تھوڑے سے عرصہ پر ہوتا ہے جبکہ البرهة کا اطلاق لمبے عرصے پر ہوتا ہے۔ الهنيّة سالوں کی اکائی تک بڑھ سکتا ہے' جبکہ البرهة کا عرصہ سالوں کی اکائی تک یا دہائی تک بڑھ سکتا ہے۔

ہم اب اسی الھـــــــنيّة (تھوڑے عرصہ) میں جی رہے ہیں۔ یہ عرصہ شام (فلسطین) کے محاصرے سے شروع ہو کر ظہورِ مہدی پر ختم ہو جائے گا۔

چوتھا واقعہ: سیاہ جھنڈے والوں (طالبان) کا ظہور

طالبان کی تحریک سیاہ جھنڈوں یعنی سیاہ پگڑیوں' سفید قمیصوں اور ایسے لباس کے ساتھ شروع ہوئی جس کی ہیئت لوگوں کو حیرت زدہ کر دیتی ہے۔ یہ ۱۹۹۶ء عیسوی میں شروع ہوئی اور اسے سنت اور آثار میں چھوٹے سیاہ جھنڈوں کا نام دیا گیا ہے۔ یہ جھنڈے ان بڑے سیاہ جھنڈوں سے الگ ہیں جو بنو عباس (شیعہ ایران) کے تھے اور وہ افغانستان میں طالبان کے سیاہ جھنڈوں سے ایک عرصہ پہلے نکل چکے ہیں۔ آثارِ نبوی میں یہی جھنڈے مراد ہیں۔ ان میں سے بعض آثار میں اس عرصہ کی نشاندہی کی گئی ہے جو سیاہ جھنڈے والوں کے خروج اور مہدی کے ظہور کے درمیان ہوگا۔ یہ ۷۲ ماہ کا عرصہ ہے جو تقریباً چھ برس بنتا ہے۔ اگر یہ آثار صحیح ہیں تو صرف چند مہینوں کا عرصہ باقی

رہ گیا ہے۔ اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ سیاہ جھنڈے والے سب سے پہلے مہدی کے مددگار ہوں گے اور اس کی حکومت کی راہ ہموار کریں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ''مشرق سے لوگ نکلیں گے اور وہ مہدی کے اقتدار کی راہ ہموار کریں گے'' (ابن ماجہ' الطبرانی وغیرہما)

''خراسان (افغانستان) سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں پہنچ جائیں گے'' (احمد' ترمذی اور نعیم بن حمّاد نے ابو ہریرہؓ سے اسے روایت کیا ہے۔ ابن کثیر کا قول ہے کہ یہ سیاہ جھنڈے مہدی کے ہمراہ آئیں گے)

''جب تم دیکھو کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے آ رہے ہیں تو ان کی طرف آنا' خواہ تمہیں برف پر سے چوتڑوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ ان جھنڈوں کے ساتھ خلیفہ مہدی ہوں گے'' (احمد' نعیم بن حمّاد نے حاکم اور ابونعیم نے ثوبان سے روایت کی ہے' اسے حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔ اور مصطفیٰ العدوی نے الصحیح المسند من احادیث الفتن والملاحم میں اسے صحیح قرار دیا ہے)۔

پانچواں واقعہ: افغانستان (کالے جھنڈے والوں) پر حملہ کے لئے مغربی جھنڈوں کی آمد:

یہ واقعہ ابھی حال ہی میں (۲۰۰۱ء اوائل اکتوبر میں) ہوا ہے۔ آثار کے مطابق مغربی (امریکی' برطانوی اور یورپی اتحاد) جھنڈوں کی آمد کا سبب کالے جھنڈے والوں کے باہمی اختلافات ہیں۔ چنانچہ مغربی جھنڈے ان پر حملہ کرنے آئیں گے' لیکن جس مقصد کا کھلے بندوں اظہار نہیں کیا گیا وہ مقصد مشرقی کمیونسٹ اور شیعی ممالک سے شروع ہو کر مشرقِ وسطیٰ کے اسلامی ممالک تک سارے علاقہ پر قبضہ جمانا ہے۔

مغربی جھنڈوں کا قائد اتحادی فوج کا لنگڑا کینیڈین کمانڈر ان چیف رچرڈ مائرس (Richard Myres) ہوگا۔ یہ بھی ظہورِ مہدی کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ یہ آخری واقعہ ہے جو آج تک رونما ہوا ہے اور اس کے بعد میں آنے والے متوقع واقعات کی ترتیب زمنی یوں ہے:

چھٹا واقعہ: تیسری عالمگیر جنگ ہرمجدون (Armageddon)

یہ دوسرا راؤنڈ ہوگا جس کے لئے اب مشرق و مغرب حرکت کر رہا ہے۔ چنانچہ فوجوں کو جمع کیا جا رہا ہے اور لشکروں کو بڑے بڑے جھنڈوں تلے ہانکا جا رہا ہے۔ رومی مغرب تو اب بالکل تیار ہے۔ رہا کمیونسٹ مشرق اور گمراہ شیعہ وہ چھوٹی سے چھوٹی چنگاری کے باعث حرکت کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ عنقریب مسلمان رومی مغرب سے مصالحت کی طرف مائل ہوں گے اور ان کو مشرق کے دونوں حصّوں (کمیونسٹ اور شیعہ) کے خلاف اتحاد میں شمولیت پر مجبور کیا جائے گا' ماسوائے عراق کے جس کی دوستی اور اتحاد کا رخ مشرق کی طرف ہوگا۔ عنقریب تباہ کن ایٹمی جنگ ہوگی جو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گی اور مغربی رومی اور اسلامی کیمپ کو فتح ہوگی۔

ساتواں واقعہ: دریائے فرات کا سونے کے پہاڑ سے پیچھے ہٹنا

ہوسکتا ہے کہ ایسا ہرمجدون کے ضمن میں عراق پر ایٹمی حملے کی وجہ سے ہو۔ اس کا امکان بہت زیادہ ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ پانی کی جنگ کے باعث ہو جو لشکروں کے درمیان لڑی جائے گی' جیسا کہ نعیم بن حمّاد نے کتاب الفتن میں اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ کشت و خون کے ایام میں رومی ہر پانی کے ساحل پر فوجی پڑاؤ ڈال دیں گے۔ (باب ما بقی من الاعماق' ص ۳۰۲)

ہوسکتا ہے کہ دریا کی پسپائی سیکولر ترکی کی مجرمانہ انتقامی کارروائی کا نتیجہ ہو جو خلافت اسلامیہ کا مرکز ہونے کے بعد تدریجاً کفر اور لادینیت کی دلدل میں پھنس گیا ہے۔ سبحان اللہ اب ترکی میں بیسیوں بند ہیں اور آخری بند کا نام ''ابلیسو کا بند'' ہے جو دریائے فرات کا پانی عراق سے بالکل روک سکتا ہے۔ چنانچہ دریا سونے کے پہاڑ سے پیچھے ہٹ جائے گا۔ یہ احتمال بھی زوردار ہے اور توقع میں پہلے احتمالات سے کم نہیں۔

اس سونے کے قریب مت جانا: ہمارے محبوب محمد ﷺ ہمیں اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ ہم سونے کے اس پہاڑ سے دُور ہی رہیں' کیونکہ اس کے قریب سخت جنگ ہوگی اور گھمسان کا رن پڑے گا۔ سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے اور جو اُس

وقت موجود ہو وہ اس سے پرے ہٹ جائے اور اس میں سے کوئی چیز نہ لے۔ وہ اصلی سونا ہوگا۔ وہ کالا سونا یعنی پٹرول نہیں ہوگا' جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے' اس کا معمولی سا سبب یہ ہے کہ پٹرول تو دنیا کی بہت سی ریاستوں میں زمین کی گہرائی میں موجود ہے۔ وہ کسی دریا کے پیچھے ہٹنے سے ننگا نہیں ہو جاتا۔ سونے کا پہاڑ تو صرف دریائے فرات کا امتیاز ہے۔

آٹھواں واقعہ: سعودی عرب کے خلیفہ کی موت

جو بھی ملک اور حکومت میں دوسرے کا جانشین ہوتا ہے خلیفہ کہلاتا ہے۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ وہ ''ملک فہد'' ہی ہو۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کی عمر لمبی ہوگی اور اگر اس نے نہ چاہا تو ایسا نہیں ہوگا' کیونکہ یہ اللہ کا حکم ہوگا جسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ میرا خیال ہے کہ میں اس (بحث) سے فارغ ہو چکا ہوں۔

ملک کے لئے لڑائی ہوگی اور آلِ سعود کے تین آدمیوں کا آپس میں قیادت پر اختلاف ہوگا۔ استاد محمد حسنین ہیکل نے ایک الگ فصل باندھی ہے جس کا عنوان ہے: ''نظرة على الأوضاع فى السعودية'' ۔(سعودی عرب کے حالات پر ایک نظر) یہ فصل اس کی بیش بہا کتاب ''المقالات اليابانية'' (جاپانی مقالات) کا حصّہ ہے۔ اس میں اس نے ملک فہد کے اُن سگے بھائیوں (سدیری بھائی۔ ان کی ماں قبیلۂ سدیر سے تعلق رکھتی تھی) کی طرف اشارہ کیا ہے جو حکومت کی آب میں ہیں اور اس پر نظریں جمائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ ہیں: امیر سلطان کمانڈر اِن چیف اور وزیر دفاع' امیر سلمان اور سوتیلا بھائی ولی عہد عبداللہ جو بدو ماں کا بیٹا ہے اور حرس الوطنی کا چیف ہے۔

وہاں کے سیاسی حالات کا جائزہ لینے کے بعد وہ کہتا ہے: یہ سب باتیں اس کی شاہد ہیں کہ وہاں حالات پریشان کن ہیں۔ اور اگر ہم ان میں اس فضا کا بھی اضافہ کر دیں جو سعودی عرب کے اردگرد خلیج کی پوری پٹی پر چھائی ہوئی ہے' تو پتہ چلتا ہے کہ خطرہ خاص اہمیت کے حامل کسی ایک ملک کو نہیں بلکہ پورا علاقہ اس کی لپیٹ میں ہے اور اس انتظار میں ہے کہ خطرہ کب زائل ہوگا۔ چنانچہ مسلمانوں اور پوری دنیا کے لئے یہ حیات

بخش ملک انتہائی حساس سطح پر پُر اضطراب دن گزار رہا ہے۔ (ص ۱۶۲)

ساتویں اور آٹھویں واقعہ کی ترتیب کے بارے میں مَیں یقینی بات نہیں کہہ سکتا' ان میں تقدیم وتاخیر کا امکان ہے۔ میں قطعی بات نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی میرے مآخذ اس سلسلہ میں میری معاونت کر رہے ہیں' مگر جو ترتیب مَیں نے بیان کی ہے اس پر مجھے اطمینان سا ہے۔

نواں واقعہ: رمضانی نشانیاں

موجودہ وقت میں جبکہ لوگ گھبراہٹ اور بے چینی کی حالت میں ہیں' خلیفہ کی موت کے بعد اختلاف پنپ رہا ہے اور فتنوں کی آگ بھڑک رہی ہے۔ ناگہانی طور پر رمضان میں عجیب وغریب علامتیں ظاہر ہوں گی۔ ہم ان کا تذکرہ بغیر ترتیب کے کریں گے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوگئی اس کے بعد اوپر تلے دوسری' تیسری اور چوتھی نشانی تیزی سے ظاہر ہوتی جائے گی' اس طرح کہ جوں ہی رمضان ختم ہوگا لوگ بڑے بڑے واقعات کی توقع کر رہے ہوں گے۔ اس وقت حالت بھی یہی ہے۔ ان کی متوقع ترتیب درج ذیل ہے:

☆ رمضان کے آغاز میں چاند گہنا جائے گا پھر!

☆ دم دار ستارہ ظاہر ہوگا' وہ زمین سے قریب ہوگا' اس کی روشنی سے آسمان یوں دمک اٹھے گا گویا کہ اس میں روشنی کا ستون (پول) رکھا ہوا ہے۔ (کہا جاتا ہے کہ اس دم دار ستارے کے زمین سے قریب ہونے کی وجہ سے کئی طبعی حادثات ہوں گے۔ سمندری مد اور طوفانوں کی وجہ سے زمین کے بعض ٹکڑے پانی میں ڈوب جائیں گے۔ امریکہ میں نیویارک اور فلوریڈا بھی ان ٹکڑوں میں شامل ہیں۔ یہ بات کس قدر درست ہے اللہ بہتر جانتا ہے۔ عجائب کے اس زمانہ میں یہ ناممکن نہیں پھر!)

☆ پھر ایک دھماکہ بھیانک آواز کے ساتھ سنا جائے گا۔ سب لوگ اسے سن پائیں گے جس کی وجہ سے بہت بڑی بلا آسمان سے نازل ہو کر لوگوں کو نشانہ بنائے گی۔ یہ واقعہ ۱۵ رمضان جمعہ کی رات کو ہوگا۔

☆ ۱۵ رمضان کو سورج گہنا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ دونوں آخری واقعات ایک ہی دن ہوں گے' یا ان میں سے ایک یعنی دھماکہ اور بھیانک آواز رات کو ہوگی اور سورج گرہن قطعی طور پر دن کے وقت ہوگا' لیکن پہلا واقعہ کون سا ہوگا' اس کا مجھے یقینی علم نہیں۔

دسواں واقعہ: شور شرابے' فتنہ وفساد' اضطرابات اور فتنوں کا شوال' ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں وقوع

جب رمضان میں عجیب وغریب آسمانی علامتیں ظاہر ہوں تو پھر فتنوں کا مت پوچھ۔ ان کے دروازے کھل جائیں گے۔ بر و بحر میں افراتفری پھیل جائے گی۔ اُمت مسلمہ پر فتنے اس طرح ٹوٹ پڑیں گے کہ کوئی بھی ان کے تھپیڑوں سے بچ نہ سکے گا۔ شوال میں شور وشغب ہوگا۔ یہ جنگوں کا اور قبائل کا لڑائی کے لئے ایک دوسرے کی طرف بڑھنے کا شور ہوگا (ملک ایک دوسرے کے درپے ہو جائیں گے) پھر ذی قعدہ میں قبائل کی باہمی کشمکش شروع ہوگی۔ بعض مسلمان ملکوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے اور ان کے درمیان مسلح تصادم شروع ہو جائے گا۔ پھر اس سال لوگ بغیر امام کے حج ادا کریں گے اور ذی الحجہ کے موسم حج میں ایک دوسرے سے الجھ پڑیں گے اور جنگ وجدال کریں گے اور جمرہ عقبہ پر پاکیزہ خون بہہ نکلے گا۔

گیارھواں واقعہ: محرم کے مہینے میں مہدی کا ظہور

اس کا ظہور مکّہ میں مسجد حرام کے قریب ہوگا۔ یہ اس غل غپاڑے اور فتنوں کے فوراً بعد ہوگا جن کا ذکر ابھی ہو چکا ہے۔ اس کے اوصاف کو پہچاننے والا علماء کا ایک گروہ رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کرے گا' تاکہ اس کے ہاتھوں فتنہ ٹھنڈا پڑ جائے اور خون ریزی رک جائے۔

بارھواں واقعہ: دھنسنے والا لشکر اور ظہورِ مہدی کا چرچا

مہدی سے لڑنے کے لئے سفیانی اپنا لشکر شام سے مکّہ کی طرف بھیجے گا۔ آغاز ہی سے اس کی خواہش دفن ہو جائے گی۔ یہ بدقسمت لشکر مدینہ منورہ سے گزر کر مکّے کا رخ کرے گا۔ جب وہ مدینہ کے بیابان کے برابر میں پہنچے گا تو اللہ اس فریب خوردہ لشکر کو

زمین میں دھنسا دے گا۔ کوئی بھی نہ بچ پائے گا سوائے اس شخص کے جو اُس حادثہ کی خبر لوگوں کو دے گا۔ یہاں سے لوگوں میں مہدی کے ظہور کا چرچا ہو گا۔ جو بھی اس کی بیعت اور نصرت کے قابل ہو گا وہ ہر کونے کھدرے سے اس کے پاس آئے گا۔ چنانچہ اس کی حمایت میں ۱۲ یا ۱۵ ہزار آدمی اکٹھے ہو جائیں گے۔ وہ اس کے دفاع میں لڑیں گے (وہ زیادہ تر سیاہ جھنڈوں والے ہوں گے) عراق کی ٹولیاں' شام کے صالحین (ابدال) اور مصر کے شرفاء بھی اس کے پاس پہنچیں گے۔

تیرھواں واقعہ: بنو کلب کا واقعہ

جس لشکر کو سفیانی نے بھیجا اس کے دھنسنے کی علامت سے سفیانی عبرت نہیں پکڑے گا' بلکہ بنی کلب میں اپنے ننھیال سے مدد مانگے گا اور مہدی کی طرف ایک اور لشکر بھیجے گا۔ وہ اسے بری طرح شکست دے گا اور بہت سا مالِ غنیمت حاصل کرے گا۔ اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: ''نامراد ہے وہ جو بنو کلب کی مالِ غنیمت کے وقت موجود نہ ہو''۔

چودھواں واقعہ: مہدی جزیرۂ عرب کو فتح کر لے گا

مہدی سعودی عرب' یمن' متحدہ عرب امارات' کویت' قطر اور عمان کے طول و عرض میں اقتدار کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور حکومت کی ذمہ داریاں سنبھال لے گا۔

پندرھواں واقعہ: فارس (ایران) کی فتح

شیعہ اہل سنت سے بغض رکھتے ہیں' بلکہ ان کو کافر گردانتے ہیں۔ چنانچہ وہ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ان کو شکست دی جائے۔ مہدی اُن پر چڑھائی کرے گا اور ایران کو فتح کر لے گا۔

سولھواں واقعہ: یہودیوں کی شکست' بیت المقدس کی فتح اور مقبوضہ مسجد اقصیٰ کی آزادی

یہ بنو اسرائیل کی حکومت کا خاتمہ ہے نہ کہ یہودیوں کا خاتمہ۔ ان میں سے کچھ

بچے کھچے لوگ اور گروہ اپنے مخلص حکمران دجّال کا انتظار کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ستر ہزار اس کے پیچھے ہولیں گے۔ ابھی ان کی بیخ کنی کا وقت نہ ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ میرے بھائی دین کے داعی اس بات سے آگاہ رہیں کہ مہدی کے ہاتھوں بنو اسرائیل کی حکومت کا خاتمہ اور باقی ماندہ یہودیوں کا قتل صرف عیسٰیؑ کے نزول اور ان کے ہاتھوں دجّال کے قتل کے بعد ہی ہوگا۔

سترھواں واقعہ: ملحمہ کُبریٰ

رومی اپنے اَسّی جھنڈوں سمیت آئیں گے اور ان کے لشکر کے ارکان کی تعداد ایک ملین (ہند سے الفاظ کے مطابق نہیں ۹۶۰,۰۰۰) ہوگی۔ ہرمجدون (Armageddon) سے فارغ ہونے اور اپنے اپنے ملکوں کو لوٹنے کے بعد انہوں نے بے وفائی اور عہد شکنی کی نیت باندھ لی ہوگی، اپنے ملک کی طرف واپسی اور ملحمہ کُبریٰ کے لئے ان کی آمد کے درمیان تھوڑا سا عرصہ ہوگا۔ کہا گیا ہے کہ اس کی مدت عورت کے حمل کی طرح نو ماہ ہوگی۔ مہدی اپنے لشکر کے ساتھ ان کو تیار ملے گا۔ اس کا فوجی مرکز غوطہ، دِمشق ہوگا۔

جنگ کی چکی دِمشق کے قریب اعماق اور وابق میں چلے گی، وہ دِمشق جس پر وہ دہشت گردی کا الزام لگاتے رہے ہوں گے اور جسے انہوں نے دہشت گرد ملکوں میں سرفہرست رکھا ہوگا۔ یہی وہ ان کے گمان کردہ دہشت گرد ہوں گے جو اُن کو ایسا سبق سکھائیں گے جسے وہ بھول نہ پائیں۔ اگرچہ دنیا کو باقی عمر میں سبق کو یاد کرنے یا بھلانے کی کوئی فرصت ہی نہ ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ رومیوں کے پاس نہ انتقام لینے کا موقع ہوگا اور نہ اپنا اعتماد بحال کرنے کی فرصت۔ مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان مہدی امین کی قیادت میں رومیوں (امریکہ اور یورپ) کو بدترین شکست سے دوچار کریں گے اور ان سب کو تہہ تیغ کر دیں گے، یہاں تک کہ اونٹوں کی مہاریں خون تک پہنچ جائیں گی یا اس میں بالکل ڈوب جائیں گی۔

چار دن تک گھمسان کی جنگ ہوگی۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے۔ یہ جنگ تلواروں اور گھوڑوں سے لڑی جائے گی۔ فوجی اہمیت والی ہمہ گیر تباہی کا اسلحہ یا تو

تباہ کر دیا جائے گا یا اگر استعمال کے لئے موجود بھی ہوا تو کسی وجہ سے بے کار ہو جائے گا' وگرنہ ایک ہی قطب کے رہنے والے امریکہ' اس کے حواری برطانیہ عظمیٰ اور یورپ کے دوسرے ممالک کو کیا پڑی ہے کہ وہ خشکی کے راستے نقل و حرکت کی تکلیف برداشت کر کے شام (سیریا) میں مسلمانوں سے لڑیں۔ یہ بات ان کے لئے آسان بھی ہے اور وہ اس کے عادی بھی ہیں کہ وہ دُور سے ہیروشیما یا ناگاساکی یا عراق اور افغانستان کی طرح شام پر عام بم یا ایٹم بم برسائیں' مگر یہ خشکی کی جنگ ہو گی اور عام معمولی ہتھیاروں کے ساتھ آمنے سامنے ٹکراؤ ہو گا۔

اٹھارھواں واقعہ: روس' چین اور ہندوستان پر حملہ

وہ خوز اور کرمان کے قبیلوں سے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس فوجی دستے میں مہدی شرکت نہیں کریں گے' کیونکہ جب وہ اس مہم سے فراغت کے بعد لوٹیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہو چکے ہیں۔ مہدی اس دستے کو ملحمہ کُبریٰ کے بعد بھیجے گا۔ ان کو وہاں فتح حاصل کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ جب وہ لوٹیں گے تو ان کے ہمراہ واجپائی اور اس جیسے دوسرے لیڈروں کو زنجیروں میں کھینچ کر لایا جائے گا۔ روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اُن کی خوشی کی تکمیل ہو جائے گی۔

انیسواں واقعہ: فتح قسطنطنیہ (ترکی)

قسطنطنیہ یا آستانہ یا استنبول خلافت کے مرکز ترکی کا دارالحکومت ہے جس پر ستر ہزار بنو اسحاق (اہل کتاب جو آخری زمانے میں حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہوں گے) قسطنطنیہ کو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے فتح کر لیں گے۔ شہر کی فصیل گر جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ (صحیح مسلم) سبحان اللہ یہ فتح خروج دجّال سے فوری پہلے ہو گی' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ یعنی یہ واقعہ ابھی تک نہیں ہوا۔ مجھے امید ہے کہ دین کے نام پر بات کرنے والے ایسے معاملات کے متعلق بات نہ کریں جن کا ان کو علم ہی نہیں۔ عنقریب مسلمان قسطنطنیہ کو اسی طرح دوبارہ

فتح کرلیں گے جیسا کہ انہوں نے پہلی مرتبہ فتح کیا تھا۔

بیسواں واقعہ: مسیح الدجال کا ظہور

جونہی مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے دجّال غصے میں پیچ و تاب کھاتا ہوا نکلے گا' غصہ اس بات کا کہ مسلمان مسلسل حیرت انگیز فتوحات حاصل کرتے چلے جارہے ہیں۔ وہ زمین میں چالیس روز تک شرارتیں کرتا رہے گا۔ ایک دن درازی میں ایک برس کی مانند ہوگا' دوسرا دن مہینے کی مانند ہوگا اور تیسرا دن پورے ہفتے کی مانند ہوگا اور باقی ایام ہمارے دنوں کی مانند ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں ان طویل دنوں کے درمیان میں نمازوں کا صحیح اندازہ لگانا چاہئے' یعنی پہلے روز سال بھر کی نماز' دوسرے روز مہینے بھر کی نماز پڑھیں اور اسی طرح باقی ایام کا اندازہ لگا کر نماز ادا کرتے رہیں۔

اکیسواں واقعہ: عیسیٰؑ کا نزول' دجّال کا قتل اور یاجوج ماجوج کا ظہور

مسیح دجّال کی زندگی کے آخری روز عیسیٰؑ کا نزول ہوگا۔ وہ دجّال کا تعاقب کریں گے۔ وہ اسے فلسطین میں باب لد (لد کا دروازہ) پر جالیں گے اور اپنے نیزے سے قتل کردیں گے۔ اس کے ستر ہزار یہودی پیروکار پتھروں اور درختوں کے پیچھے چھپتے پھریں گے۔ مسلمان ان کو مہدی کی قیادت اور عیسیٰؑ کی نگہداشت میں قتل کردیں گے۔ اس طرح زمین الحمد للہ نجاست اور خباثت سے پاک ہو جائے گی۔ پھر جلد ہی یاجوج اور ماجوج کا خروج ہوگا۔ وہ سب کے سب عیسیٰؑ کی بددعا سے مرجائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے سمندر کا ایک پرندہ آئے گا' وہ مُردوں کو وہاں پھینک دے گا جہاں اللہ کا حکم ہوگا اور زمین ان کی بدبو سے صاف ہوجائے گی۔

بائیسواں واقعہ: رومیہ (اٹلی) کی فتح

اس کے بعد مسلمان اٹلی کے دار الحکومت رومیہ کی فتح کا قصد کریں گے اور ویٹیکان میں داخل ہوجائیں گے۔

تیئیسواں واقعہ: مہدی اور ان کے بعد عیسیٰؑ کی وفات

نزولِ عیسیٰ کے بعد مہدی زیادہ دیر زندہ نہیں رہیں گے۔ زیادہ سے زیادہ برس دو

برس زندہ رہیں گے، پھر وہ وفات پا جائیں گے۔ مسلمان ان کے بعد عیسیٰؑ کی زیرنگہداشت ایک اور آدمی یعنی قحطانی کو خلیفہ بنا لیں گے۔ وہ مہدی کا سا چلن اختیار کرے گا۔ وہ مہدی سے کم نہ ہوگا بلکہ فضیلت اور خیر میں اس کے برابر ہوگا۔ پھر عیسیٰؑ مہدی سے چند سال (پانچ یا چھ سال) بعد وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

چوبیسواں واقعہ: کعبہ کی بربادی اور قیامت کی بڑی نشانیوں کا آغاز

چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ پر مسلط ہو جائے گا۔ وہ کعبہ کو برباد کر دے گا اور اس کا ایک ایک پتھر اکھاڑ پھینکے گا، پھر تھوڑی دیر بعد سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور صفا کے شگاف سے ایک دیوہیکل چوپایہ نکلے گا جو لوگوں سے بات کرے گا اور ان کو طور طریقے سکھائے گا۔ چنانچہ مؤمنوں کے چہرے روشن جبکہ کافروں کے چہرے تاریک ہو جائیں گے۔ پھر آسمان پر سفید دھواں ظاہر ہوگا جو مسلمانوں کے لئے رحمت اور کافروں کے لئے نقمت ثابت ہوگا۔ پھر شام کی جانب سے نرم ہوا چلے گی جو تمام مؤمنوں کی روح قبض کر لے گی اور کافروں کے سوا کوئی بھی نہیں بچے گا۔ پھر تین گہن لگیں گے، مشرق میں، مغرب میں اور سرزمین عرب میں۔ پھر یمن کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو حشر کے میدان میں اکٹھا کرے گی۔ پھر قیامت آ جائے گی۔ ساری کائنات فنا ہو جائے گی اور اپنی اصل حالت یعنی دھند (nebula) اور بھاپ کی شکل کی طرف لوٹ جائے گی۔

یہ آخری زمانے کے واقعات کی ترتیب کے سلسلہ کا آخری بیان ہے۔ ہم نے دنیا کی عمر کے آخری عرصہ کے واقعات کی وضاحت کر دی ہے۔ ان کا آغاز کویت پر عراق کے حملہ یعنی فتنة السراء (خوشحالی کا زمانہ) سے ہوگا۔ اس کے بعد تاریک فتنہ یعنی خون خرابے، جنگ و جدال اور شور و شغب کا فتنہ بپا ہوگا جو حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے ساتھ ختم ہو جائے گا، کیونکہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔ زمین کے سینے سے خیر و برکت نکلے گی، دشمنی اور کینہ پروری اٹھ جائے گی، ہر بخار میں مبتلا کا بخار اتر جائے گا،

یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے مُنہ میں ڈالے گا اور وہ اسے کچھ نہ کہے گا اور ایک بچی اس شیر کو ضرر پہنچا سکے گی جو اسے ضرر پہنچائے گا۔ لوگ امن و چین اور پیار و محبت سے رہیں گے۔ پھر قیامت کی بڑی علامتیں ظاہر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سلامت رکھے۔ آمین

انتباہ

اُمت مسلمہ کو آخری وارننگ دینے سے پہلے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آخری زمانے کے واقعات کا ثبوت اور ان کی ترتیب کا تسلسل بہت ہی اہم ہے۔ یہ باتیں ہم نے اٹکل پچو اور بغیر سوچے سمجھے نہیں کی ہیں' بلکہ خونیں معرکوں اور فتنوں کے بارے میں تمام احادیث و آثار کا جامع اور سیر حاصل مطالعہ کیا ہے۔ میں اللہ سے تو درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری تقصیروں اور لغزشوں کو معاف فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ دین کے نام پر گفتگو کرنے والوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ فتنہ و فساد اور خونیں معرکوں کے بارے میں احادیث کا دِقتِ نظر سے مطالعہ کریں' ان کے احکام کو سمجھیں اور بعض حادثات کا انکار کر کے یا واقعات کی ترتیب و تاریخ کو خلط ملط کر کے معاملات کو مت اُلجھائیں اور نہ ہی اس آدمی کی روش اپنائیں جو مثال کے طور پر ظہور مہدی یا عالمی جنگ ہرمجدون (Armageddon) کا منکر ہے' یا قسطنطنیہ اور رومیہ کی فتح کا انکار کرتا ہے یا اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ ان یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی جن کے بارے میں شجر و حجر بول بول کر بتائیں گے' ظہور مہدی سے پہلے ہوگی یا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مغرب سے سورج کا طلوع قیامت کی سب سے پہلی بڑی نشانی ہے نہ کہ مسیح دجّال کا خروج۔ اس قسم کی فضول باتوں اور خلط مبحث کا شکوہ ہم اللہ سے کرتے ہیں۔ معاملہ کافی سنجیدہ ہے۔ کسی قسم کا شبہ اور خلط مبحث بہت زیادہ نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ کیا بنے گا اگر مہدی کا ظہور ہوگیا اور لوگ اس کا انکار کرتے رہے۔ اس طرح تو وہ کفر کے مرتکب ہوں گے۔ کیا بنے گا اگر دجّال کا خروج ہوگیا اور کہنے والے کہتے رہے کہ سب سے پہلی نشانی تو سورج کا مغرب سے نکلنا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اصلی فتنوں کے علاوہ ہم بہت سے

دوسرے فتنوں کا شکار ہو جائیں۔ مزید جھنجھٹ کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ سب سے خطرناک شبہ اور الجھن تو وہ ہے جسے بعض حقیقت سے نا آشنا لوگ پیدا کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ اسلامی خلافت کو لازمی طور پر مہدی سے پہلے ظاہر ہونا چاہئے۔ اپنی کتاب عمر الأمة (اُمت مسلمہ کی عمر) اور القول المبین میں مَیں نے ان کو مسکت جواب دیا ہے۔ یہ جواب احادیث، علماء کے اقوال، عقل ونقل، منطق اور دلیل پر مبنی ہے جس سے اس شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ مہدی سے پہلے خلافت کا وجود نہیں۔

واقعات کی ترتیب کے سلسلہ کا یہ آخری بیان ہے۔ ہم نے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ مذکورہ واقعات کے بارے میں احادیث کی طرف صرف اشارہ کر دیا جائے اور ان کے متن کو بیان نہ کیا جائے، تاکہ بات لمبی نہ ہو جائے اور کتاب اپنے مقصد سے ہٹ نہ جائے۔ جہاں تک ممکن ہوا ہم نے اس مقصد کو پیش نظر رکھا ہے۔ ان تمام احادیث کا اس کتاب میں یا ''اُمت مسلمہ کی عمر'' اور ''القوم المُبین'' نامی کتابوں میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

حمد وشکر کا سزاوار ہے وہ جو ساری کائنات کا ربّ ہے۔

آٹھواں بیان

پس چہ باید کرد؟

نجات کے قریبی سفینے

جو آدمی ان آنے والے گونگے اور بہرے' گھٹاٹوپ' تیرہ وتاریک فتنوں کا علم رکھتا ہے جو عراق کو ایسا رگڑ ادیں گے جیسے چمڑے کو زمین پر پٹکا اور رگڑا جاتا ہے' جو شام کو ایسے ادھیڑ اور بکھیر کر رکھ دیں گے جیسے بالوں کو ادھیڑا اور بکھیرا جاتا ہے' جو مصر کو ایسے ریزہ ریزہ کر دیں گے جیسے خشک اور سوکھی مینگنی کو ریزہ ریزہ کیا جاتا ہے یا جیسے روٹی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ثرید (شوربہ) میں ڈالا جاتا ہے' جو جزیرۃ العرب کو اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں سے چوٹیں لگائیں گے لیکن یہ پتہ نہ چلے گا کہ چوٹیں کون لگا رہا ہے اور تھپڑ کون مار رہا ہے' جو آدمی یہ سمجھتا ہے کہ یہ فتنے رسولِ اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق آ کر رہیں گے اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پوچھے کہ کیا کوئی نجات کی راہ بھی ہے؟ کیا ان سے بچنے کا راستہ بھی ہے؟

ہمارا جواب یہ ہے کہ جو اللہ بیماری نازل کرتا ہے وہ اس کا علاج بھی بتاتا ہے۔ جس نے اسے جاننا ہوتا ہے وہ جان لیتا ہے اور جو نہیں جاننا چاہتا وہ جاہل رہتا ہے۔ کیونکہ احادیث اور آثار میں جس طرح فتنوں اور کشت وخون کی تفصیل بیان ہوتی ہے اسی طرح ان سے نجات کی راہوں کی بھی اتنی دقیق تفصیل ہے کہ کوئی چھوٹا بڑا واقعہ چھوٹا نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے ہر آنے جانے والے واقعے کے بارے میں معلومات چھوڑی ہیں۔ ان معلومات کو جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جاننا تھا جان لیا اور جو نہ جاننا چاہتے تھے انہوں نے نہ جانا۔ جاننے والوں میں جنہوں نے ان معلومات کو یاد کرنا تھا انہوں نے یاد کر لیا اور جنہوں نے بھولنا تھا انہوں نے بھلا دیا اور جنہوں نے یاد رکھا وہ کم بلکہ نایاب تھے۔ جنہوں نے بھلایا انہوں نے ایک بڑی حکمت کے تحت

انہیں بھلایا' یہ حکمت اللہ کی قضا ہے اور اس کی قضا پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

جس طرح آخری زمانے کے فتنوں اور کشت وخون کے بارے میں احادیث اور آثار غیر معروف ہیں اور ان مخطوطات اور کتابوں میں ثبت ہیں جن کا حصول آسان نہیں (یہ بات میں پیچھے بتا چکا ہوں) بعینہ اسی طرح وہ آثار جن میں ایسی نبوی ہدایات اور قیمتی نصیحتیں ہیں جو نجات کی راہوں پر روشنی ڈالتی ہیں' غیر معروف ہیں۔ اسی لئے وہ قدیم و جدید دور میں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو خاص طور پر ان کا علم عطا کیا تاکہ وقت آنے پر وہ ان کو نشر کر سکیں۔

واقعات وحادثات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد ہم اس مختصر بیان میں نجات کی اُن راہوں پر روشنی ڈالیں گے جن کا پتہ ہمیں سنت رسول ﷺ سے چلتا ہے۔ پہلے ہم ان مشہور احادیث وآثار کو بیان کریں گے جن کی تخریج صحیحین اور مشہور سنن ومسانید نے کی ہے' جیسے صحیح بخاری' صحیح مسلم' مسند احمد' سنن ابی داوَد' سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ۔ پھر ہم ان آثار کا ذکر کریں گے جو مخفی اور غیر مشہور ہیں' لیکن سند کے اعتبار سے ان آثار کی صحت اور ضعف کے بارے میں ہم شدت نہیں برتیں گے' کیونکہ یہ تو صرف نصیحتیں اور ارشادات ہیں جن کا شمار ان فضائلِ اعمال سے ہے جن کو قبول کرنے کے بارے میں علماء نے تساہل سے کام لیا ہے' خواہ ان کی سند ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ ان کا ضعف نہ تو اتنا زیادہ ہے اور نہ وہ موضوع شمار ہوتے ہیں۔

پیش خدمت ہیں راہِ نجات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ہدایات۔ یہ راستے کے روشن نشانات ہیں جن کی روشنی میں انسان آنے والے فتنوں کی تاریکیوں میں منزل تلاش کر سکتا ہے اور مہلک وخون ریز معرکوں کے بیابانوں میں نجات حاصل کر سکتا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں چھوٹے بڑے ہلاک کر دینے والے اور گمراہ کر دینے والے ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچائے۔ آمین!

پہلی ہدایت

عراق سے' اس کی سرزمین سے' اس کے عوام سے اور سونے کے پہاڑ سے دُور

رہنا۔ صحیح بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ قبلہ رو تھے: ''خبردار! فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا''۔

مشرق سے یہاں عراق' اس کی سرزمین اور وہاں کے لوگ مراد ہیں۔ صحیح مسلم نے اس حدیث میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''اے اہل عراق! تم چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں سوال کرتے ہو اور بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہو!'' اور ابوداؤد نے انسؓ کی روایت بیان کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''لوگ شہر بنائیں گے' ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا' اگر تمہارا اس کے آس پاس سے گزر ہو یا تم اس میں داخل ہو تو اس کی شور زمین سے' کلاء کے بازار سے' اور اس کے امراء کے دروازوں سے بچنا اور اس کے مضافات میں رہنا' کیونکہ وہاں لوگ زمین میں دھنس جائیں گے' ان پر پتھر برسائے جائیں گے' ان کو جھٹکے لگیں گے' وہ وہاں رات بسر کریں گے تو صبح ان کی شکل بندروں اور سوروں میں مسخ ہو جائے گی''۔

اور ثعلبی کی روایت ہے: ''.......... دنیا جہان کے جابر وہاں اکٹھے ہوں گے''۔ (دیکھئے امام قرطبی کی کتاب التذکرۃ' باب الفتن) رہی بات سونے کے پہاڑ کی جو عراق میں دریائے فرات کے پیچھے ہٹنے سے برہنہ ہو جائے گا' تو اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: ''قریب ہے کہ فرات سونے کے پہاڑ سے پیچھے ہٹ جائے' چنانچہ جو بھی اس وقت موجود ہو اس میں سے کچھ بھی نہ لے''۔ بخاری نے کتاب الفتن میں اس روایت کو حضرت ابوہریرہؓ کی سند سے بیان کیا ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے: ''اس پہاڑ پر مسلمان ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوں گے تو سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا' ہو سکتا ہے کہ میں بچ جاؤں!''

''اے عبداللہ عراق سے بچنا' بارِ دگر بچنا' وہ نفاق کی سرزمین ہے' وہاں کے سونے کے پہاڑ سے دُور رہنا!'' یہ ہے پہلی ہدایت۔

دوسری ہدایت: دھنسنے والے لشکر میں شامل نہ ہونا' اگر ہو سکے تو مہدی کی بیعت میں جلدی کرنا

جو بدنصیب لشکر مہدی کے ساتھ لڑنے کے لئے بھیجا جائے گا وہ مسلمانوں کا لشکر ہوگا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہوں گے جن کو لڑائی پر مجبور کیا گیا ہوگا لیکن کچھ ارادتاً علیٰ وجہ البصیرت لڑنے کے لئے آئیں گے۔ ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا' پھر اُن کا حشر اپنی اپنی نیتوں کے مطابق ہوگا۔ تیرا خاتمہ منحوس طریقے سے نہیں ہونا چاہئے کہ تُو دھنس کر مر جائے خواہ تجھے تیری نیت کے مطابق ہی کیوں نہ اٹھایا جائے۔ پھر مہدی کی بیعت میں جلدی کرنا۔ تجھے اس کی صفات اور اس کے ظہور کی علامات تو پہلے سے ہی معلوم ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ''پناہ لینے والا بیت اللہ میں پناہ لے گا' اس کی طرف فوج بھیجی جائے گی' جب وہ بیابان (کھلے میدان) میں پہنچے گی تو زمین میں دھنس جائے گی''۔ (بخاری و مسلم وغیرہ نے اس روایت کو اُم سلمہؓ اور عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''...... جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے' کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا''۔ (احمد اور حاکم نے اسے ثوبان سے روایت کیا ہے اور بخاری اور مسلم کی شروط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے موافقت کی ہے۔ مصطفیٰ عدوی نے اصحیح المسند میں اسے صحیح گردانا ہے۔)

تیسری ہدایت: اس مرحلہ کے احکام سیکھ اور اسے اپنے ربّ کی جانب سے یقین جان

آخری زمانہ کے حادثات کے بارے میں احکام سیکھنا تجھ پر واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ تُو اللہ پر یقین کو مضبوط کرے اور اپنے ربّ کے ساتھ تعلقات استوار کرے' کیونکہ فتنے کسی کو بھی تھپڑ مارے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ جو اُن کو پہلے سے جانتا ہوگا بچ جائے گا اور جس کا ایمان قوی ہوگا اور اللہ پر پختہ یقین ہوگا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ نعیم بن حمّاد نے اپنے سلسلۂ سند کے ساتھ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت کی ہے کہ: ''اس طویل و عریض دنیا کی بشارت ہو جو تمہارا ایمان کھا جائے گی۔ تم میں سے جو اپنے ربّ

پر یقین رکھے گا اس کے پاس فتنہ سفید اور روشن حالت میں آئے گا اور جو اپنے ربّ کے بارے میں متشکک ہوگا تو اس کے پاس فتنہ تیرہ و تاریک حالت میں آئے گا' پھر اللہ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے''۔

چوتھی ہدایت: اگر ہو سکے تو حجاز یا شام یا بیت المقدس یا جبلِ طور پر ٹکے رہنا

خونین معرکوں میں جائے پناہ شام ہے' دجّال کے خلاف جائے پناہ مکّہ اور مدینہ اور شام یا ساحلی علاقے ہیں۔

نعیم بن حمّاد نے ''الفتن'' میں ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ: ''جڑ کاٹ دینے والے فتنہ میں سب سے بڑھ کر نجات پانے والے ساحلی علاقوں یا حجاز کے لوگ ہوں گے''۔

انہوں نے ایسے سلسلۂ سند کے ساتھ کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: ''اسلام کے گھر کا محفوظ ترین حصہ شام ہے''۔ اور زیادہ واضح الفاظ میں شام کی تخصیص درج ذیل اثر میں بیان ہوئی ہے:

''خون ریز معرکوں میں مسلمانوں کی جائے پناہ ایک شہر ہے جس کا نام دِمشق ہے''۔

نعیم بن حمّاد نے اپنے سلسلۂ سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دجّال چار مسجدوں' مسجد حرام' مسجد نبویؐ' مسجد طور سینا اور مسجد اقصیٰ کے سوا ہر گھاٹ پر پہنچے گا''۔

پانچویں ہدایت: جب تم رمضان میں آسمانی علامتوں یعنی دم دار ستارے کو دیکھو اور خوفناک بھیانک آواز سنو تو تسبیح و تقدیس کا سہارا لو اور اپنے گھر والوں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں تیار کرلو

ظہورِ مہدی سے پہلے رمضان کے مہینہ میں آسمان پر کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کا ذکر میں نے چھٹے بیان ''المہدی'' میں ''ظہورِ مہدی کے قرب کی علامات'' کے عنوان کے تحت کر دیا ہے۔ ان میں سے بعض تو خوفناک اور بھیانک ہوں گی' جیسے دھماکہ اور بھیانک آواز جو زمین کے ساتھ ٹوٹے ہوئے ستاروں کے ٹکراؤ سے بھی پیدا ہو سکتی ہے' کیونکہ جب یہ فضا کے غلاف (quter layer) سے ٹکراتے ہیں تو ایک مہیب آواز پیدا

کرتے ہیں یا ہو سکتا ہے کہ یہ آواز ایٹم بم کے پھٹنے یا کسی اور وجہ سے آئے۔

آسمان سے نازل ہونے والے اس خوف سے بچنے کا راستہ آثار نے ہمارے لئے واضح کر دیا ہے۔ اللہ حی و قیوم کی قسم! بادلوں کی گھن گرج دلوں میں خوف بھر دیتی ہے، حالانکہ اس کا مقابلہ رمضان میں ہونے والے اس دھماکہ سے کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مذکورہ بیان میں جو اثر مروی ہے اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب ہم اس دھماکے اور اس کی علامات کو محسوس کریں تو ہم اپنے گھروں میں داخل ہو کر دروازے اور کھڑکیاں بند کر لیں اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر پڑھیں **سُبحان القُدّوس . ربّنا القُدّوس** (یعنی میں اللہ کی عیوب و نقائص سے پاکیزگی بیان کرتا ہوں)

اس وقت ہم یقینی طور پر جان جائیں گے کہ فتنوں کا واقعی آغاز ہو چکا ہے اور مہدی کے ظہور میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں، پھر ہم اپنے گھر والوں کے لئے اتنی کھانے پینے کی چیزیں تیار کر لیں گے جو فتنوں اور بحرانوں سے پُر ایک لمبی مدت کے لئے کافی ہوں گی۔

نعیم بن حمّاد نے اپنے سلسلۂ روایت میں کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: ''رمضان کے حادثات کی نشانی آسمانی علامت ہے۔ اس کے بعد لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اگر تُو وہ زمانہ پائے تو جس قدر ہو سکے بہت سی کھانے پینے کی چیزیں جمع کر لینا''۔

اور انہوں نے خالد بن معدان کی سند سے روایت کی ہے: ''جو اس زمانہ کو پائے وہ اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی خوراک تیار کر لے''۔

چھٹی ہدایت: ان تمام گروہوں سے علیحدہ رہنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ''ایک وقت آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بھیڑ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹی اور بارش کے مقامات پر چلا جائے گا تا کہ وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگ جائے''۔ (۱)

(۱) صحیح بخاری: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت، کتاب الفتن، فتح الباری ۱۳/۴۰۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ابن حجر نے ''فتح الباری'' میں لکھا ہے: ''سلف صالحین'' میں ''عزلت'' کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے...... یہ اس صورت میں ہے جب فتنہ عام نہ ہو' لیکن اگر فتنہ عام ہو جائے تو پھر عزلت کو ترجیح دی گئی ہے۔

بخاری میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث بیان ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا'...... میں نے پوچھا: اگر میری زندگی میں یہ حالات پیدا ہو جائیں تو آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ ہو جانا''۔ میں نے پوچھا: اگر ان کی نہ جماعت ہو نہ امام؟ آپؐ نے فرمایا: ''ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا خواہ تمہیں درخت کی جڑ کو کاٹ کر کھانا پڑے یہاں تک کہ موت تمہیں اسی حالت میں آئے۔ (۱)

اور بخاری ہی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے: ''عنقریب ایسے فتنے بپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے' کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' جو اِن سے دوچار ہوگا وہ اس کے درپے ہو جائیں گے' پس جسے جائے پناہ ملے وہ ضرور پناہ لے لے''۔ (۲)

دوسری حدیث جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' بخاری نے اسے ایک باب کے تحت بیان کیا ہے جس کا عنوان ہے ''اگر مسلمان ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے درمیان رہ گیا''۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ لفظ ''حُثالة'' اس حدیث سے لیا گیا ہے جس کو طبری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی سند سے بیان کیا ہے اور ابن حبان نے جسے صحیح قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے درمیان رہ گیا تو پھر تو کیا کرے گا؟ وہ لوگ تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنے عہد و پیمان اور امانتوں کو ضائع کر دیا' پھر وہ ایسے ہو گئے'' اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو آپس میں پیوست کر لیا۔ انہوں نے پوچھا: میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپؐ نے

---

(۲) صحیح بخاری: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت' کتاب الفتن ۱۳/۳۵

(۳) صحیح بخاری: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت' کتاب الفتن ۱۳/۳۰

فرمایا: ''عام لوگوں کو چھوڑ کر خاص لوگوں کے ساتھ مل جانا''۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانہ میں عہد و پیمان برباد ہو گئے ہیں' امانتیں ضائع ہو گئی ہیں اور سوائے ان کے جن پر اللہ کی رحمت ہے' سب کے ضمیر بگڑ چکے ہیں۔

ساتویں ہدایت: تجھ پر لازم ہے کہ پاکیزگی اور پوشیدگی اختیار کرے اور ڈوبنے والے کی طرح دعا مانگے

نعیم بن حمّاد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''فتنوں کے درمیان سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہوگا جو چھپا رہے اور پاک و صاف رہے' اگر سامنے آئے تو کوئی اسے پہچان نہ سکے اور اگر سامنے نہ ہو تو کوئی اس کا حال احوال نہ پوچھے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بدنصیب وہ خطیب ہوگا جو بلند آواز سے فصیح و بلیغ خطبہ دے گا اور وہ سوار ہوگا جو سواری کو تیز دوڑنے پر مجبور کرے گا۔ ان فتنوں کے شر سے وہی نجات پائے گا جو سمندر میں ڈوبنے والے کی طرح خلوص سے دعا مانگے گا''۔ (۱)

تجھ پر واجب ہے کہ دل کی تطہیر کرے اور اسے ریاکاری' غرور و کبریائی اور حسد جیسی امراض سے صاف کرے۔ یہ بیماریاں دلوں کو مُردہ کر دیتی ہیں۔ چنانچہ وہ فتنوں کے دوران استقامت نہیں دکھاتے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں سلامت رکھے۔

رہی نمود و نمائش کی چاہت اور شرف و جاہ کی تمنا' یہ سراسر بدنصیبی اور تباہی کا باعث ہے۔ اور گڑگڑا کر خلوص کے ساتھ ایسے دل سے دعا مانگ جو زبان کے ساتھ قطعی ہم آہنگ ہو۔ ایسی دعا جو سمندر میں ڈوبنے والا مانگتا ہے۔ یہ دعا اس کے دل و دماغ سے بلکہ اس کے ہر ہر عضو اور سر مو سے نکلتی ہے' اور کیسے نہ نکلے' کیونکہ ڈوبنے والا تنکے کا سہارا لینے سے گریز نہیں کرتا۔ بخدا یہی وہ دعا ہے جو فتنوں میں کام آئے گی۔ ابھی سے پابندی کے ساتھ مانگنا شروع کر دے۔

---

(۱) کتاب الفتن: حدیث نمبر ۲۷۲۸

آٹھویں ہدایت: مسیح دجّال کے قصے کو جان' تاکہ اس کی وجہ سے تُو آزمائش میں نہ ڈالا جائے' پابندی سے تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر میں مشغول ہو جا' تُو اس کے کھانے پینے سے بے نیاز ہو جائے گا

ایک عظیم الشان حدیث میں' جسے ابو امامہؓ نے ہمارے لئے روایت کیا ہے' اللہ کے رسول ﷺ ہمیں سکھاتے ہیں کہ دجّال کے زمانہ میں ہم بھوک اور پیاس کا کیسے سامنا کریں۔ راوی کہتا ہے:...... پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ! ان دنوں کون سی چیز لوگوں کے لئے حیات بخش ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا: "تسبیح (سبحان اللہ کہنا) تحمید (الحمد للہ کہنا) تکبیر (اللہ اکبر کہنا) کھانے اور پینے کی جگہ ان کے اندر سرایت کر جائے گی"۔ (۱)

کس قدر عظیم ہے یہ حدیث! لوگوں کو اسے ذہن نشین کرنا چاہئے اور اسے اپنے عمل کی بنیاد بنانا چاہئے۔ دجّال کے زمانہ میں اس حدیث سے بھوک اور پیاس کے فتنے کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔ پس اللہ کے ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت میں لگے رہیں۔ ابھی سے فراخی کے زمانہ میں قیام اللیل کی عادت ڈالیں' تنگی کے زمانہ میں یہ بات تمہاری معاون ہوگی۔

ہدایات میں سے ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ آپ پر واجب ہے کہ یا تو پوری سورۂ کہف حفظ کر لیں یا کم از کم اس کی پہلی دس یا آخری دس آیات یاد کر لیں' تاکہ تم دجّال کے خروج کے وقت ان کی تلاوت کر سکو۔ اس صورت میں وہ آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ اور جب آپ اُس کو دیکھیں اُس پر تھوکیں' کیونکہ وہ شیطان ہے اور اس کے مقابلہ میں سورۂ کہف کی ابتدائی یا انتہائی آیات تلاوت کریں' آپ کو اس سے نجات مل جائے گی۔

(۱) صحیح حدیث ہے جسے ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے اور وہ البانی کے سلسلۂ احادیث صحیحہ میں حدیث نمبر ۲۴۵۸ ہے۔ ابن خزیمہ کا قول ہے: میں نے ابوالحسن الطنافسی کو کہتے سنا ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن المحاربی کو کہتے سنا ہے کہ اس حدیث کو استاد کے حوالہ کرنا چاہئے تاکہ وہ مکتب کے بچوں کو سکھا دے۔

ہرمجدون
Armageddon

تو کیا جانے ہرمجدون (Armageddon) کیا ہے!

☆ بے شک یہ بہت بڑی جنگ ہے' تباہ کن ایٹمی جنگ۔

☆ بے شک یہ بہت بڑا اسٹریٹیجک (تزویری) مقابلہ ہے۔

☆ بے شک یہ اتحادی عالمی جنگ ہے جس کا انتظار آج ساری روئے زمین کے رہنے والے کر رہے ہیں۔

☆ بے شک یہ دینی اور سیاسی ٹکراؤ ہے۔

☆ بے شک یہ نئی صلیبی جنگ ہے۔

☆ یہ دیومالائی اژدہے کی جنگ (Dragon War) ہے جس کے کئی پہلو ہوں گے۔

☆ بے شک یہ تاریخ کی سخت ترین اور درشت ترین جنگ ہے۔

☆ بے شک یہ خاتمے کی ابتداء ہے۔

☆ بے شک یہ ایک ایسی جنگ ہے جس سے پہلے مشکوک سلامتی پھیل جائے گی اور لوگ کہنے لگیں گے امن اور سلامتی نازل ہوگئی ہے۔

☆ بے شک یہ ہرمجدون (Armageddon) ہے۔

تیسری عالمی جنگ ہرمجدون (Armageddon)

یہ عبرانی لفظ دو مقطعوں (syllables) سے بنا ہے۔ ''ہر'' بمعنی پہاڑ و ''مجیدو''، فلسطین کی ایک وادی کا نام ہے۔ اس کا مطلب ہوا مجیدو کا پہاڑ۔